# کا

۱۲۳

# رسالہ

# مقاصد انجمن نعمانیہ ہند مقام لاہور

## (اصول جو تبدیل نہیں ہو سکتے)

(الف) اس انجمن کے ہر ایک کام میں اتباع شریعت غرائے مصطفوی علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام حسب مذہب حنیف حنفی لازم ہوگا +

(ب) مجموعۂ عقائد مرتبہ انجمن ہذا جو اس کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل ہے اس کی پابندی ہر ایک رکن پر لازم و واجب ہوگی +

**مقاصد انجمن** (۱) حنفیہ کرام بالخصوص علمائے حنیف حنفی کی جماعت کو ترقی دینا اور عقائد و اعمال حنفیہ کی تعلیم کا انتظام کرنا +

(۲) تبلیغ اسلام بقید مذہب حنفی + (۳) اہل سنت وجماعت مسلمانوں میں دینی اتحاد پیدا کرنا + (۴) سیاسی امور سے علیحدہ رہکر اہل سنت وجماعت کے دینی مفاد کے لئے گورنمنٹ عالیہ کیخدمتمیں حسب ضرورت وقتاً فوقتاً مؤدبانہ گزارشات کرنا اور انکے خیالات کی نیابت کرنا اور جو احکام گورنمنٹ کیطرف سے کسی دینی معاملہ کے متعلق آئیں اُنکو اپنی رسائی تک شائع کرنا +

**عملی تجاویز** مندرجۂ بالا مقاصد کی تکمیل کے لئے حسب گنجائش تجاویز ذیل عمل میں لائی جائیں گی +

(الف) ایک حنفی دار العلوم کا قائم رکھنا اور اُس کے متعلق ہند کے مختلف حصوں میں مردانہ و زنانہ مدارس کا جاری کرنا اور موجودہ حنفی [illegible]ں کو دار العلوم کے متعلق کرنا اور سب مدارس میں یکساں نصاب اور تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا +

(ب) ایک دار الافتاء کا قائم رکھنا + (ج) اہل سنت وجماعت کے یتیم خانہ کا قائم کرنا + (د) اسلامی کتب خانوں کا قائم کرنا اور موجود حنفی کتب خانوں کو تقویت دینا + (ہ) واعظوں اور سفیروں ا[illegible] تصنیفات و تالیفات اور رسالوں اور فتووں وغیرہ کے ذریعے تبلیغ احکام اسلام باتباع مذہب حنفیہ کرنا اور مقاصد اور کارروائی انجمن کی اشاعت کرنا +

# انجمن نعمانیہ لاہور

حامداً و مصلیاً و مسلماً

## اعتذار والتماس

ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ کا
ماہوار رسالہ آپ کی خدمت میں ماہ صفر ۱۳۳۸ھ
میں ارسال ہوا تھا۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ آگیا
جس کی وجہ سے رسالہ کے شیوع آئندہ کی
...یف متوجہ ہونے کا موقع نہ ملا۔
...ل دقت بھی ایک حد تک سدِ راہ رہی ہے
...ظر برین حالات امید ہے کہ ناظرین کرام ...

## غیر معمولی تاخیر کے لئے ہمیں معذور سمجھیں گے

### والعذر عند کرام الناس مقبول

اس عالمگیر قحط کے زمانہ میں جبکہ ہر طرف سے نفسی نفسی کی صدائیں آ رہی ہیں۔ اس انجمن کے لنگر کا جاری رہنا محض عنایت ایزدی ہے۔ خدا تعالیٰ ان اصحاب کو جزائے خیر دے جنہوں نے ایسے حالات میں اپنے اخراجات میں سے پس انداز کرکے اس انجمن کی اعانت فرمائی۔ لوگ بالعموم ماہ رجب المرجب و شعبان المعظم و رمضان المبارک میں اپنے مالوں کی زکوٰۃ نکالا کرتے ہیں۔ لہٰذا ہم اپنے حنفی بھائیوں سے پرزور سے التماس کرتے ہیں کہ وہ زکوٰۃ و صدقات کے لئے اس واحد دینی انجمن کا ضرور خیال رکھیں

کیونکہ یہ انجمن بنا بر فتوائے علمائے نامدار ہر قسم کے صدقات کا سب سے اچھا مصرف ہے۔
پیارے بھائیو! آپکے عطیات طلبہ دین متین کے مصارف میں کام آئینگے۔ یہی طلبہ ہیں جنسے تبلیغ اسلام جیسے اہم کام کا سرانجام پانا متصور ہے۔ اراکین انجمن جس قدر ہیں سب کے سب اعزازی طور پر خالصاً لوجہ اللہ کام کرتے ہیں۔ بلکہ حتے المقدور اپنی گرہ سے بھی وقتاً فوقتاً انجمن کی مالی امداد کرتے رہتے ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ نئے نئے فرقے اپنے عقائد باطلہ کی ترویج میں کس طرح کوششیں کر رہے ہیں۔ مگر حیف آپ اپنے عقائد حقہ کی اشاعت میں اُنکے عشر عشیر بھی کوشش نہیں کرتے اگر حنفیہ کرام جو مُلک ہند بلکہ دُنیا میں سواد اعظم ہیں۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جائیں۔ تو اس انجمن

کو آئے دن مالی دقتوں کا سامنا پیش نہ آئے۔
انجمن کے ضروریات کی طرف بارہا ناظرین کی
توجہ مبذول کرائی گئی ہے۔ مکان انجمن میں توسیع
کی سخت ضرورت لاحق ہے۔ گذشتہ ایام میں
کتب خانۂ انجمن میں ایک معقول اضافہ ہوا
ہے۔ مگر بانیانِ انجمن کی خواہش ہے کہ اس کتب خانہ
میں ہر قسم کی کتابیں موجود ہونی چاہئیں۔
دار العلوم نعمانیہ اور شعبہ تصنیف و تالیف کے لئے
چند مشاہیر علمار کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ جس
بھائی کو توفیق دے وہ جس شعبہ میں امداد کرنا چاہے
کر سکتا ہے جلسہ سالانہ پر جو مضامین پیش ہوئے تھے۔ وہ
سب کے سب اس رسالہ میں مناسب موقع پر درج ہیں اور رسالہ
کی ضخامت معمول سے زیادہ ہو گئی ہے۔ لہذا اس رسالہ کے
اخراجات ہمارے تخمینہ سے بوجہ گرانی اشیا بہت بڑھ گئے ہیں۔ مدیر رسالہ

مگر پاؤں کو نہ دھوئے - پھر اپنے سر اور داڑھی اور تمام جسم پر پانی بہائے اور سب کو دھوئے یہانتک کہ اُس کو پاک کر دے - پھر غسل کی جگہ سے دور ہو جائے اور اپنے دونوں پاؤں کو دھوئے - اگر سر اور تمام جسم پر تین بار پانی بہائے - تو اُسے کافی ہے - کم سے کم مقدار جو غسل کے لئے کافی ہو - ایک صاع ہے اور وضو کے لئے کم سے کم ایک مُد ہے - عورت کا غسل حیض سے اور جنابت سے پاک ہونے کے لئے اسی طرح ہے جیسا کہ مرد کا غسل جنابت سے پاک ہونے کے لئے ہوتا ہے - اگر عورت اپنے سر کے بال نہ کھولے مگر پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے - تو اُسے کافی ہے - اگر غسل جنابت سے برتن میں کچھ چھینٹے پڑیں - تو پانی ناپاک نہ ہوگا - کیونکہ اس سے بچ نہیں سکتے - اگر اپنے سر یا جسم پر پانی بہائے یا اپنی شرمگاہ کو دھوئے اور اُس تمام پانی کو برتن میں جمع کرے تو یہہ پانی ناپاک ہوگا - اگر کسی پاک برتن میں وضو کرے - اور دوسرا شخص اُسی سے وضو کرے تو کافی نہیں کیونکہ اُس پانی سے ایک دفعہ وضو کیا گیا ہے - لہٰذا جو اس کے بعد اس سے وضو کرے گا اُسے کافی نہ ہوگا - اور اگر اس وضو سے ایک دن یا زیادہ نماز پڑھے - تو اُس پر واجب ہے کہ وضو پھر کرے اور تمام نمازوں کو از سرِ نو پڑھے - اگر حیض والی عورت پانی پیئے یا پانی سے وضو کرے تو اُس پانی سے جو برتن میں بچ رہے وضو کرنا جائز ہے کیونکہ وہ

---

ملہ صاع سے مراد صاع عراقی ہے جو چار مُد کا ہوتا ہے اور مد دو رطل کا اور رطل ایک سو تیس درم کا ہوتا ہے - پس صاع وہ پیمانہ ہوا جس میں ایک ہزار چالیس درم بھر مونگ یا مسور آجائیں ۱۲ +

ماء طاهر وكذا لوكان الذى شرب او توضا جنبا ولو
ادخلت حائض يدها فى حب او اناء فيه ماء فلا باس بشربه
والوضوء منه اذا لم يكن فى يدها قذر وان كان فى
يدها قذر لم يشرب ولا يتوضا به وكذا الجنب فلو
ادخل الجنب يده فى الاناء قبل ان يغسلها ثم اغتسل بذالك
الماء اجزأه ان لم يكن فى يده قذر وان كان فى يده قذر لم
يجزيه واحب ان يبدأ بذكر اسم الله تعالى حين يبدأ فى الوضوء
وفى الغسل ولو ترك ذلك ناسيا او متعمدا لم يضره
فلو بزق من يتوضا او امتخط فوقع فى انائه فتوضأ به وصلى
فلا باس به وصلاته تامة واحب ان يتوضا بغير سور الهر
فان فعل وصلى اجزأه ويكره الوضو بسؤر الدجاجة ان كانت
مخلى عنها فلو توضا به فصلى اجزأه لانه لم ير فى منقارها قذرا
واحب الى ان يتوضا بغيره وان كانت محبوسة فلا باس بالوضوء
به ولو رأى فى منقارها قذرا فشربت من الاناء لم يتوضا منه ولو فعل فصلى

پاک پانی ہے۔ اور اگر پانی پینے والا یا وضو کرنے والا جنبی ہو۔ تو اُس کا بھی یہی حکم ہے۔ اور اگر حیض والی عورت پانی کے مٹکے یا برتن میں اپنا ہاتھ ڈال دے۔ تو اس پانی کے پی لینے اور اس سے وضو کرنے میں کچھ ڈر نہیں جبکہ اس کے ہاتھ پر پلیدی نہ ہو۔ اور اگر اس کے ہاتھ پر پلیدی ہو۔ تو اس پانی کو نہ پینا چاہیئے اور نہ اس سے وضو کرنا چاہیئے۔ اور یہی حکم جنبی کا ہے۔ پس اگر جنبی ہاتھ دھونے سے پہلے برتن میں اپنا ہاتھ ڈال دے۔ پھر اس پانی سے غسل کرلے۔ تو یہ اُسے کافی ہے اگر اس کے ہاتھ پر پلیدی نہ ہو۔ اور اگر جنبی کے ہاتھ پر پلیدی ہو۔ تو اُسے کافی نہیں۔ اور میں پسند کرتا ہوں کہ وضو اور غسل شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھی جائے۔ اگر بھول کر یا جانکر بسم اللہ کو ترک کرے۔ تو مضر نہیں۔ اگر وضو کرنے والا تھوکے یا ناک صاف کرے۔ اور وہ تھوک یا ناک کی میل اس کے برتن میں گر پڑے۔ پھر وہ اس سے وضو کرلے اور نماز پڑھ لے۔ تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اس کی نماز پوری ہے۔ میں پسند کرتا ہوں کہ بلّی کے جھوٹے پانی سے وضو نہ کرے۔ اگر کرے اور نماز پڑھ لے۔ تو کافی ہے۔ اور مرغی کے جھوٹے پانی سے وضو مکروہ ہے اگر وہ آوارہ گرد ہو۔ پس اگر اس سے وضو کرکے نماز پڑھ لے۔ تو کافی ہے کیونکہ اس کی چونچ پر پلیدی نہیں دیکھی گئی۔ اور مجھے پسند یہ ہے کہ اس سے وضو نہ کیا جائے۔ اور اگر مرغی بند رکھی جاتی ہو۔ تو اس کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر مرغی کی چونچ پر پلیدی دکھائی دے۔ اور وہ برتن میں سے پانی پی لے تو اس پانی سے وضو نہ کرے۔ اگر اس سے وضو کرکے نماز پڑھ لے۔

فعليه ان يعيد الوضوء والصّلوٰة ولا باس ان يتوضا ممّا فى
اناء شرب منه طير اوشاة اوبقرة اوبعير اوفرس اوبرذون
اوشيءٌ مما يوكل لحمه ولو شرب منه شيء مما لايؤكل لحمه كالحمار
والبغل وشبه ذالك لايتوضا به ولو توضا منه وصلى يوما
اواكثرا عاد الوضوء والصّلوٰة ولو وقع فى انائه ذباب
او زنبور اوعقرب اوخنفساء اوجراد او نمل
اوصرصر فمات فيه او وجد ذلك فى حب ميتا لم
يفسد الماء لانه ليس له دم فلا باس بالوضوء منه
وكذا كل شيءٍ ليس له دم سائل ولو وقع فى انائه
شيءٌ من خمر اودم او بول او عذرة او وقع
ذالك فى الحب وهو قليل اوكثير لم يتوضا به ولا
يشرب منه فلو توضا وصلى اياما فعليه ان يعيد الوضوء
والصّلوات كلها ولو وقع فى وضوئه لعاب مايؤكل لحمه
او وقع فى الحبّ لم يفسد الماء ولا باس ان يتوضا به ويشرب
منه ولو وقع بول ما يؤكل لحمه فى الاناء او فى الحب فسد الماء
عند الشيخين وهو فاسد فان توضا به وصلى اعاد الوضوء

تو اسے وضو اور نماز کا اعادہ کرنا چاہیئے۔ اور مضائقہ نہیں کہ اُن تن کے پانی سے وضو کیا جائے جس میں سے کوئی پرندہ یا بکری یا بیل یا اونٹ یا گھوڑا یا تاتاری گھوڑا یا اور جانور پانی پی جائے جس کا گوشت کھایا جاتا ہو۔ اگر ایسا جانور کہ جس کا گوشت نہ کھایا جاتا ہو ( مثلاً گدھا خچر وغیرہ ) برتن میں سے پانی پی لے۔ تو اس سے وضو نہ کرنا چاہیئے۔ اگر کرلے اور ایک دن یا زیادہ کی نمازیں پڑھ لے۔ تو وضو اور تمام نمازوں کا اعادہ کرے۔ اگر مکھی یا بھڑ یا بچھو یا گبریلا یا ٹڈی یا چیونٹی یا جھینگر برتن میں گر پڑے اور مر جائے یا مٹکے میں مردہ پایا جائے۔ تو اس سے پانی ناپاک نہیں ہوتا کیونکہ ان میں خون نہیں ہوتا۔ اس لئے اس پانی سے وضو کرنے میں کچھ ڈر نہیں۔ یہی حکم ہے ہر جاندار کا جس میں بہنے والا خون نہیں۔ اگر شراب یا خون یا پیشاب یا آدمی کی پلیدی میں سے کچھ کسی برتن یا مٹکے میں گر پڑے خواہ قلیل ہو یا کثیر۔ اس سے وضو نہ کرنا چاہیئے اور نہ اُسے پینا چاہیئے۔ اگر اس سے وضو کرکے کئی دن نمازیں پڑھے۔ تو وضو اور تمام نمازوں کا اعادہ کرے۔ اگر ماکول اللحم جانور کا لعاب پانی کے برتن یا مٹکے میں گر پڑے۔ تو پانی ناپاک نہ ہوگا۔ اور اس سے وضو کرنے اور پی لینے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اور اگر ماکول اللحم کا پیشاب برتن یا مٹکے میں گر پڑے۔ تو شیخین کے نزدیک پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اور وہ پیشاب نجس ہے۔ اگر اس پانی سے وضو کرکے نماز پڑھے۔ تو وضو اور نماز کا

---

مسئلہ ماکول اللحم کے پیشاب کی نجاست اگرچہ شیخین کے نزدیک خفیفہ ہے جیساکہ ہدایہ وغیرہ میں مذکور ہے مگر پانی کے حق میں خفیفہ و غلیظہ یکساں ہیں جیساکہ شامی میں ہے۔ لہٰذا ماکول اللحم کے پیشاب سے پانی ناپاک ہو جائے گا ۱۲ ٭

والصلوة وقال محمد ما اكلت لحمه فلا باس ببوله
وان وقع فی ماء لم یفسد مالم یغلب علی الماء
فلا یتوضا به ولا باس بشرب بوله کالناقة وشبهها
وقال یعقوب لا باس بشرب بول ما یؤکل لحمه
ویفسد الماء وان کان قلیلا ولو بدأ المتوضی
برجلیه قبل ذراعیه او رأسه او بذراعیه قبل
وجهه او ترک بعض اعضائه حتی جف ما قد غسل
او فعل ذالک فی غسله ثم غسل ما بقی یجزیه غسله
ووضوءه تام ولکن افضل ذلک ان یبتدی
بوجهه ثم بذراعیه ثم یمسح براسه ثم یغسل
برجلیه ولو وقع فی الاناء خرء عصفور او حمام
القاه منه ثم توضا به ولو وقع فیه خرء دجاجة
لم یتوضا به ولو فعل وصلی اعاد الوضوء والصلوت
کلها ولو شرب من الاناء فارة او حیة او وزغة
لا یتوضا به فلو فعل فصلی اساء وصلاته
تامة ولو شرب منه سبع او کلب

اعادہ کرے - امام محمدؒ کا قول ہے کہ ماکول اللحم کے پیشاب کا کچھ ڈر نہیں (یعنی طاہر ہے) اگر وہ پانی میں گر پڑے - تو پانی ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ پانی پر غالب نہ آئے - اور غلبہ کی صورت میں اس سے وضو نہ کرنا چاہیئے - اور ماکول اللحم (مثلاً اونٹنی اور اس کے مشابہ اور جانور) کا پیشاب پینے میں کچھ مضائقہ نہیں - اور امام یعقوبؒ (ابو یوسف) کا قول ہے کہ ماکول اللحم کا پیشاب پینے میں کچھ مضائقہ[مسئلہ] نہیں - مگر یہہ پیشاب خواہ قلیل ہو پانی کو ناپاک کر دیتا ہے - اگر وضو کرنے والا اپنے ہاتھوں یا سر سے پہلے پاؤں سے ابتدا کرے یا منہہ سے پہلے اپنے ہاتھوں سے ابتدا کرے یا اپنا کوئی عضو چھوڑ جائے یہاں تک کہ دھوئے ہوئے عضو خشک ہو جائیں یا ایسا فعل غسل میں کرے - پھر باقی کو دھوئے تو اس کا غسل اُسے کافی ہے اور اس کا وضو پورا ہے - لیکن افضل یہہ ہے کہ منہہ سے ابتدا کرے پھر دونوں ہاتھ (کہنیوں سمیت) دھوئے - پھر سر کا مسح کرے - پھر دونوں پاؤں دھوئے - اگر برتن میں چڑیا یا کبوتر کی بیٹ گر پڑے - تو اُسے نکال پھینکے - پھر اس سے وضو کرلے - اگر پانی کے برتن میں مرغی کی بیٹ گر جائے - تو اُس سے وضو نہ کرے - اگر کرلے اور نمازیں پڑھ لے - تو وضو اور تمام نمازوں کا اعادہ کرے - اگر برتن میں سے چوہا یا سانپ یا گرگٹ پانی پی جائے - تو اس سے وضو نہ کرے - اگر کرے اور نماز پڑھے - تو اس نے بُرا کیا - اور اس کی نماز پوری ہے - اگر کوئی درندہ یا کتا برتن میں سے پانی پی جائے -

---

مسئلہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ماکول اللحم کے پیشاب کا پینا کسی صورت میں جائز نہیں - امام ابو یوسف کے نزدیک دوا کے طور پر پینا جائز ہے - امام محمدؒ کے نزدیک دوا اور غیر دوا دونوں طور پر جائز ہے کذا فی البحر ۱۲ +

لم يتوضا به فلو فعل وصلى اعاد الوضوء والصّلوات
كلّها ولو وقع فيه شيئ من البعوض او البراغيث فلا
باس با لوضوء منه لان دم هذا ليس بشيئ ولو شرب
من انائه مالا يؤكل لحمه من سباع الطير اكره الوضوء به
وان توضا به وصلى اجزاه استحسن ذالك والقياس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# کیفیت بتیسواں سالانہ جلسہ انجمن نعمانیہ ہند لاہور

## منعقدہ

## ۴-۵-۶- ربیع الاول ۱۳۳۸ھ مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ نومبر ۱۹۱۹ء

---

الحمد للہ رب العالمین- حمدًا یوافی نعمہ ویکافی مزید کرمہ- والصلوٰۃ والسلام علےٰ سیدنا ونبینا وشفیعنا وحبیبنا محمدٍ المخاطب وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین وعلےٰ اٰلہ الطیبین الطاہرین واصحابہ الذین جاھدوا فی اشاعۃ الدین واولیاء امتہ الذین رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ- اما بعد- لا تعدولا تحصے شکر وسپاس اس واہب العطایا کا جس کے فضل عمیم سے بتیسواں سالانہ جلسہ انجمن نعمانیہ ہند لاہور کا بتواریخ ۴-۵-۶ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ نومبر ۱۹۱۹ء بایام جمعۃ المبارک- ہفتہ و اتوار- بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا- اور ہر طرح سے سالہائے ماسبق سے (باوجود تقاضائے حالات زمانہ) بہتر رہا- الحمد للہ رب العالمین +

مختصر تفصیل حسب ذیل ہے

حسب معمول مشاہیر علماء- فضلاء- شعراء- مقررین کو متواتر خطوط مع شائع

بھیجے گئے۔ اشتہارات شائع کئے گئے اور نقشہ جات انضباط اوقات میں
بہت احتیاط کے ساتھ ان حضرات کے اسماء گرامی روزانہ درج کئے جاتے
رہے۔ جن کے حتمی تحریری وعدے آچکے ہوئے تھے۔ پھر بھی کئی حضرات
یا تو بالکل شامل نہ ہوسکے یا وقت مقررہ پر نہ پہنچ سکے۔ اور ہندوستان
کے دُور دست مقامات کے عمائد و مشاہیر نے تو یہ عذرات بھی کئے کہ وہ
پنجاب کی سردی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اور ان کے لئے اس موقع پر سفر
خالی از وقت نہ ہوگا۔ لیکن بفضلہ تعالیٰ غیر مترقب طور پر جس موقع پر
کسی صاحب کا وقت مقرر تھا۔ اور وہ نہ پہنچ سکے۔ تو باعضال ایزدی
نعم البدل موجود ہو گئے۔ اور اس قدر کثرت علماء و واعظین مقررین
کی رہی کہ بہت سے خاص اہل پنجاب کو موقع نہ مل سکا۔ اور ان کو بوجہ
پنجابی ہونے کے ہمدردی کے پہلو میں معذرت کی گئی۔ کیونکہ انکی حیثیت
میزبان کی تھی نہ کہ مہمان کی۔

جمعۃ المبارک کو صبح سے ختم ہائے قرآن شریف بہ تقسیم اجزائے سیپارہائے
قریباً نو بجے تک کیا گیا۔ اور علماء و طلبہ دوسری طرف بخاری شریف
کا ختم کرتے رہے۔ اسکے بعد موجودہ شیرینی وغیرہ پر ختم شریف پڑھکر
ایصال ثواب بارواح طیبات سید الکائنات ؐ و آل و اصحاب تابعین
و تبع تابعین و مجتہدان دین بالخصوص امام الائمہ سراج الامہ حضرت
نعمان ابن ثابت امام اعظم ابی حنیفہ کوفی رضوان اللہ تعالےٰ
علیہم اجمعین کیا گیا۔ اور اسدن ایک بجے دوپہر تک نعت خوانی و مجلس میلاد
شریف ہوتی رہی۔ اس مجلس کے بہت با رونق ہو جانے کا باعث ایک یہ
تھا کہ حاجی محمد اکبر خلق صاحب وارثی مداح رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم، معہ اپنے ہمراہین کے تشریف لائے ہوئے تھے۔ جن کے

شائق سامعین کا اسقدر ہجوم ہوتا تھا کہ مکان جلسہ گاہ میں گنجائش باقی نہ رہتی تھی - باقی ہر دو ایام شنبہ و یکشنبہ سات سے نو تک اسی پر عمل ہوتا رہا - اور روزانہ ہر نئے اجلاس کے شروع میں آدھ گھنٹہ یہی عمل جاری رہا - نعت خوانوں میں علاوہ وارثی صاحب کے حاجی قدرت اللہ صاحب دہلوی - حافظ محمد حسین صاحب امرتسری - غلام محمد خانصاحب بجنوری - مولوی عبد اللہ صاحب محرر ثانی وغیرہ حضرات شریک رہے - بعد فراغت طعام و نماز جمعہ حسب صراحت صدر ڈھائی بجے سے جلسہ شروع ہوا - افتتاحی تقریر صدارت صاحب دبیر انجمن نے بوجہ ناسازی طبع جناب مفتی حکیم سلیم اللہ خان صاحب صدر انجمن بیان کی - اسکے بعد مولوی سید محمد ابراہیم صاحب ہیڈ نقشہ نویس سرسہ نے (جو عین وقت پر پہنچے) اپنی تحریری تقریر پڑھکر سنائی جو بہت پسند کیگئی - اسکے بعد مولانا مولوی ابو النصر کمال الدین حمد اللہ صاحب (بہی) کا وقت تھا جو کسی باعث سے اخیر تک نہ پہنچ سکے اسلئے جناب مولانا مولوی مفتی سید اعظم شاہ صاحب مفتی آگرہ نے نہایت پر اثر وعظ فرمایا اور چونکہ جودت صاحب بھی نہ پہنچ سکے تھے - نماز عصر تک مفتی صاحب موصوف وعظ فرماتے رہے پھر نماز عصر کے لئے فراغت دی گئی اور بعد فراغت از طعام شب ساڑھے چھ بجے سے جلسہ حسب معمول نعت خوانی سے شروع ہوا - جس کے بعد ایک ایسے صاحب نے وعظ شروع کیا - جسکے بیان سے معلوم ہوا کہ وہ انجمن کے ہم عقیدہ نہیں اس لئے حاضرین کی فرمائش پر مولوی سعید احمد صاحب خلف الصدق مولانا مولوی فتح محمد تائب مرحوم و مغفور نے وعظ فرمایا اور چونکہ مولوی محمد یار صاحب بہاولپوری جن کا نام اسوقت کے لئے شائع

ہوا تھا تشریف نہ لائے تھے۔ مولانا صاحب ممدوح نے پورے بسط کے ساتھ
دس بجے رات تک بیان فرمایا اور دعا پر اس دن کا جلسہ ختم کیا گیا۔

**شنبہ کو** روزانہ کارروائی کے بعد جس میں منشی عمر دراز خاں صاحب
نے بھی نعت خوانی کا ثواب حاصل کیا۔ مولوی حاجی **محمد الدین صاحب**
مدرس قصور کا مضمون نصائح شیث علیہ السلام اور جناب مولوی شیخ
**محمد صدیق صاحب** لکھنوی کی تقریر متصوفانہ صاحب دبیر انجمن
نے پڑھکر سنائی۔ اور سر قاضی سید **عبد الغفار شاہ صاحب** مہتمم
مدرسہ عربیہ معسکر بنگلور کی نظم عربی بے نقط اور قاضی **محمد اسحاق**
**صاحب** قاضی ریاست انب کی نظم عربی **فقیر توکلی** نے پڑھکر سنائی
اور مولوی **روشن الدین صاحب** بہاولپوری معلم دار العلوم
جامع مسجد میرٹھ کی تقریر تحریری بعنوان "انسانی ہستی" اور ماسٹر
**غلام حیدر صاحب** پنشنر ہیڈ ماسٹر سرگودھا کی تقریر تحریری بتحریص
امداد انجمن بھی **فقیر توکلی** نے پڑھکر حاضرین کو مسرور کیا۔ اس میں
شک نہیں کہ اول الذکر مولوی روشن الدین صاحب کی تقریر نہایت دلچسپ
تھی اور بہت پسند کی گئی۔ حاضرین نے احسنت و مرحبا کے نعرے بلند
کیئے۔ واقعی نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھی گئی تھی جو مدلل و مبرہن تھی۔ بعدہ
جناب مولوی حکیم **شاہ عبد الاحد صاحب** خلف الصدق جناب مولانا
وصی احمد محدث سورتی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت مؤثر وعظ فرمایا جس سے حاضرین
بہت متاثر ہوئے۔ اس کے بعد جناب مولانا مولوی **شاہ معوان حسین**
صاحب مہتمم مدرسہ ارشاد العلوم (ریاست رامپور) کا وقت تھا۔ جو
بوجہ علالت طبع رونق افروز نہ ہو سکے تھے۔ انکی بجائے مولوی حاجی
**محمد یار صاحب** (بہاولپوری) سرآمد واعظین پنجاب نے نہایت

پراثر وعظ فرمایا جس سے سامعین [illegible] مولوی
**ابو یوسف محمد شریف** صاحب (کوٹلی لوہاران ضلع سیالکوٹ) [illegible] تشریف
نہ لاسکے۔ جنکے وقت میں پیرزادہ **عبد السلام** صاحب واعظ ہمدانی
(امرتسر) نے بہت خوش اسلوبی سے بقدر گنجائش وقت بیان فرمایا اور
ظہر کے لئے فراغت دیگئی۔ بعد نماز ظہر نعت خوانی کے بعد منشی **تاج الدین**
**احمد** صاحب تاج خلف مُلاں **محمد بخش** صاحب کا نظم پڑھنے کا وقت تھا
لیکن اُسیدن اور اُسی وقت اتفاق سے ایک قومی جلسہ بیرون دہلی دروازہ
مقرر ہوگیا تھا اور انکو اس میں شریک ہونا ضروری تھا اسلئے وہ یہاں سے
اجازت لے کر وہاں چلے گئے بعد ازاں مولوی **مظفر الدین** صاحب مظفر
(فرنگ لاہور) نے اپنی عمدہ نظم پڑھی۔ جسکے بعد حاجی **قاضی فضل احمد**
صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس نقشبندی مصنف کلمہ فضل الرحمانی وغیرہ نے
اپنی تقریر تحریری بیان فرمائی۔ جس میں مولوی حکیم **خادم علی** صاحب
کوٹلی لوہاران سیالکوٹ (جو جلسہ میں نہ پہنچ سکے تھے) کا وقت بھی
ختم ہوگیا۔ مگر وہ ختم نہ ہوئی اور نماز عصر کا وقت آپہنچا۔ لہذا بدیں
وعدہ کہ تمام تقریر درج رسالہ انجمن ہو جائے گی نماز عصر کے لئے مجبوراً
جلسہ ختم کرنا پڑا۔ لیکن حاضرین قاضی صاحب کی تقریر کے سخت مشتاق
رہے۔ جو نہایت ہی مدلل اور واضح تھی۔ بعد مغرب حسب معمول نعت خوانی
وغیرہ کے بعد مولوی **سید شاہ راحت حسین** صاحب رئیس کلکتہ
اور مولوی **شفیع احمد** صاحب وارثی (اٹاوہ) کے اوقات تھے۔ جو
دونوں حضرات شریک نہ ہوسکے۔ لہذا پہلے منشی **سراج الدین** صاحب نے
اپنی نظم سنائی اور بعد مولوی حافظ **محمد امین** صاحب امام و خطیب
جامع مسجد گھیانہ جھنگ اعلٰے مدرس مدرسۂ اسلامیہ نے اپنا بیان نہایت

پرزور لہجہ میں سناکر فرماکر سامعین بالخصوص انگریزی خوان نوعمر اور
نئی روشنی والوں کو تو اپنا گرویدہ بنالیا۔ اور آپ کا بیان بہت ہی
پسند کیا گیا۔ کیونکہ آپ تعلیم زمانۂ حال میں بھی باکمال ہیں۔ مولانا موصوف
نے رات کے گیارہ بجے تک بدیں وعدہ ختم کیا کہ بقیہ مضمون کل بیان
کریں گے اور جلسہ برخاست ہوا +
یکشنبہ کے دن معمولات کے بعد مولانا مولوی مفتی اعظم شاہ
صاحب ممدوح الصدر نے اپنے وقت پر وعظ فرماکر حاضرین کے
قلوب پر سکہ بٹھایا۔ اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب شیخ الاشراق
سجادہ نشین دربار امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیالکوٹ (جو تین
دن پیشتر سے لاہور میں موجود تھے) عین وقت پر کچھ ایسی محویت طاری
ہوئی کہ وہ شریک جلسہ ہوکر بیان نہ فرما سکے۔ اس وقت میں حسب
دعوت دیرونہ مولوی حافظ محمد امین صاحب ممدوح الصدر نے
بقیہ بیان فرمایا اور اس قدر طویل اور پسند ہوا کہ سالانہ رپورٹ
بھی بدیں وعدہ ملتوی کرنی پڑی کہ رسالہ میں شائع ہوکر ہدیۂ ناظرین
ہو جائیگی۔ اس کے بعد مولوی غلام رسول صاحب (بہاولپوری) کا
نتیجہ خیز بیان شروع ہوا۔ جو بالکل مولوی حاجی محمد یار صاحب
کی وضع پر تھا اور بہت پسند کیا گیا۔ جسکی طوالت نماز عصر تک ہوئی۔
عالیجناب حضرت مولانا مولوی حافظ شاہ اسمٰعیل حسن صاحب
برکاتی اور اس کے صاحبزادہ امجد حافظ سید محمد میاں صاحب
زاد اللہ تعالےٰ فی عمرہٖ وایمانہ بھی شریک جلسہ ہوسکے جن کا دو تین
سال سے متواتر انتظار ہو رہا تھا اگرچہ اس دفعہ آپکا کوئی تحریری حتمی
وعدہ نہ تھا صرف امید افزا الفاظ تھے۔ عصر کے واسطے جلسہ برخاست

کیا گیا۔ اور بعد مغرب معمولات کے بعد حافظ محمد امین صاحب ممدوح نے اپنی نفیس نظم جو اُسی وقت لکھی تھی پڑھکر سُنائی۔ اِس کے بعد مولوی حاجی محمد یار صاحب کا وعظ ہوا۔ اور تقریر اختتامی فقیر توکلی نے کرکے معمولی جلسہ ختم کیا۔ لیکن سامعین کے اصرار پر مولانا مولوی مفتی اعظم شاہ صاحب کو یہ تکلیف دیگئی۔ جنہوں نے رات کے گیارہ بجے تک بیان فرمایا۔ باوجود اتنے حضرات کے تشریف نہ لانے کے کئی صاحبان کا وقت نکل نہ سکا۔ اور خود مدرسین دار العلوم کو تو بعذر میزبانی محروم رکھا گیا۔ تحریری تقاریر و مضامین و نظمیں بترتیب مندرجہ صدر درج ذیل کی جاتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْعَالَمِیْنَ مِنْ نُوْرِ نَبِیِّنَا وَرَفَعَ السَّمٰوٰتِ مِنْ ذِکْرِ کَرِیْمِنَا وَنَوَّرَ الْاَرْضَ مِنْ قُدُوْمِ سَیِّدِنَا وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی شَفِیْعِنَا وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الطَّاھِرِیْنَ وَسِیْلَتِنَا۔ اما بعد فقال اللہ تبارک وتعالیٰ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ ترجمہ بلند کیا ہمنے تیرے واسطے ذکر تیرا۔ سبحان اللہ کیا شان ہے ہمارے نبیؐ کی کہ اونکی شان میں خود پروردگارِ عالم یوں فرماوے۔ کہ میں نے تمہارا ذکر بلند کیا۔ جس کو رفیع السمٰوات رفعت عطا فرماوے اُس کی رفعت کا کیا انتہا ہے۔ شانِ احمدی کی رفعت بیان کرنے کے لئے مجھ ناچیز ہیچمدان کی کیا حقیقت ہے کہ اِس مقام پر فصحائے عالم کے منہ پر

مہر سکوت ہے مگر بغیر اس ذکر کے تکمیل ایمان و تسکین روح و رواں نہیں ہے بلکہ حصول عرفان ایزد منان نہیں ہے ہم تو کیا انبیاء علیہم السلام کو بھی سرورِ عالم کے ذکر کا وسیلہ۔ فرشتوں کو حضور کے نام کا وظیفہ اور ہیژدہ ہزار عالم کو حضور کی ذات کا سہارا ہے۔ یوم میثاق انبیاء علیہم السلام سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی پیروی کرنے کا عہد واثق ہم اوق کو نہیں نے لیا چنانچہ قرآن مجید اور فرقان حمید میں یہ ذکر موجود ہے۔ قال اللہ تبارك و تعالےٰ۔ وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ط قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ہ

ترجمہ جب عہد لیا اللہ نے نبیوں کا البتہ جو کچھ دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر آوے تمہارے پاس ایک رسول تصدیق کرنے والا اُس کی جو تمہارے ساتھ ہے البتہ ایمان لانا تم اس پر اور مدد دینا اُس کو۔ فرمایا کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اوپر اس کے میرا عہد واثق۔ کہا سب نے اقرار کیا ہم نے فرمایا پس گواہ رہو اور میں ساتھ تمہارے شاہد ہوں۔ آیات مذکورۂ بالا میں اول یہ امر ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت اور شریعت کا وجود حضور کی ذات کے وسیلہ سے ہے۔ دوم تمام انبیاء علیہم السلام کو حضور پر ایمان لانے اور حضور کے طریقہ و سنت کی تائید کرنے کی سخت تاکید ہے لہذا ان دونوں پر اون سے عہد واثق لیا گیا۔ عماد بن کثیر نے اپنی تفسیر میں یہی مضمون لکھا ہے اور ابن عساکر اور بغوی رحمہما اللہ تعالےٰ نے

مقربحاث کا خلاصہ بہ سند حدیث یہہ ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا
نور ہمارے نبیؐ کا اور نکالے اُس سے انوار انبیاء کے تب حکم کیا اُسکو
کہ نظر کرے طرف انوارِ انبیاء کے پس دب گئے انوار اون کے نبی صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نور سے تب کہا اُنہوں نے اے رب کس کے نور نے ہمارے نور کو
دبا لیا فرمایا اللہ تعالےٰ نے یہہ نور محمدؐ ابن عبداللہ کا ہے اگر ایمان لاؤ تم اسپر
کروں میں تم کو نبی۔ کہا اُنہوں نے ایمان لائے ہم اسپر اور اس کی نبوت پر الخ
جیساکہ شیخ تقی الدین سبکی رحہ نے بھی مذکورۂ بالا مضمون کی تصریح فرمائی ہے
ہذا مضمون مذکورۂ بالا سے جو مستنبط بہ آیات قرآنی ہے سرور عالم صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا نبی الانبیاء ہونا اظہر من الشمس ہے جو حضورؐ کی عظیم الشان
رفعت ظاہر کر رہا ہے۔ اللہ رے رفعتِ شانِ احمدی کہ حضرت آدم
علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے یعنی اونکا خمیر ہی تھا کہ رسول
کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اُسوقت نبی تھے جیساکہ حدیث میں وارد ہے۔
کُنْتُ نَبِیًّا وَّ آدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ ہ علےٰ ہذا شبِ معراج میں
حضورؐ کا بیت المقدس میں تمام انبیاء علیہم السلام کا امام ہونا اور کل
انبیاء کا مقتدی ہونا۔ حتےٰ کہ روز قیامت میں لواء حمد کا حضورؐ کے ہاتھ
میں ہونا اور آدم علیہ السلام اور ان کے سوائے سب انبیاء کا آپ کے
لواء کے سایہ میں پناہ گزیں ہونا جو مؤید بہ احادیثِ صحیحہ ہے حضورؐ کی
شان و ذکر کی رفعت کو شمس نصف النہار کی مانند ظاہر کر رہا ہے۔
مُسلمانو! اس ناچیز نے صرف ایک حجاب سے انوار محمدیؐ کی ایک
ذراسی جھلک آپ کو دکھائی ہے۔ اب ایک اور عظیم الشان حجاب سے
ذراسی جھلک آپ کو دکھاتا ہے۔ وھو ھذا۔
خداوند جل وعلا نے اپنی بے مثل توحید کے ساتھ جس کا اسلام کو تمام

مذاہب پر فخر اکمل حاصل ہے۔ ذکر شانِ رسولؐ کو لازم رکھا ہے۔ گویا توحید الٰہی کی تکمیل کا حصر حضور کی شانِ والا کے اقرار پر ہے نیز نماز میں جو افضلترین عبادات ہے اور تقرب الٰہی کا اعلےٰ پایہ ہے اور ماسوی اللہ کے استیصال اور توحید الٰہیہ کے استحکام میں ممتاز پایہ رکھتی ہے حضور کا ذکر شانِ عبودیت لئے ہوئے کمال رفعت کے ساتھ موجود ہے یعنی تشہد میں حضور کے لئے اول سلام بصیغۂ خطاب حاضر اور پھر درود شریف کروڑہا مسلم پانچوں وقت کی نماز میں پڑھتے ہیں۔ بغیر حضور کے ذکر کے نماز نہیں ہوتی۔ چنانچہ فرمایا ضحاک رحمہ نے نہیں ہوتی نماز مگر ساتھ ذکر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور نہیں جائز ہوتا خطبہ مگر ساتھ ذکر نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے۔ حسان ابن ثابت رضؓ فرماتے ہیں۔ وَضَمَّ الْاِلٰهُ اِسْمَ النَّبِيِّ اِلَى اِسْمِهٖ یعنی ملایا اللہ تعالےٰ نے نام نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنے نام کے ساتھ۔ علاوہ ازیں حضور کا ذکر کلمہ طیبہ میں۔ اذان میں تکبیر میں یعنے مہد سے لے کر لحد تک ذکر الٰہی سے ملا ہوا ہے۔ حتےٰ کہ قبر میں جو پہلی منزل منازل اُخروی سے ہے حق کے پیادے (نکیرین) توحید اور ایمان کے سوال کے ساتھ حضور کی یاد آوری کراتے ہیں۔ جیسا کہ احادیث متواترہ مرفوعہ متصلہ شاہد ہیں۔

مسلمانو! اِس پردہ کی ذراسی جھلک نے مؤمنوں اور محبوں کو تو مست الست کر دیا ہوگا۔ اور منافق اور کھوڑوں کے سینہ میں آتش شقاق بھڑکا دی ہوگی۔ احمدؐ کی جھلک احد کے پردہ سے جسے دیکھنا ہو وہ دیکھ لے اور احد اور احمدؐ کے راز کو سمجھ لے۔ مسلمانو۔ شکر کرنے کا مقام ہے کہ ہم ایسے نبی محترم کی غلامی کا فخر رکھتے ہیں۔ جن کی غلامی کا فخر انبیاء علیہم السلام و ملائکہ و جمیع مخلوق کو ہے۔ اور ہم اس انجمن نعمانیہ ہند لاہور کے از حد مرہونِ منت ہیں جو کہ علمائے حقانی کے مہیا کرنے میں بتیس سال سے

اپنی گراں بہا خدمات نہایت سرگرمی سے بجا لا رہی ہے مگر افسوس ہے کہ ہم اس انجمن کی کما حقہ قدردانی نہیں کرتے۔ اپنے گھروں میں ہم پلاؤ زردے قورمے کھاتے ہیں کبھی ہم نے انجمن کے غریب اور یتیم طلبار کا خیال تک نہیں کیا کہ ان بیچاروں کا کیا حال ہے۔ اپنے بچوں کو ہم ریشم اور مخمل کے کپڑے پہناتے ہیں۔ مگر انجمن کے یتیم بچوں کے کپڑوں کا خیال نہیں۔ یہ نونہالانِ اسلام ہمارے بھائیوں کی اولاد ہیں۔ اگر ان کی خبر ہم نے نہ لی تو بیشک ہم پروردگارِ عالم کے روبرو جوابدہ ہوں گے۔ اللہ تعالےٰ اس انجمن کے کارکنان اور معاونان کو اجر عظیم دے جو نہایت جانکاہی اور فراخ دلی سے انجمن ہذا کا کام چلا رہے ہیں۔ انجمن ہذا کا تبتیسواں ۳۲ سالانہ جلسہ ہے اور آپ نے اس عاجز سے اپنے نبیؐ کی رفیع الشانی کا کچھ ذکر سُنا ہے۔ اب اپنی عُلوہمتی سے چاروں طرف سے چھنا چھن شروع کردو۔ اللہ تعالےٰ برکت دارین آپ کو عطا فرماوے گا۔ فقط وصلے اللہ تعالےٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمدٍ وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

برحمتک یاارحم الراحمین ہ

کتبہ

الراجی الےٰ رحمۃ الرحیم مسکین محمد ابراہیم بخاری حنفی قادری
ہیڈ نقشہ نویس ڈسٹرکٹ بورڈ سرسہ ضلع حصار۔ ۱۸ صفر ۱۳۳۱ھ مطابق ۲۷ نومبر ۱۹۱۲ء

---

## حضرت شیث علیہ السلام نے فرمایا کہ مومن حقیقی وہ ہے جس میں سولہ ۱۶ خصلتیں ہوں

(۱) معرفتِ حق حاصل کرنا + (۲) اشیار کا حسن و قبح پہچاننا +

(۳) بادشاہ کی اطاعت و فرمانبرداری کرنا + (۴) ماں باپ سے نیکی کرنا۔ اور انہیں کسی طرح کی تکلیف نہ دینا۔ جیساکہ اللہ تعالے نے فرمایا۔ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا + (۵) تمام خلق سے برسر خیر رہنا۔ جیساکہ ارشاد ہوا۔ وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا + (۶) محتاجوں اور مسکینوں کی دلجوئی کرنا + (۷) مسافروں کی عزت و خاطر داری کرنا +

(۸) خالق کبریا کی عبادت میں سعی و کوشش کرنا + (۹) اپنے نفس کو شرور و قبائح سے دور رکھنا + (۱۰) مصیبتوں اور آفتوں میں صبر کرنا۔ فَاِنَّ الصَّبْرَ وَسِيْلَةُ الظَّفْرِ + (۱۱) ہمیشہ سچ بولنا + (۱۲) عدل و انصاف سے کام کرنا + (۱۳) شکر نعمائے الٰہی میں نذر اور قربانی خدا کیواسطے ادا کرنا + (۱۴) قناعت کی عادت کرنا +

(۱۵) حلم اور بردباری اختیار کرنا + (۱۶) ہر دم شکر الٰہی بجالانا +

**نیز آپ فرمایا کرتے تھے** کہ جس شخص میں تاوقتیکہ بارہ خصلتیں نہ ہوں۔ ولائت کی مسند پر اُسے سجادہ نشین ہونا ہرگز جائز نہیں۔ وہ بارہ خصلتیں جو ولائت کی مسند پر بیٹھنے والے کے لئے ضروری ہیں یہ ہیں۔ اوّل دو خصلتیں خدا تعالےٰ سے سیکھے۔ عیب پوشی اور رحمدلی۔ اور دو خصلتیں جناب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سیکھے۔ شفقت و رفاقت۔ اور دو خصلتیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سیکھے۔ راستی۔ اور راست گوئی۔

اور دو خصلتیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سیکھے۔ ہر ایک کو نیک بات بتلانا اور برائی سے روکنا۔ اور دو خصلتیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے سیکھے۔ کھانا کھلانا اور شب بیداری کرکے عبادت الٰہی کرتے رہنا۔ اور دو خصلتیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سیکھے۔ عالم بننا۔

اور شجاعت و جوانمردی اختیار کرنا +

پھر آپ نے فرمایا کہ مقتدا بننے کے لائق وہ شخص ہے کہ جو علوم شرعیہ طیبہ سے ماہر اور اصطلاحات صوفیہ سے واقف ہو۔ بدون اسکے کوئی شخص مقتدا بننے کے لائق نہیں +

شیخ الصوفیہ حضرت جنید بغدادی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔ ہمارا علم قرآن حدیث میں دائر ہے۔ جس شخص نے کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ کو ضبط نہ کیا ہو۔ فقاہت (دینی فہم) نہ رکھتا ہو۔ اصطلاحات صوفیہ سے ناواقف ہو۔ وہ مقتدا بننے کے لائق نہیں۔

نیازمند محمد الدین عفی عنہ سکنہ قصور کوٹ مراد خاں ضلع لاہور
۲۵۔ نومبر ۱۹۱۹ء

## تحقیق جدید متعلق ترفعات تعلیات

(۱) حضرت واجب الوجود نے نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کو مرتبہ اطلاق سے مرتبہ تعین میں لاکر اپنا مظہر صفات کمالیہ و مبدء اعیان ثابتہ جسکو اصطلاح فلاسفہ ماہیات کہتے ہیں بنادیا

(۲) عالم امکان کو ایک رکن (عنصر آب) سے خلق فرمایا ہے یعنی نورِ مُطلق نے چند باطنی تغیرات کے بعد پانی کی صورت اختیار کی ہے اور عناصر بہ اعتبار لطافت و کثافت بہت ہیں جن میں ہر آن تغیر ہوتا رہتا ہے جسطرح بلحاظ حالات جسمانی عمر انسان کے تین درجے ہیں۔ طفلی، شباب و پیری اُسی طرح جسم عنصری لطیف کے لئے جو مرنے کے بعد ملتا ہے مختلف طبقات ہیں +

(۳) حضرت اقدس نے ابو البشر حضرت آدم کو ظاہراً و باطناً اپنی نیابت و خلافت سے ممتاز فرماکر ہر انسان میں اپنے صفات کمالیہ کے تین مدارج قائم فرمائے ہیں۔ (۱) عبدیت (۲) رسالت (۳) معبودیت اس لئے ہر بشر جامع کمالات اور فی حد ذاتہ و صفاتہ ہر سہ صفات کے ساتھ متصف ہے مگر مرتبہ نبوت و رسالت بدرجۂ اتم و اکمل جامع کمالات صوری و معنوی ہے۔ کل انبیاء علیہم السلام نفس واحد ہیں اور غرض بعثت سب کی ایک ہے گو باہمی مدارج تقرب میں تفاوت ہو +

(۴) ذات محمدیؐ جامع جمیع حقائق آلہی دکونی ہے اور بعد تکمیل مراتب عبودیت و رسالت اس عالم سے پردہ فرمانا مطلقاً مراتب معبودیت میں عروج فرمانے کی دلیل ہے۔ احدیت ذات رب الارباب کے نام سے موسوم اور وہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا رب ہے +

(۵) فنا فی الرسول مطلق کا درجہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو حاصل ہے اور آنحضرت کے قدم بقدم علے سبیل التعاقب عروج فرمارہے ہیں +

(۶) اللہ سبحانہٗ تعالےٰ اعظم نعمات و احسانات چھ ہیں۔ (۱) ہمیں اشرف المخلوقات بنایا۔ (۲) انبیاء علیہم السلام کو ہماری ہدایت کے لئے مبعوث فرمایا۔ (۳) ہمیں امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم میں خلق فرمایا۔ (۴) سلاطین کو امن قائم کرنے اور اپنی مخلوق کے جان و مال کی حفاظت کے لئے زمین کی خلافت مرحمت فرمائی (۵) علماء شریعت غرا کو مذہب حقہ کی تعلیم کے لئے خلق فرمایا +
(۶) فقراء اولیا کو اپنی درد و محبت کا مزہ چکھایا +

اس عالم میں آخر الذکر تین حضرات کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی نیابت حاصل ہے ۔ اور فقراء اولیا مجموعہ صفات ثلثہ اور دار آخرت کے سلاطین ہیں حضرات ائمہ و خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم اور فقراء اولیا میں تین اور چھ مراتب کا فرق ہے ۔ یعنے (۱) جانشینی پیغمبر آخر الزمان ۔ (۲) تمکین دین اور (۳) خلافت میں ۔ ان تین مزید صفات کے ساتھ حضرات ائمہ و خلفاء راشدین فقراء اولیا پر فضیلت رکھتے ہیں ۔ اور خصوصیت جانشینی حضرت صدیق اکبر بلا فصل اور جانشینی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس کا تعین و تقرر منجانب اللہ و رسول ثابت ہے اور آپ کے قائمقام دوسرے تمام مومنین بلکہ اخیار امت سے افضل ہیں ۔ یہہ فضیلت ایسی نہیں جو من وجہہ اور خفیف ہو بلکہ فضل ظاہر اور امتیاز بدیہی ثابت ہے ۔

**نتائج مفید از اصول موضوعہ** } (۱) یہہ مسئلہ مسلمہ قدیم ہے مگر تحقیقات جدید سے پایۂ ثبوت تک بفضلہ تعالے پہنچ گیا ہے (۲) عالم مثال و ارواح و اجرام علویہ کے جسم مادی ہیں لہذا جسم ماہتاب کا خرق و التیام امر بدیہی ہے ۔ شمس و قمر میں فی نفسہ کوئی ضیاء و نور نہیں ہے محض نور محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلالی و جمالی انعکاس ہے ہر خفیف عنصر ثقیل اور ہر ثقیل خفیف ہو جاتا ہے لہذا مسئلہ حشر اجساد میں کہ آیا معاد محض عدم سے ہوگا یا متفرق اجزاء کے اجتماع سے کسی تاویل کی ضرورت نہیں ہے ۔

کیسی کیسی ہے عناصر میں بھی صورت بازی
شعبدے لاکھ طرح کے ہیں انہیں چاروں میں

(۳) ذات اقدس منشاء انتزاع ہے چھ صفات کمالیہ انسانیہ کی بناء علیہ نبی اور غیر نبی علی الخصوص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور فقراء اولیا میں تین اور چھ منازل کا فرق بین ثابت ہو گیا فافہم

(۴) وہ ذات مبارک کہ جامع جمیع حقائق الٰہی و کونی تھی اوس نے صفات عبدیت و رسالت دونوں یعنے چھ مراتب کو ختم فرما کر اس عالم سے پردہ فرمایا ہے اور اب ذات مطلقہ باری تعالے میں علے سبیل الکمال عروج فرما رہی ہے۔ مقام محمود اللہ تعالے ہے اور مقام آنحضرت دفع دوئی و حصول عینیت بوجہ اتم واکمل ہے۔ مگر دیگر انبیاء و رسل کا کامل صفات عبودیت کو طے فرماکر اس عالم سے پردہ فرمانا ثابت نہیں ہے۔ فافہم۔

(۵) بعون اللہ تعالے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ نے مرتبہ عبودیت سے ایسا کامل واکمل عروج فرمایا ہے کہ بعد طے مراتب رسالت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم بقدم عروج فرما رہے ہیں۔ حضور نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت پیران پیر میں جو کچھ فرق مراتب ہے وہ بھی اظہر من الشمس ہوگیا۔ فافہم ٭

(۶) پیران طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فنائیت کے تین مدارج قائم فرمائے ہیں۔ (۱) فنا فی الوجود (۲) فنا فی الشیخ (۳) فنا فی الرسول۔ منزل اول کو فنا فی الشیخ۔ دوسری کو فنا فی الرسول اور تیسری کو فنا فی اللہ کہتے ہیں ؎

چونکہ کردی ذات مرشد را قبول۔
ہم خدا در ذاتش آمد ہم رسول

یہہ عام قاعدہ ہے کہ ہر عالم شریعت یا شیخ طریقت سے علم ظاہر و باطن

حاصل کرنے کے بعد متعلم یا مرید پر عالم شریعت یا شیخ طریقت کی تعریف صادق آجاتی ہے دوسرے الفاظ میں مرید اپنی ذات میں صفات رسالت و معبودیت کا جلوہ دیکھنے لگتا ہے لہذا خودشناسی یہ ہے کہ اپنی ہی ذات میں یہ دونوں منازل ختم ہو جاویں۔ خارج کی دید نہ قابل اعتبار ہے اور نہ دوسرے شخص کی صفات سے طالب کی ذات کو حقیقتاً کوئی نفع ہے۔

؎ گر شیخ تا خدا برساند مرا چہ کار ۔ اے من فدائے آنکہ رساند بمن مرا

احقر محمد صدیق خادم مصحف شریف عفی عنہ

۱۷ صفر المظفر ۱۳۳۵ھ

## نظم عربی بے نقط

احمد الاحامد للہ اس دھرہ لکمال علوہ وامد سرمدہ لدوام سموہ

لحکمہ صعود سماء السلوک لامرہ حدود سماء الرسول کل لحدہ مارد و ما عدا

وطاطا لامرہ سمک السماء العالم و ما حواہ کلہ طوعا ما اسطاع حمد لہ سرمدا

اسطر درر مدحہ ما سرحہا واھل کہ موحد لہ ما حواھا ھو المعصم لکل مسؤل و امرہ

وکلہم مطوع کل العالم

ولہ الدوام وما سواہ ھالک ۔ ولہ الامور الکل وھو مالک

امدح رسولہ مطلع علوم الاسرار مصدر محامد الاطوار ما علا مصادر اسرارہ

وھم سائر وما اسطاع صعود سماء علومہ وھو روح طاہر وآل الکرام ورھط السلام

سماء علو للمعالم سامد ۔ کلام سدا دلماول حامد

ما اسطر مدح مطاع العالم محی السنۃ والاسلام موصل اصول الاحکام راس الصلحا

عالم الاسماء صدر العلا محمد الورا سالک مسالک السلوک ولد رسول اللہ سر لسر اللہ

ارحم اللہ لہ ولسائر السطور

الواح علمام طلسم مكرم * ملاك كلام للمعالم معلم
كلام كمال للاكامل مسالك * صراط سداد للاكارم اسلم
مآل كلام للمدارس اعود * دعاء سماء للصوامع محرم
حسام سماح للمصادم اسطع * لواء ولاء للمعارك احكم
او صل رام السلام هو مرصص اساس الكلام وصل سطورك الوداد
ولاح حالك السداد وطد امركم وعلا اسمكم
المحرر فى ١٢ صفر المظفر سنة ١٣٣٨ هجري صلعم
حرره المسكين السر قاضي المفتي الحاج السيد الشاه محمد عبد الغفار
القادري الحنفي الساكن فى المسجد الجامع المعسكر النجلو المتصلة
بالمدراس بيده

## نظم عربی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله فى غلس وابكار * حمدا يفوق بطيب نشر ازهار
وعالم السر منى حيث استره * وغيره ما له علم باسراري
حاشاه عن صفات النقص كيف وكم * ومتى واين وعن كون باقطار
سبحان من انشأ المخلوق من عدم * هو القديم الجليل القادر البارى
سبحان من ارسل الهادي النبي الى * جميع خلق لاحكام واخبار
ذا هجرة الدهر واسرار النبوة ذا * روح الزمان شفيع خير مختار
مستودع الخلق والآداب ذو شرف * بالخير اسبق من هب الصبا الذاري
ذاك البشير النذير المصطفى وبه * نرجوا الخلاص بيوم الحشر من نار
انى اهتمى لمصحب الجهد خالصة * لله فى الحشر بالجنات من باري

هم الخيار اراكين المدارس في — لا هون بالفيض من ابناء اعصار
واستسوا الدرس في تاسيس مدرسة — بنوها لعلم وفضل دائم جاري
هي المسماة بنعمانية بنيت — على الكمال الحضار وذوار
قواعد الدرس فيها بالنهى وضعت — من مدة بفيوضات وانوار
مدتهم وها كرام لا مثال لهم — في الفيض والخير هم اخيار مختار
اعلى مراتبهم اسنى مناصبهم — ابهى فضائلهم في كل امصار
لهم حقوق على المخلوق اكثر من — حق النفوس وحق الولد في الدار
فنحن ننظر هذا الارتقاء لهم — ما ليس ننظر للاخيار من جار
فالعون بالمال حق ثابت بهم — على الورى وبنقد جيد جاري
فيا اخا الحزم ان تسلك على اثري — سلوك ارباب اسماع وابصار
دع من يكون عدوا حاسدا لهم — كي ان يذوب بنار الذل من عار
فلا تكدر بحرا جيفة رميت — ولا يضر ببدر منبح هرار

فيختم الآن ضيق الوقت مرتجلا
قاضي التناول اسحاق باشعار

## قاضی محمد اسحاق از رياست انبه ضلع ہزارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماخلقت الجن والانس الا ليعبدون

**حاضرین جلسہ!** ہم سب ابتداسے ایک ماں باپ کی اولاد ہیں۔ سے
الناس من جهة التمثال اكفاء — ابوهم آدم والام حواء

اس لئے ہر ایک کے ذمہ ہر ایک کی خیر خواہی ایک لازمی اور واجبی امر ہے
نظر برایں چند کلمات معروض ہیں۔ شاید کسی کو ان منصفانہ کلمات
کے سننے سے ہدایت ہو جائے اور میرے لئے ثواب جو کہ خیر من حمر النعم
کا مصداق ہے حاصل ہو کر ذریعہ نجات ہو سکے۔

**میرے معزز دوستو!** اس دار فانی میں انسان کو عبادت خداوندی
کے لئے بھیجا گیا ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ کوئی ذی ہوش اس امر کا قائل
نہیں ہو سکتا کہ انسان کو حق تعالیٰ نے مہمل پیدا کیا ہے اب سوال یہ ہے
کہ وہ کیا بات تھی جو انسانی ہستی کے بغیر پوری نہ ہو سکتی تھی اس کا جواب
خود کلام پاک میں مذکور ہے۔ (ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون)
علاوہ اس کے ہم اس دعوے کے لئے ایک ایسی دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہر کہ
ومہ کو بلا خصوصیت کسی ملت کے اس دعوے کے تسلیم سے چارہ نہ ہو۔

**غور سے سنئے۔** عالم میں ہر چیز ذرہ سے لے کر آفتاب تک جس کو دیکھو
سب کے سب ہمارے لئے پیدا کی گئی ہیں اور ہمارے ہی کار آمد ہیں کہ ہم
اپنے بقاء میں زمین و آسمان اور مافیہا سب کے محتاج ہیں۔ اور یہ اشیاء
موجودہ اپنے بقاء میں ہماری محتاج نہیں ہیں اگر انسان نہ ہو تو کسی چیز
کے بقاء میں خلل نہیں آتا چنانچہ ایک زمانہ ایسا گذر چکا ہے کہ آدمی نہیں
تھے اور آسمان و زمین شجر و حجر سب چیزیں موجود تھیں چنانچہ جو
کسی مذہب کے پابند نہیں ہیں وہ بھی اور جو مذہب کے متبع ہیں وہ بھی
سب کے سب علے السویہ اس کو تسلیم کرتے ہیں لیکن ایسا زمانہ کوئی نہیں
گذرا کہ انسان ہوا اور کوئی شے عالم میں سے نہ ہو تمام عالم تو علیحدہ اگر
ایک شے بھی کم ہو جائے تو زندگی وبال ہو جائے گی پس معلوم ہوا کہ سب
چیزیں ہمارے کام کی ہیں اور انسان کسی کے کام کا نظر نہیں آتا۔ یعنی

انسان نہو تو کسی چیز میں خلل نہیں پڑتا اور اگر ان اشیاء میں سے ایک بھی نہو تو انسان کا ہلاک یا ہلاک ہو جائے۔

نیز دیکھا جاتا ہے کہ ماوراء انسان کے اور مخلوق آپس میں ایک دوسرے کے محتاج ہیں یعنی ہر ایک محتاج بھی ہے اور محتاج الیہ بھی مگر یہ انسان صاحب محتاج الیہ نہیں محتاج ہی ہیں۔ تو اتنے غور کے بعد ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہجاتی جب ہمیں وہ امر نہیں معلوم ہوتا کہ جس کے لیئے انسانی ہستی کی ضرورت تھی۔ اور ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ انسانی ہستی بیکار پیدا کی گئی ہو کیونکہ اس سے ایک تو ہماری طرف ناکارہ ہونے کا الزام عائد ہوگا علاوہ اس کے حق تعالےٰ کی طرف لغو کام کرنے کا الزام عائد ہوگا جو کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ کے خلاف ہے ہاں اگر حق تعالےٰ کا حکیم ہونا ہی مسلم نہو تو امر آخر ہے مگر یہ خیال از قبیل جنون ہوگا اس لیئے کہ ایک وہ زمانہ تھا کہ ہم پردۂ عدم میں مستور تھے وجود کا ہمارے کہیں نام و نشان ہی نہ تھا اس کے علاوہ ہزارہا تغیرات اور نقصانات کا ہمارے اندر موجود ہونا دونوں امر اس بات کی بیّن دلیل ہیں کہ وجود ہمارے قبضۂ قدرت میں نہیں ہے ورنہ اپنے اندر سب کمالات موجود کر لیتے کیونکہ نقصان نام ہے کمال کے نہ ہونے کا تو معلوم ہوا کہ ہمارا وجود خانہ زاد نہیں بلکہ کسی ایسے ذات سے مستعار ہے کہ جس کا وجود خانہ زاد ہے جیسے آب گرم کی گرمی آتش سے مستعار ہے اور آتش کی گرمی خانہ زاد ہے یہی وجہ ہے کہ آب گرم سے گرمی زائل ہو جاتی ہے اور آتش سے وجود و عدم دونوں میں جدائی نہیں ہوتی ہے۔ جب یہ ثابت ہوا کہ ہمارا وجود کسی ایسی ہستی سے مستعار ہے جس کا وجود خانہ زاد ہے تو جتنے اوصاف

ہمارے اندر موجود ہوں گے سب کے سب اسی سے مستعار ہونگے اور اس کے اندر یہ اوصاف بالذات ہونگے مستعار من الغیر نہ ہونگے جب یہہ ثابت ہو تو منجملہ اوصاف کے حکمت بھی ایک وصف ہے جو ہمارے اندر موجود ہے تو لا محالہ یہہ وصف بھی حق تعالے سے مستعار ہوگی اگر وہ حکیم نہ ہوتا تو ہمارے بعض افراد میں یہ وصف کیسے ہو سکتے جب یہ ثابت ہوا تو اب اس مقدمہ کو ملاؤ کہ فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ تو عیاں ہو جائیگا کہ جیسے آگ ہمیشہ جلاتی ہے بجھاتی نہیں اور پانی ہمیشہ بجھاتا ہے جلاتا نہیں اسیطرح حکیم بھی علے الاطلاق حکمت کے کام کرتا ہے کوئی لغو کام نہیں کرتا تو جب انسان بھی ایک خدا کا فعل ہے تو لا محالہ یہ بھی کسی کام کے لئے پیدا کیا گیا اور انسان مخلوق کے کام کا تو ہے نہیں ہو نہو حق تعالے کے کام کا ہوگا اسیکو حق تعالے فرماتے ہیں ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ تو بحمد للہ ثابت ہوگیا کہ انسان عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ یہ تو مقصود اصلی ہے اب اس کا طریق معلوم کرنا چاہئے وہ مرکب ہے دو چیزوں سے (علم اور عمل) کیونکہ طاعۃ کہتے ہیں مرضیات پر عمل کرنا اور غیر مرضیات سے اعراض کرنا اور اسکے لئے پہلے اس بات کی ضرورت ہے کہ مرضیات اور غیر مرضیات کو معلوم کرلے تاکہ عمل کر سکے تو معلوم ہوا کہ علم دین کی بوجہ موقوف علیہ مقصود ہونے کے اشد ضرورت ہے مگر افسوس کہ اس کی طرف قوم کی کچھ بھی توجہ نہیں ہے علوم مروجہ کو جس قدر روز افزوں ترقی ہے علم دین سے اسی قدر بے توجہی ہے حالانکہ ضرورت علم دین کی ایک بین دلیل یہ بھی ہے کہ فطرتی قاعدہ ہے کہ جس قدر کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے اسی قدر اسمیں ارزانی ہوتی

ہے چنانچہ یہ عقدہ ہوا اور مٹی اور پانی کے مشاہدہ سے حل ہو جاتا ہے تو علم دین کو دیکھو کہ کس قدر ارزان ہے جن جن کتابوں کی ضرورت ہے ہر جگہ میسر آسکتی ہیں تعلیم میں اُلٹے وظائف ملتے ہیں بمقابل اسکے علوم مروجہ کو خیال فرمائیے کہ جبتک ۲۵ ہزار روپیہ صرف نہ ہولے ایک لڑکا کامیاب نہیں ہوتا اسی پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ علم دین کی اشد ضرورت ہے مگر افسوس کہ آجکل اس کی طرف کچھ بھی توجہ نہیں تعلیم کے لئے اگر انتخاب بھی ہوتا ہے تو ان بچوں کا کہ جو بوجہ غباوت کے انگریزی کے لائق نہیں ہوتے حالانکہ عربی کے لئے بہ نسبت انگریزی کے زیادہ ذکاوت کی ضرورت ہے -

صاحبو! غفلت کو چھوڑو اور موت کو یاد کرو اور سوچو کہ تم دنیا میں کس لئے بھیجے گئے ہو مقصود اصلی ہر طرح قابلِ تحصیل ہے - ہادی ہدایت کرے - وما علینا الا البلاغ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین *


عفی عنہ

محمد روشن الدین بہاولپوری ثم محمد پوری

معلم دار العلوم جامع مسجد میرٹھ شہر


## انجمن نعمانیہ ہند لاہور کا ۳۲ واں سالانہ جلسہ

رحمت العالمین کی امت خیر الامت ہے -

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم - حاضرین! ہم قرآن شریف میں پڑھتے ہیں (وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ - یعنے اے نبی صلعم

ہم نے تم کو اہل جہان کیواسطے رحمت بناکر بھیجا ہے۔ آپ نے اپنے فرائض کو ایسا عمدگی سے نباہا اور جہان میں انسان کیواسطے اُس کی ہر ایک جائز حیثیت کا ایسا کامل نمونہ پیش کیا کہ اللہ تعالےٰ معہ آسمانی ملایک کے خوشنودی کے اظہار میں آنپر رحمت بھیج رہا ہے۔ اُنکے طفیل قرآن مجید میں ہم اُنکی امت کی نسبت بھی یہہ آیت پڑھتے ہیں۔ (کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَتُوْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ۔ سورۂ آل عمران) یعنے اے مسلمانو تم سب امتوں سے جو لوگوں کے واسطے پیدا کی گئی ہیں افضل ہو۔ کیونکہ تم نیک کام کا حکم کرتے ہو اور بُرے کام سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔ اب اس امت کی خاص فضیلت کی وجہہ خود قرآن شریف نے بتلادی ہے۔ اگر ہم میں وہ پائی جاتی ہے تو الحمد للہ ورنہ بدون اس شرط کے ہماری فضیلت کا دعوےٰ باطل۔ خیر امت کا لقب ہمکو بطور آنریری ڈگری کے نہیں ملا۔ بلکہ مشروط بہ شرطیں ہے۔ اس باعلم اور معزز مجلس میں بعض غالباً ایک دوسری آیت (وَلْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّۃٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَیَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ سورۂ آل عمران) سے استدلال کرکے کہدیں گے کہ اس خاص کام کے واسطے ایک علیحدہ جماعت قائم ہونی چاہیئے مگر اس جماعتِ خاص کا تقرر فرض کفایہ میں داخل ہے۔ جسکی ضرورت بنابر تبلیغ و انفصال معاملات و تعلیم علم دین ہے۔ جس آیت کی بنا پر یہہ امت خیر امت ہے اُس میں حکم ضروری مسائل دین کے سیکھنے کا ہے اور وہ فرض عین ہے جس کے بغیر کوئی مسلمان بھی خیر اُمت کا اعزاز حاصل نہیں کرسکتا۔ اسلام ہر ایک مسلمان کو اُس کے محدود حلقہ میں ضرور بنانا چاہتا ہے اور اگر مسلمان اس آیت پر عمل کریں تو جیل خانوں میں اسقدر

تعداد ہرگز داخل نہ ہو۔ تعلیم یافتوں کے حلقوں میں ہر سال جیسی ظہور میں آئے۔
گداگروں کو اس کثرت سے ہم دیکھیں۔ اسلام کو ایک دینی گاڑی سمجھو اور
مذکورہ بالا دو آیات کو اس کے پہیئے۔ مگر گاڑی کو چلانے کے واسطے بھی کسی
مسلمان کی ضرورت ہے جو بوجہ اپنے علم اور عمل کے ایک زندہ نمونہ ہو۔ علماء
وصوفیائے کرام میں سے بعض اس کام کو بیشک انجام دے رہے ہیں۔
مگر جس وسیع پیمانہ پر اس کام کو ہونا چاہیئے اوس پر اسلامی انجمنوں کو اُسی
صورت میں قدرت حاصل ہوسکتی ہے کہ بیت المال قائم کرنے کی ایک مستقل
تجویز سوچی جائے۔ زکوٰۃ دینے والوں کی ایک فہرست انجمن کے دفتر میں
موجود ہونی چاہیئے۔ اس کی وصول کا مناسب انتظام لازمی ہے۔ شادی
ختنہ۔ عقیقہ وغیرہ کی تقریبوں پر ایک خاص گشتی معتبر ملازم رسید دیکر
بہت کچھ حصہ اس فنڈ میں داخل کرسکتا ہے۔ میلوں کے مجمع میں جاکر ضرور
کچھ نہ کچھ مل سکتا ہے۔ دارالعلوم نعمانیہ ہند لاہور مدت سے
دینی خدمت ادا کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ایک یتیم خانہ بھی شامل ہے جسمیں
علاوہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے کوئی نہ کوئی کسب یا معاش کا ذریعہ بھی یتیموں
کو سکھلانے کے تجاویز زیر بحث ہیں۔ یہ دارالعلوم یتیموں کو غیر مذہب میں جانے اور گداگری کے
پیشہ سے بچا رہا ہے۔ پس یہ جگہ بہترین مصرف زکوٰۃ اور خیرات کی ہے
جو اس جگہ دیتا ہے (خواہ کسی صورت میں دے) وہ آخرت میں اپنے
واسطے عمدہ ذخیرہ جمع کرتا ہے جس کے پاس اپنے عیال کی ضروریات سے
باہر دینے کے لئے مطلقاً گنجائش نہیں اسلام اُس سے کوئی مالی صدقہ طلب
نہیں کرتا مگر جس کے پاس حاجت سے زائد ہے خواہ قلیل خواہ کثیر اسکو قرض
حسنہ دینا واجب ہے کیونکہ (واقرضوا اللہ قرضاً حسناً) کا حکم ایسے
ہی مسلمانوں کیواسطے ہے۔ دوسری آیت۔ (من ذی الذی یقرض اللہ

قرضاً حسناً) استفہام کے رنگ میں عجیب فصاحت اور لطافت اپنے اندر لئے ہوئے ہے جس کا لطف صحابہ رضی نے جس طرح بوجہ اہل زبان ہونے کے اُٹھایا وہ کیا تھا؟ کوئی ثلث مال کوئی نصف کوئی ربع جناب صلعم کے پاس لے آیا مگر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا کل مال لے آئے۔ جب جناب صلعم نے پوچھا کہ گھر کے واسطے کیا رکھ آئے ہو تو جواب دیا کہ اللہ۔ ہم بے شک صحابہ رضی اللہ عنہم تو نہیں بن سکتے مگر کیا اتنی مسلمانی بھی ہم میں نہیں کہ (مما رزقنا هم ينفقون) کے مصداق ہی ہو کر دوسرے بھائیوں کو اپنی مثال سے ترغیب دلائیں؟ دوسری قوموں نے جس قدر سرمایہ اپنے مدارس وغیرہ کیواسطے جمع کر لیا ہے اور کر رہی ہیں اوسکو معلوم کر کے ہمکو کوئی غیرت نہیں آتی۔ ہم نے اپنے آپ کو وارثانِ جنّت قرار دے رکھا ہے۔ اگر ہم اس آیت پر غور کریں تو شاید ہمارے دعوے کا بطلان ہمپر ظاہر ہو جائے (اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ)۔ سورۂ عنکبوت) یعنے کیا لوگوں نے یہہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ اتنا کہہ کر چھوٹ جائینگے کہ ہم ایمان لائے اور اُنکا امتحان نہ کیا جائیگا؟ آج مال ہمارا ہے ہم کو اوسپر قبضہ حاصل ہے کل یا بعد چند یوم کے یہہ وارثوں کا ہے۔ اگر اللہ تعالےٰ نے ہم کو اپنے فضل سے ہماری حاجات سے زائد مال عطا فرمایا ہے تو یہہ اُسکا خاص احسان ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس زائد عطیہ سے ہم آخرت کا اپنے واسطے ذخیرہ جمع کریں مگر یہہ پرلے درجے کی احسان فراموشی اور ناشکری ہے کہ ہم للہ خرچ کا نام ہی سنکر ایسے ہو جاتے ہیں کہ ہمارے سر پر گویا بجلی گرنے کو ہے۔ (ما قدروا الله حق قدره) کے ہم مصداق

ہو رہے ہیں۔ اسلام نے صحابہ کا نمونہ ہمارے سامنے رکھدیا ہے۔ اگر ہم اسکو ہمیشہ پیش نظر رکھیں تو انشاءاللہ ہمارے دلوں میں بھی حقیقی ایمان کا جلوہ چمکنے لگے۔ پھر بدون کسی تحریک کے ہم اپنے زائد مال کا مصرف خود بخود ڈھونڈ لینگے۔ آئندہ اگر اس دارالعلوم میں کوئی خاص کتاب صحابہ کے حالات کے متعلق نصاب میں ایزاد کردی جائے تو خاکسار کے نزدیک نہایت قرین مصلحت ہے۔ اللہ تعالے ہم کو نور ہدایت سے منور کرکے خیرامت میں حقیقی طور سے شامل فرمائے۔ آمین!

خاکسار غلام حیدر۔ سابق ہیڈ ماسٹر۔ پنشنر۔ مقیم سرگودہ پنجاب

۱۲۔ نومبر سنہ ۱۹۱۹ء

## نظم مولوی منظفر الدین صاحب منظفر

گر میرے دلمیں جلوۂ جاناں کا نور ہو | جانِ جہاں کا جانمیں میرے ظہور ہو
ظلمت جو شرک کی ہے وہ میرے دلسے دور ہو | گر لب پہ میرے نعرۂ رب غفور ہو
پھر دیکھئے کہ قلب میں کیسا سرور ہو

جلوہ ہو سامنے تیرا ہر وقت جانِ جاں | انوارِ لایزال مرے دلمیں ہوں نہاں
آنکھوں سے اشک شوق میں تیرے ہمیشہ ہوں رواں | یعنی کہ صرف یاد تیری دل میں ہو نہاں
یہہ آرزو نہیں مرے پہلو میں حور ہو

تیرا خیال روبرو اپنے ہو بار بار | دکھلائے تیرا حسن ہمیں خلد کی بہار
آنکھوں میں تیرا جلوہ رہے دل ہو بیقرار | جنت میں جسطرح بھی رہیں تیرے لیئے ہو نثار
سینے میں سوز عشق کی لذت ضرور ہو

مفتوں تیرا جان سے میں یا آلہ ہوں | مرنیکے بعد بھی میں ترے خیال میں ہوں

برزخ میں ساتھ اپنے تصور ترا رکھوں
خوابِ عدم سے نام ترا لیکے چونک اٹھوں

جس دم کہ روزِ حشر میں آوازِ صور ہو

عصیاں کی ہی مرض مجھے یارب ہیں ہول سقیم
ستار عیب پوش ہے تو اور بڑا حلیم
غفار ہے غفور ہے رحمٰن ہے رحیم
اعمالِ زشت سے ہوں میں شرمندہ یا کریم

پردہ مرے گناہ پہ روزِ نشور ہو

وہ جان جسپہ مہر کی فرمائے تو نظر
اسپر کبھی نہ گردشِ دوراں کا ہو اثر
رنج و غمِ زمانہ کا مطلق نہ ہو گذر
وہ قلب جسمیں تیری تجلی ہو جلوہ گر

ممکن نہیں کہ سنگِ حوادث سے چور ہو

جو اپنی عہد شکنی سی ہر دم ڈرا کرے
اس کا خیال دلمیں قیامت بپا کرے
جانِ جہاں کی یاد میں بیخود رہا کرے
مستِ مے الست اُسے پی کے کہا کرے

حصہ میں زاہدوں کے شرابِ طہور ہو

ہر دم خدا کے ذکر کا مذکور چاہیئے
نزدیکئے ہوس سے رہے دُور چاہیئے
حرص و ہوائے نفس پہ منصور چاہیئے
ہر وقت اسکی یاد سے معمور چاہیئے

وہ دل ہے کیا جو مائلِ حور و قصور ہو

ذی شان ہے وہ مالکِ عرشِ عظیم ہے
خلاق ہے سمیع و بصیر و علیم ہے
بخشش ہے اسکی عام بڑا وہ کریم ہے
بندہ ہوں اسکا میں جو غفور و رحیم ہے

بیجا نہیں ہے اُسکا جو مجھکو غرور ہو

جو صدق دل سے آکے نہ در پر ترے جھکے
جانے حقیر اور کو اپنے مقابلے
آوارہ ہو اور خوار ہو وہ دربدر پھرے
ممکن نہیں کہ اسکا ٹھکانا کہیں لگے

کم بخت ہے وہ جو تیری رحمت سے دور ہو

یارب دعا مظفرِ مسکین کی یہ ہے
جو مانگے تیرا بندہ وہ تو اُسکو عطا کرے
جو کچھ ہو اُسکے دل کی تمنا اُسے ملے
ہادی کی آرزو ہے کہ وہ آملیں مجھے

جس چیز پر نگاہ پڑے کوہِ طور ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# عزت و توقیر سیدِ مکہ ۱۳۳۸ھ

(یعنی)

## شانِ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حبیب ایزد ۱۳۳۸ ہجری

جنابِ صدر انجمن صاحب و حاضرین معاشر المسلمین

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین و خاتم النبیین محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ تعالےٰ علیہ و آلہ واصحابہ واہلبیتہ واتباعہ اجمعین الی یوم الدین بالتبجیل حسبنا اللہ ونعم الوکیل - درود تاج حفظ

**اما بعد** - عرض کرتا ہے یہ حقیر و فقیر نادان و ہیچمدان کہ اللہ تعالےٰ اپنی کلام قدیم قرآنِ عظیم میں فرماتا ہے - انّا ارسلنٰک شاھدا ومبشرًا و نذیرا ہ لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ وتسبحوہ بکرۃ واصیلا - یعنے اے نبی (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم)

بیشک ہمنے بھیجا تجھکو گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ (اے لوگو) تم اللہ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم اور توقیر کرو اور صبح اور شام اللہ کی پاکی (عبادت بیان کرو)۔

حضرات! اس آیت شریفہ میں اللہ تعالےٰ ہمکو تین باتوں کا حکم فرماتا ہے اوّل یہ کہ ہم لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں۔ دوم یہ کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تعظیم اور توقیر کریں سوم یہ کہ ہم لوگ اللہ تعالےٰ کی عبادت کریں۔ ان تینوں امروں کی ترتیب کو ملاحظہ فرمایئے کہ اسنے ان تینوں جلیل باتوں کی کیسی جمیل ترتیب تکمیل فرمائی ہے اور خیال کرو کہ سب سے پہلے ایمان لانے کی تاکید فرمائی اور سب سے پیچھے اپنی عبادت کا حکم فرمایا۔ لیکن درمیان میں اپنے پیارے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا حکم فرمایا کیونکہ بغیر ایمان کے تعظیم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کارآمد نہیں ہے۔ بھتیرے غیر مسلم لوگوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم میں کتابیں تصنیف کی ہیں اور بڑے بڑے لیکچر دے چکے ہیں۔ مگر جب کہ وہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہوا۔ کیونکہ یہہ ظاہری تعظیم ہے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت اور عظمت اور الفت اگر ہوتی تو ایمان لاتے۔ یعنے جب تک سچی عظمت اور تعظیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہو عمر بھر عبادت وریاضت میں مصروف رہے سب بیکار اور مطرود و مردود ہے۔ بھتیرے جوگی۔ بیراگی۔ سنیاسی تیاگی اور راہب لاہب برسہابرس ترک دنیا کرکے اپنے طور پر ذکر اور عبادت آلہی میں اپنے بدن کو خشک

کر کر عمر خود صرف کر دیتے ہیں بلکہ بعض دنیں سے ایسے بھی ہیں - کہ
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر سیکھتے ہیں اور ضربیں لگاتے ہیں - مگر جب تک
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا کر تعظیم نہیں کرتے اصلا
قابل قبول بارگاہ الٰہی نہیں اور نہ کچھ فائدہ حاصل - انہیں لوگوں کے
حق میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے - وقدمنا الیٰ ما عملوا من عمل فجعلنٰہ
ھباءً منثورا - یعنے جو کچھ اعمال انہوں نے کئے ہمنے برباد کر دئے پھر
ایسوں ہی کے حق میں فرمایا - عاملۃٌ ناصبۃ ۰ تصلےٰ نارًا حامیۃً
یعنے مشقتیں اور محنتیں کر کے عمل کریں اور بدلہ اسکا یہ ہوگا کہ بھڑکتی
ہوئی آگ میں بیٹھینگے العیاذ باللہ - نتیجہ کیا ہوا کہ جب تک اللہ تعالےٰ
اور اس کے رسول الکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لاویں اور
ساتھ ہی اس کے یہ کہ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت
وعظمت وتعظیم وتوقیر نہ کریں کوئی عبادت کوئی عمل صالح کوئی نیکی انکی
قبول نہیں تمام اعمال حبط اور ضائع وبرباد ہیں کیونکہ اس تعظیم وتکریم
کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے - لیکن جب تک پہلے حکم
کی تعمیل نہو تب تک دوسرے حکم کی بجا آوری لا حاصل ہے - اور اس حکم
کی تعمیل تب ہی ہو سکتی ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
کمال محبت ہو اور جب تک حضور سے محبت نہو گی یا عزت وعظمت
دل میں نہ ہو گی تب تک اللہ تعالےٰ کی محبت ہو نہیں سکتی - اسمیں کوئی
شبہ کو گنجائش نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ تعالےٰ کی محبت
حاصل کرنے کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں - اسیو اسطے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے
رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتّبعونی
یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفورٌ رّحیم - یعنے کہدے اے

بیشک ہمنے بھیجا تجھکو گواہ اور خوشخبری دیتا اور ڈر سناتا تاکہ (اے لوگو) تم اللہ اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم اور توقیر کرو اور صبح اور شام اللہ کی پاکی (عبادت بیان کرو)۔

حضرات! اس آیت شریفہ میں اللہ تعالے ہمکو تین باتوں کا حکم فرماتا ہے اوّل یہ کہ ہم لوگ اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں۔ دوم یہ کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تعظیم اور توقیر کریں سوم یہ کہ ہم لوگ اللہ تعالے کی عبادت کریں۔ ان تینوں امروں کی ترتیب کو ملاحظہ فرمائیے کہ اسنے ان تینوں جلیل باتوں کی کیسی جمیل ترتیب تکمیل فرمائی ہے اور خیال کرو کہ سب سے پہلے ایمان لانے کی تاکید فرمائی اور سب سے پیچھے اپنی عبادت کا حکم فرمایا۔ لیکن درمیان میں اپنے پیارے حبیب محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کا حکم فرمایا کیونکہ بغیر ایمان کے تعظیم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کارآمد نہیں ہے۔ بھتیرے غیر مسلم لوگوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم میں کتابیں تصنیف کی ہیں اور بڑے بڑے لیکچر دے چکے ہیں۔ مگر جب کہ وہ ایمان نہ لائے کچھ مفید نہوا۔ کیونکہ یہہ ظاہری تعظیم ہے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی محبت اور عظمت اور الفت اگر ہوتی تو ایمان لاتے۔ یعنے جب تک سچی عظمت اور تعظیم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نہو عمر بھر عبادت و ریاضت میں مصروف رہے سب بیکار اور مطرود و مردود ہے۔ بھتیرے جوگی۔ براگی۔ سنیاسی تیاگی اور راہب لاہب برست ترک دنیا کرکے اپنے طور پر ذکر اور عبادت الٰہی میں اپنے بدن کو خشک

کرکر او خود صرف کر دیتے ہیں بلکہ بعض ادمنیں سے ایسے بھی ہیں۔ کہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر سیکھتے ہیں اور ضربیں لگاتے ہیں۔ مگر جب تک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاکر تعظیم نہیں کرتے اصلا قابل قبول بارگاہ الٰہی نہیں اور نہ کچھ فائدہ حاصل۔ انہیں لوگوں کے حق میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وقدمنا الیٰ ما عملوا من عمل فجعلنٰہ هباءً منثورا۔ یعنے جو کچھ اعمال انہوں نے کئے ہمنے برباد کردئے پھر ایسوں ہی کے حق میں فرمایا۔ عاملۃٌ ناصبۃ ۝ تصلیٰ ناراً حامیۃً یعنے مشقتیں اور محنتیں کرکے عمل کریں اور بدلہ اسکا یہ ہوگا کہ بھڑکتی ہوئی آگ میں بیٹھینگے العیاذ باللہ۔ نتیجہ کیا ہوا کہ جب تک اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول المکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لاویں اور ساتھ ہی اس کے یہ کہ جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت وعظمت وتعظیم وتوقیر نہ کریں کوئی عبادت کوئی عمل صالح کوئی نیکی انکی قبول نہیں تمام اعمال حبط اور ضائع وبرباد ہیں کیونکہ اس تعظیم وتکریم کے بعد اللہ تعالےٰ نے اپنی عبادت کا حکم دیا ہے۔ لیکن جب تک پہلے حکم کی تعمیل نہو تب تک دوسرے حکم کی بجاآوری لاحاصل ہے۔ اور اس حکم کی تعمیل تب ہی ہو سکتی ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال محبت ہو اور جب تک حضور سے محبت نہو گی یا عزت وعظمت دل میں نہ ہوگی تب تک اللہ تعالےٰ کی محبت ہو نہیں سکتی۔ اسمیں کوئی شبہ کو گنجائش نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اللہ تعالےٰ کی محبت حاصل ہونے کا ذریعہ اور وسیلہ ہیں۔ اسیواسطے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ویغفرلکم ذنوبکم واللہ غفور رحیم۔ یعنے کہدے اے

رسول (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسلمانوں سے اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی تابعداری کرو۔ اور پھر تمہارے گناہ اللہ تعالےٰ بخشدیگا کیونکہ اللہ تعالےٰ بخشنے والا بڑا رحیم ہے۔ پس اس آیت شریف سے یہ ثابت ہوا کہ خدا کی محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تابعداری ہی میں ہے اور گناہوں کی معافی نجات اسی میں ہے۔ کیونکہ سوائے محبت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی شخص ایماندار نہیں ہو سکتا۔ اور نہ مومن و مسلمان کہلا سکتا ہے۔ اسی حکم خداوندی کے مطابق خود حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں لایومن احدکم حتّی اکون احبّ الیہ من والدہٖ و ولدہٖ والناس اجمعین ایک دوسری حدیث میں الفاظ من نفسہ و مالہ بھی آیا ہے یعنے کوئی شخص مسلمان ہی نہو گا جب تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی جان سے مال سے اپنے باپ سے بیٹے سے اور تمام دنیا کے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ بنائیگا۔ ؎

حبّ محبوبِ خدا ایدل جسے حاصل نہیں ٭ لاکھ مومن ہو مگر ایمان میں کامل نہیں

فرمائیے! بموجب ارشاد لازم الانقیاد ہمارے میں کون مسلمانی کا پورا دعویدار ہے ہاں البتہ حسب مراتب محبت وعظمت و تعظیم و تکریم قلبی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مسلمان ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جو لوگ بڑے بڑے جبّے۔ عمامے۔ قبّے والے ہمارے علاقی واخیافی حبّ جاہ کے طالب دستار فضیحت لئے ہوئے نظر آتے رہیں جنکو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت تو درکنار عداوت قلبی اور شقاوت و قساوت دلی انکے قلب میں جاگزیں ہے اور جا بجا وعظوں اور تصنیفوں میں توہین واہانت کرتے رہتے ہیں اور کسر شان

رسول معظم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اُنکا وظیفہ مقرر ہے۔ جنکے اعتقاد میں
ہی یہ ہے کہ حضور سرور عالم افضل المرسلین وسید النبیین صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم بڑے بھائی سے زیادہ رتبہ نہیں رکھتے بلکہ نعوذ باللہ
منہا نقل کفر کفر نباشد ہر مخلوق خواہ بڑا ہو یا چھوٹا خدا کی شان کے سامنے
چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں (اس میں تمام انبیاء و اصفیاء
آگئے) یہاں تک بھی دریدہ دہنی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا خیال نماز میں آجائے تو بیل اور گدھے سے بدتر ہے۔
اور حضور سرور عالم اعلم الثقلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم غیب
ایسا ہی ہے جیسے لڑکے یا پاگل یا تمام ڈنگروں اور چوپائیوں کا ہے۔
وغیرہ وغیرہ۔ انکے ایمان کا حساب کیجئے کہ کوئی ہندسہ یا عدد سوائے
صفر کے برآمد ہوتا ہے ہرگز نہیں۔ اگرچہ ہمارے علماء کرام اور
صوفیاء عظام نے سمجھانے کی تہ دل سے بہت سعی فرمائی وعظوں میں
تقریروں تحریروں میں کتابوں اور رسالوں میں ہر چند برادرانہ طور
پر سمجھایا مگر ہنوز روز اول بلکہ غضب و غیظ میں آکر دو چند سہ چند بلکہ
کئی چند دور ہی دور چلے گئے اور اپنی مرض کا علاج کرنے میں سخت درسخت
بدپرہیزی کا ہی استعمال کرتے چلے گئے اپنی صحت کا کچھ خیال نہ کیا بقول
شخصے سے مریض دین پر رحمت خدا کی + مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی
انا للہ وانا الیہ راجعون

کلام! میری غرض یہ تھی کہ شان عظمت رفعت و طلعت و سطوت تعظیم
وتکریم عظیم اور عزت و وقعت اور توقیر خطیر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا بیان کرنا میرے جیسے ہیچمدان ژولیدہ زبان کے لئے چھوٹا منہ بڑی
بات کی مثال ہے جن کی بابت اللہ تعالے خود فرماتا ہے وانک لعلی خلق

عظیم۔ اب اس عظیم خلق و عزت و تعظیم کی شرح کون کرسکتا ہے بڑے بڑے اکابر علماء و فضلاء نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں اس موضوع پر تصنیف فرمائیں اور بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور صوفیا اصفیاء عظام صاحب کشف اور الہام نے انکی شان والا مکان میں غواصی فرمائی مگر ایک شمہ بھی اُنکی عظمت و علو شان رسالت و نبوت و اعجاز و علوم الٰہی کا پتہ نہ لگا سکے اور آخر کو عاجز آکر اس رباعی پر ختم فرمادیا۔ رباعی۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر ٭ من وجہک المنیر لقد نوّر القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ ٭ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

یہہ کتنی بڑی عظیم بات ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ تھا اور مکس کبھی جسم اطہر پر نہ بیٹھی۔ اور جیسے آگے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پیچھے سے۔ یہہ اسلئے کہ حضور انور کا جسم مقدس کلہم نور اور نور الانوار تھا۔ اور نور کا خاصہ ہی ہے کہ اس کا سایہ نہو جیسے ماہتاب آفتاب کا سایہ نہیں اور اس میں بھی خداوند تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و عزت کا لحاظ فرمایا تاکہ سایۂ پاک زیر پا آکر لوگ گستاخی میں ماخوذ ہوں۔ جیسے مدارج النبوت میں درج ہے۔ بیت

نشاد سایۂ ازاں خورشید رخ دور ٭ کہ باہم راست نامد ظلمت و نور

ازاں بالا تر آمد پایۂ او ٭ کہ افتد در تہہ پا سایۂ او

چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا کہ انا من نور اللہ میں خدا تعالےٰ کے نور سے ہوں اسلئے نام اللہ جو ذاتی نام خداوند کریم کا ہے اس کے چار حروف ہیں اور اسی طرح حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک ذاتی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھی وہی چار حروف ہیں جس طرح اللہ کے نام کے اوپر تشدید کا تاج ہے اسی طرح نام مبارک

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی وہی ملح مرقع موجود ہے ایک نکتہ اور بھی اس میں پنہاں ہے وہ یہ کہ جس طرح اللہ تعالےٰ کے نام پر کوئی نقطہ نہیں ہے اسی طرح حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام مقدس پر بھی نہیں ہے۔ اور یہہ نقطہ بصورت مگس ہے اسلئے حضور کے جسم اطہر پر مگس کا بیٹھنا بھی جائز نہیں۔ پھر اسی طرح اور غور فرمائیے کہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پر بھی کوئی نقطہ نہیں۔ اسی طرح محمد رسول اللہ پر بھی کوئی نقطہ نہیں سبحان اللہ خداوند کریم نے کیسی صفائی رکھی ہے بہر حال خدا تعالےٰ اور اُس کے رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک پر نقطہ کا نہ آنا علو شان شفیع کون ومکان کو ظاہر کر رہا ہے ایسی تطبیق قدرتی کا ہونا عجائبات سے ہے اور اللہ تبارک وتعالےٰ نے اس خصوصیت کو خاص النخاص فرما دیا لیکن ایک اور خصوصیت اس میں مضمر ہے وہ یہہ ہے کہ جس طرح کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ کے حروف بارہ ہیں اسی طرح محمد رسول اللہ کے بھی وہی بارہ حروف ہیں۔ اسی طرح خدا کی قدرت سے نظام دنیا میں آسمانوں پر بھی بارہ ہی برج ہیں۔ اور ہر سال کے بھی بارہ ماہ ہیں۔ اور حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بارہ امام رضی اللہ عنہم ہیں جن پر دنیا کا خاتمہ ہے۔ اسی طرح خداوند کریم نے اپنے فضل سے ظہور عظمت اپنی سے حضرت رسالت پناہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادمان جان نثار کو بھی۔ بارہ حروف کی شمولیت میں شرف بخشا ہے۔ چنانچہ صحابہ کرام وخلفاء عظام و دیگر بزرگان دین اس قدر قل میں شامل ہیں۔ دیکھئے جس طرح اللہ تعالےٰ کی توحید کے کلمہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رسالت کے کلمہ میں بارہ بارہ حروف ہیں اسی طرح حضرت ابا بکر الصدیق (رضی اللہ عنہ) کے بھی بارہ حروف ہیں۔ پھر اسی

طرح حضرت عمر ابن الخطاب (رضی اللہ عنہ) کے نام کے بھی وہی بارہ[۱۲]
حروف ہیں۔ اور اسی طرح حضرت عثمان ابن عفان (رضی اللہ عنہ)
کے بھی وہی بارہ حروف ہیں۔ پھر اسی طرح حضرت علی بن ابی طالب
(رضی اللہ عنہ) کے بھی وہی بارہ حروف ہیں۔ آگے چلیئے ہمارے امام الائمہ
سراج امت حضرت نعمان ابن ثابت اور حضرت امام اعظم
(رضی اللہ عنہ) کے بھی وہی بارہ حروف ہیں۔ اور دیکھئے اور ہماری
خوش خوش قسمتی کو ملاحظہ فرمایئے کہ جس انجمن میں آج ہم سب حاضر
ہیں اس کا نام مبارک انجمن نعمانیہ ہے اور حضرت رسول صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے فضل سے اس کے بھی بارہ ہی حروف ہیں۔ ایک اور
مزہ کی بات اور خدا کے فضل کو ملاحظہ کیجئے کہ بانئ انجمن نعمانیہ صاحب
جو یہ بزرگ سامنے تشریف فرما ہیں ان کا نام نامی تاج الدین احمد
ہے خدا کی قدرت اور علم کو دھیان میں لائیے کہ اس کے بھی وہی بارہ
حروف ہیں اور ساتھ ہی اون کے حضرت مفتی سلیم اللہ کے
بھی وہی بارہ ہی حروف ہیں۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ
حضرات! اب میں حضرت سراج الامت امام الائمہ ابو حنیفہ
امام اعظم رضی اللہ عنہ جو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے خادمان خادم ہیں اُنکے چند مناقب عرض کرتا ہوں اسلئے کہ یہ
انجمن مبارک اُنہیں کے نام نامی اور اسم گرامی سے منسوب و محسوب و
محجوب ہے۔ جس میں سُنی حنفی علماء دین کی تعلیم و تدریس انیس ہے۔
تاکہ عظمت اور علو مرتبت شان عظیم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی معلوم ہو۔

نام جناب کا نعمان ابن ثابت ہے اور کنیت آپکی ابو حنیفہ

اور لقب جناب کا امام اعظم رضی اللہ عنہ ہے وہ خیر التابعین سے ہیں اور حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے فیض یافتہ ہیں اور سات کس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آپ نے اپنی حیات میں دیکھا اور انسے احادیث کی روائت کی ولادت حضرت کی سنہ ۸۰ھ استی ہجری میں ہوئی جو الفاظ بے نیاز۔ نیک۔ حسیب۔ ید اللہ۔ آل امجاد۔ مدد ایزدی کے اعداد کے مطابق ہے۔ اور وفات حضرت امام رضی اللہ عنہ کی سنہ ۱۵۰ھ ایک سو پچاس میں واقع ہوئی جو الفاظ محبوب امام۔ سلطان۔ عیسٰے علیم۔ ہو الحق۔ سیف۔ محلّے۔ مطالع۔ الاطمع۔ لئیق۔ احصان۔ ہلال عید۔ دامن امید۔ قوی دل۔ والانسب جہاں نما۔ لعل بے بہا۔ زیب ممالک۔ ماہ عدل۔ نیک حسب۔ کامل جہاں۔ کمال جہاں۔ اکلیل جہاں۔ طالب حق۔ کوکب ایمان کے اعداد جمل کے مطابق ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(۱) شجرۂ نسب اس طرح ہے حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن قیس یزدجرد بن شہریار بن پرویز بن نوشیروان عادل۔ فارسی النسل

(۲) چار ہزار صحابی و تابعی اور استادوں سے آپ نے علم حاصل کیا۔

(۳) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا آب دہن مبارک امانتاً حضرت انس بن مالک کے سپرد فرمایا کہ ابو حنیفہ (رضی اللہ عنہ) جب پیدا ہوں انکو پہنچانا۔ اور وہ آبِ دہن مبارک حضرت انس رضی اللہ عنہ کے موںھ میں بصورت آبلہ ہو گیا تھا جب حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے تو وہ امانت حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اُن کے موںھ میں سپرد

فرمائی۔

(۴) ۔حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ ہر شب ہزار رکعت نفل ادا فرماتے تھے اور چالیس سال تک عشا کے وضو کے ساتھ نماز صبح پڑھی۔

(۵) ایک دفعہ حضرت امام رضی اللہ عنہ نے ارادہ عزلت و خلوت برائے یاد حق تعالےٰ کے کیا اُسی رات کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمایا کہ اے ابوحنیفہ آپ کو اس لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ اس لئے کہ آپ میری سنت کے مطابق لوگوں کو ہدایت کریں تب آپ نے اس ارادہ کو ترک فرمایا۔

(۶) ایک دفعہ ایک محلہ میں ایک شخص فوت ہوگیا جو حضرت امام رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھا اسکے جنازہ کے لئے تشریف لیگئے۔ اسی محلہ میں اُنکا ایک مدیون بھی رہتا تھا دھوپ سخت پڑ رہی تھی تا غسل میت دھوپ میں کھڑے رہے لیکن اس مدیون کی دیوار کے سائہ کے نیچے کھڑے نہوئے کہ ایسا نہو کہ مدیون کی دیوار کے سائہ میں کھڑا ہونا میرا سود میں نہ آجائے۔

(۷) ایک شخص مالدار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دشمنی رکھتا تھا یہانتک کہ حضرت ذوالنورین رضی اللہ عنہ کو نعوذ باللہ یہودی کے نام سے بلایا کرتا تھا۔ حضرت امام رضی اللہ عنہ نے یہہ بات سن کر اُس مالدار شخص کو بُلایا اور اس سے پوچھا کہ تم اپنی دختر کو فلاں یہودی کے نکاح میں دوگے۔ اُس نے کہا اے امام آپ مسلمانوں کے امام ہیں آپ کیا جائز جانتے ہو کہ ایک مسلمان کی لڑکی یہودی کو دیجائے میں مسلمان ہوں کیا میں اس بات کو روا رکھ سکتا ہوں۔ حضرت امام نے فرمایا۔ سُبحان اللہ! کہ تم اپنی لڑکی کو ایک یہودی کے نکاح میں دینا روا نہیں رکھتے۔ پس حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنی دو لڑکیوں

کو ایک یہودی کے نکاح میں دینا کیونکر روا رکھا۔ اسپر وہ مالدار شخص سمجھ گیا۔ حضرت امام کے ہاتھ پر تائب ہوگیا۔

(۸) حضرت امام رضی اللہ عنہ جب کبھی زیارت روضہ مطہرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے حاضر ہوتے کہتے۔ السلام علیك یا امام المرسلین روضۂ منورہ سے جواب آتا وعلیك السلام یا امام المسلمین

(۹) فصول ستہ میں حضرت محمد پارسا علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ امام اعظم بزرگترین معجزات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے ہیں اور حضرت عیسٰے علیہ السلام جب آسمان پر سے نزول فرمائینگے تو چالیس سال تک بموجب مذہب امام اعظم رضی اللہ عنہ عملدرآمد فرمائینگے۔

(۱۰)۔ (غائتہ الاوطار ترجمہ در مختار) فرمایا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مقرر آدم علیہ السلام نے میرے سبب سے فخر کیا اور میں فخر کرتا ہوں ایک مرد کے سبب سے جو میری امت میں ہے نام اس کا نعمان اور کنیت اسکی ابو حنیفہ ہے اور وہ میری امت کا چراغ ہے۔

(۱۱) دوسری حدیث (غائتہ الاوطار) فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ تمام انبیاء میرے سبب سے فخر کرتے ہیں اور میں ابو حنیفہ کے سبب سے فخر کرتا ہوں جو اس کے ساتھ محبت رکھے سو مقرر اسنے میرے ساتھ محبت رکھی اور جو اس کے ساتھ دشمنی رکھے سو البتہ اسنے میرے ساتھ دشمنی رکھی۔ (صفحہ ۲۲) جلد اول۔

(۱۲) (غائتہ الاوطار) امام الائمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں پچپن حج کئے اور اپنے اخیر حج میں کعبۃ اللہ شریف کے خادموں سے ایک رات بیت اللہ شریف میں داخل ہونے کی اجازت لی۔ بیت اللہ شریف کے دو ستونوں کے درمیاں کھڑے ہوئے دو رکعت نماز میں

قرآن شریف کو ختم فرمایا۔ سلام پھیر کر بہت روئے اور اپنے رب کی مناجات کی کہا الٰہی تیرے اس بندہ ضعیف نے تیری عبادت نہیں کی جیسے کہ تجھکو لائق ہے لیکن تجھکو جانا جیسے کہ تیری جاننے کا حق ہے تو اس کی خدمت کے نقصان کو اُس کے کمالِ معرفت کے سبب سے بخشدے۔ تو بیت اللہ کے ایک جانب سے آواز غیبی آئی کہ اے ابو حنیفہ تونے ہم کو جانا جیسا کہ حق معرفت تھا اور تونے ہماری خدمت کی تو خوب ہی خدمت کی مقرر ہمنے تجھکو بخشا اور اسکو بھی بخشا جو تیرا تابع ہو ان لوگوں میں سے جو تیرے مذہب پر ہیں قیامت تک۔ صفحہ ۲۱۔

**حضرات!** خداوند تعالےٰ کا شکر ہر لحہ اس بشارت اور نعمت کا بجا لائے کہ سچے مقلدین حضرت امام رضی اللہ عنہ کے لئے کیسی کھلی نعمت کی بشارت ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مسعر بن کدام حضرت سفیان ثوری کے استاد فرماتے ہیں۔ وھو ھذا۔ ؎

حسبی من الخیرات ما اعددتہ ❊ یوم القیٰمۃ فی رضی الرحمٰن۔

دین النبی محمد خیر الوریٰ ❊ ثم اعتقادی مذہب النعمان

یعنی کفایت کرتی ہے مجھکو قیامت کے دن نیکیوں سے وہ چیز جو مینے تیار کر رکھی ہے رحمٰن کی رضامندی میں سو وہ چیز دین نبی محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے جو تمام خلق سے بہتر ہیں پھر بعد اسکے میرا اعتقاد نعمان کے مذہب کا یعنے ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ۔

اندریں حالت مدراسی میراسی وغیرہ دشمنان امام ہمام رضی اللہ عنہ کے ساتھ عداوت اور بغض کیوجہ سے دشمنان حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ثابت ہو کر خسرۃ الدنیا والاخرۃ ہو رہے ہیں۔ حضرت مسعر بن کدام اونکے حق میں فرماتے ہیں۔ (درمختار) ؎

رأیت العائبین لہ سفاہا ٭ خلاف الحق مع حجج ضعیفہ
فلعنۃ ربنا اعداد رمل ٭ علی من رد قول ابی حنیفہ

اب میں ایک بزرگ کامل و مکمل ولی اللہ خادمان خادم حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک عجیب واقع اور کرامت دراصل معجزہ حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرض کرتا ہوں اگرچہ حضور کے خادمان خادم ایسے بھی غوث اور قطب موجود ہیں جنکے ہاتھ اور برکت سے احیاء موتے بھی وقوع میں آئی ہیں اونکا مختصر حال بھی لکھنا مشکل ہی نہیں۔ بلکہ قریب قریب غیر ممکن ہے اُن میں سے حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ مادر زاد ولی اللہ کا واقع درج کرتا ہوں جو کتاب عربی روضۃ الریاحین مصنفہ حضرت امام یافعی علیہ الرحمۃ میں لکھا ہے اس کا ترجمہ کیا جاتا ہے جس سے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علو شان و عظمت معلوم ہوگی۔

## حکایتِ اوّل

حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن اپنی سیاحت خلوت میں نہایت خوش تھا اور اپنے فکر میں مستغرق اور ذکر میں مانوس تھا ناگہاں مجھے غیب سے آواز آئی کہ اے بایزید سمعان کے بت خانہ میں جاؤ اور انکی عید قربان میں رہبان کے ساتھ حاضر ہوکر شامل ہوجاؤ اور ہم نے کہا کہ یہ خبر معلوم کرنے کا قصد کرو۔ میں نے یہ بات سُنکر کہا کہ میں خدا کی پناہ مانگتا ہوں اس خیال سے اور میں نے کہا کہ میں ایسا نہیں کرونگا۔ پھر جب رات ہوئی تو ہاتف نے میرے خواب میں اسی بات کا پھر اعادہ کیا۔ تب میں اس خواب کے ہاتف سے مرعوب ہوکر غم میں فکر کرتا

ہوا خواب سے فوراً خوف زدہ ہو کر چونک پڑا۔ اس کے بعد پھر مجھے ظاہر طور پر آواز آئی کہ (اے بایزید) تجھ پر اس میں کوئی گناہ نہیں تو اس سے مت ڈر تو میرے نزدیک اولیاء اور اخیار میں سے ہے اور تیرا نام دیوان لوح محفوظ میں ابراروں میں لکھا ہوا ہے پس تو رہبان کا لباس پہن لے اور گلے میں زنار ڈال لے اور تجھ پر کوئی گناہ نہیں اس سے انکار مت کر بایزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تب میں جلدی سے اٹھا اور حکم کی تعمیل کی اور رہبان کا لباس پہنا اور سمعان کے بت خانہ میں جا کر انہیں شامل ہو گیا۔ پھر جس وقت اُن کا بڑا رہبان حاضر ہوا اور وہ سب جمع ہوئے تو اس کی بات سُننے کے لئے چپ ہو گئے۔ مگر یہہ بڑا رہبان بول نہیں سکتا تھا گویا مونھ میں لگام دیدی گئی ہے۔ تب دوسرے رہبانوں نے کہا کہ اے رہبان یہ کیا بات ہے کہ تم کچھ گفتگو نہیں کرتے تاکہ تمہاری بات سے ہدایت پا کر تیرے علم کی پیروی کریں۔ رہبان نے کہا کہ مجھے کسی شخص نے گفتگو کرنے سے نہیں روکا کہ میں بات نہ کروں لیکن بات یہ ہے کہ کوئی **شخص محمدی تمہارے** میں **بیٹھا ہوا ہے** اور تحقیق وہ تمہارے دین کے امتحان لینے کو آیا ہے۔ پس کہا اُن لوگوں نے کہ ہمیں دکھلائیے وہ کون ہے تاکہ ہم اُسکو اُسی وقت **قتل کر ڈالیں**۔ رہبان نے کہا کہ نہیں اُسے قتل مت کرو لیکن دلیل اور حجت سے۔ اُنہوں نے کہا کہ جیسا آپ چاہیں ویسا کریں۔ اور ہم فائدہ اٹھانے کے لئے حاضر ہیں۔ حضرت بایزید فرماتے ہیں۔ کہ اُن کا بڑا رہبان کھڑا ہوا اور آواز دی کہ **اے شخص محمدی** تم کو **حضرت محمد** (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی **قسم ہے** کہ تم اٹھ کے کھڑے ہو جاؤ تاکہ ہم تجھے دیکھیں۔ **تب حضرت بایزید اُٹھکے کھڑے** ہو گئے۔ مگر زبان پر تسبیح اور تقدیس اور تحمید الٰہی جاری

تھی۔ سب ربان نے کہا کہ اے محمدی! میں آپ سے مسائل پوچھنا چاہتا ہوں اگر انکے جواب آپ نے دیدئے تو ہم تیرے تابع ہو جائینگے۔ اگر تم جواب دینے سے عاجز ہوگئے تو ہم تجھے قتل کر ڈالینگے۔ تب حضرت نے فرمایا کہ معقول اور منقول سے جو چاہو پوچھو۔ اللہ تعالے اسپر گواہ ہے جو کچھ میں کہوں۔ کہا ربان نے بتاؤ ایک ہے مگر دوسرا اس کا کوئی نہیں دو ہیں مگر تیسرا اس کا نہیں۔ تین ہیں مگر چوتھا اسکے ساتھ نہیں۔ چار ہیں مگر پانچواں اس کا نہیں۔ پانچ ہیں مگر چھٹا اس کا نہیں۔ چھ ہیں مگر ساتواں اس کا نہیں۔ سات ہیں مگر آٹھواں اُسکا نہیں۔ آٹھ ہیں مگر نواں اس کا نہیں۔ نو ہیں مگر دسواں اسکے ساتھ نہیں۔ دس کامل کیا ہیں اور گیارہ کیا ہیں۔ بارہ کیا ہیں تیرہ کیا ہیں۔ چودہ کیا ہیں جو اللہ تعالے سے باتیں کرتی ہیں۔ اور بتلاؤ کہ ایک قوم نے جھوٹ بولا وہ بہشت میں داخل ہوئی اور ایک قوم نے سچ بولا اور وہ دوزخ میں ڈالی گئی۔ اور بتلاؤ کہ تمہارے روح کی رہائش بدن میں کہاں ہے۔ اور ذاریات ذروا کیا ہے اور حاملات وقرا کیا ہے اور جاریات یسرا کیا ہے۔ اور مقسمات امرا کیا ہے۔ اور بتلاؤ کہ وہ کیا چیز ہے کہ بغیر روح کے دم لیتی ہے۔ اور وہ قبر کونسی ہے جو صاحب قبر کیلئے پھرتی ہے۔ اور وہ پانی کونسا ہے جو نہ تو وہ آسمان سے آیا اور نہ زمین سے نکلا۔ اور بتلاؤ وہ چار کیا ہیں جو نہ جن ہے نہ آدمی نہ فرشتہ اور نہ وہ باپ کی پشت سے اور نہ ماں کے شکم سے۔ اور بتلاؤ کہ سب سے اول زمین میں کس نے خون کیا۔ اور وہ کیا چیز ہے جس کو خدا نے پیدا کیا اور اسکو عظیم فرمایا۔ اور سب سے افضل عورت کون ہے۔ اور سب سے افضل دریا کون ہے اور سب سے افضل پہاڑ

کون ہے۔ اور سب سے افضل چار پایہ کون ہے۔ اور سب سے افضل کونسا مہینہ ہے اور سب سے افضل کونسی رات ہے اور الطامہ کیا ہے۔ اور وہ کونسا درخت ہے جس کی بارہ (۱۲) ٹہنیاں ہیں اور ہر ٹہنی میں تیس (۳۰) پتے ہیں اور ہر پتے میں پانچ شگوفے ہیں۔ دو اُنمیں دھوپ کے اندر ہیں اور تین سائے میں اور وہ کیا چیز ہے کہ بیت الحرام کا حج کرتی ہے مگر اُس میں روح نہیں اور نہ اُس پر حج فرض ہے۔ اور بتلاؤ کہ کتنے نبی اللہ تعالےٰ نے پیدا کئے اور کتنے اونمیں مرسل ہیں اور کتنے غیر مرسل ہیں۔ اور وہ چار چیز کیا ہیں کہ جن کا مزہ اور رنگ مختلف ہے۔ لیکن اُن کی اصل ایک ہے۔ اور بتلاؤ کہ نقیر اور فتیل اور قطمیر کیا ہیں۔ اور سبد اور لبد اور طم اور رقم کیا ہیں۔ اور بتلاؤ جب کُتا بھونکتا ہے تو کیا کہتا ہے۔ اور گدھا سینگتا ہے تو کیا کہتا ہے۔ اور بیل بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔ اور گھوڑا جب ہنہناتا ہے تو کیا کہتا ہے۔ اور اونٹ جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔ اور مور جب بولتا ہے تو کیا کہتا ہے۔ اور تیتر اپنی آواز میں کیا کہتا ہے۔ اور بلبل اپنی آواز میں کیا کہتی ہے۔ اور مینڈک اپنی آواز تسبیح میں کیا کہتا ہے۔ اور سنکھ جب بجتا ہے تو وہ کیا کہتا ہے۔ اور بتلاؤ کہ وہ کون قوم ہے جس پر اللہ تعالےٰ نے وحی کی نہ وہ جنوں میں ہے نہ آدمیوں میں ہے اور نہ فرشتوں میں۔ اور بتلاؤ رات کہاں جاتی ہے جب دن [illegible] ہے اور جب رات ہو جاتی ہے دن کہاں چلا جاتا ہے۔ (جب ربان یہہ سوالات کر چکا) تو حضرت بایزیدؒ نے پوچھا کہ کوئی اور سوال بھی باقی ہے؟ ربان نے جواب دیا کہ نہیں۔ تب حضرت نے فرمایا کہ اگر میں نے جوابات ان سوالوں کے دیدئیے تو تم

اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاؤگے ؟ تب سب نے اقرار کرکے کہا کہ ہم ایمان لاوینگے پس فرمایا حضرت بایزید نے کہ اے اللہ تو گواہ ہے اسبات کا جو کچھ یہہ لوگ کہتے ہیں ۔

تو سنو اپنے سوالوں کے جوابات ۔ جو سوال کیا تم نے کہ ایک ہے دوسرا اس کا کوئی نہیں پس وہ اللہ تعالےٰ عزوجل ہے ۔ اور جو دو ہیں تیسرا انکے ساتھ نہیں وہ رات اور دن ہیں بموجب قول اللہ تعالےٰ کے وجعلنا الّیل والنّہار اٰیتین ۔ اور جو تین ہیں چوتھا اس کے ساتھ نہیں وہ عرش اور کرسی اور قلم ہیں اور جو چار ہیں پانچواں انکے ساتھ نہیں وہ چار کتابیں توریت اور زبور اور انجیل اور قرآن مجید ہیں اور جو پانچ ہیں چھٹا انکے ساتھ نہیں وہ پانچ فرض ہیں نماز پنجوقتہ جو تمام مسلمانوں مردوں اور عورتوں پر فرض ہیں ۔ اور جو چھ ہیں ساتواں انکے ساتھ نہیں وہ چھ دن ہیں جنکی بابت اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ۔ ولقد خلقنا السّمٰوات والارض وما بینہما فی ستّۃ ایام اور جو سات ہیں آٹھواں انکے ساتھ نہیں وہ سات آسمان ہیں جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے خلق سبع سمٰوات طباقا ۔ اور جو آٹھ ہیں نواں انکے ساتھ نہیں وہ عرش عظیم کے اٹھانے والے آٹھ فرشتے ہیں جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے ویحمل عرش ربّک فوقھم یومئذ ثمٰنیۃ ۔ اور جو نو ہیں دسواں انکے ساتھ نہیں وہ نو آدمیوں کا گروہ ہے جنہوں نے زمین پر فساد کیا تھا ۔ جیسے اللہ تعالےٰ نے اس کی خبر دی ہے وکان فی المدینۃ تسعۃ

رهط یفسدون فی الارض ولا یصلحون ۔ اور جو **دس کاملہ** کا سوال ہے وہ دس **فرائض ہیں** جو مکہ معظمہ میں حاجیوں پر واجب ہیں جبکہ وہ حرم میں ہوں جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فصیام ثلثۃ ایام فی الحج وسبعۃ اذا رجعتم تلک عشرۃ کاملۃ۔ اور جو **گیارہ ہیں** وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے **گیارہ بھائی ہیں** اور جو **بارہ ہیں** وہ **بارہ مہینے** سال کے ہیں ۔ اور جو **تیرہ ہیں** وہ حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب ہے جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے انی رأیت احد عشر کوکبا والشمس والقمر۔ اور جو تمہارا سوال ہے کہ وہ **قوم کون ہے** جس نے جھوٹ بولا اور بہشت میں داخل ہوئی وہ حضرت یوسف علیہ السلام کے **بھائی ہیں**۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے وجاؤا علیٰ قمیصہ بدم کذب اور وہ **قوم** جسنے سچ بولا اور دوزخ میں ڈالی گئی وہ یہود اور نصاریٰ ہیں جیسے خبر دی اللہ تعالےٰ نے وقالت الیہود لیست النصرٰی علیٰ شیئ وقالت النصرٰی لیست الیہود علیٰ شیئ فھم صدقوا والدخلوا النار اور **روح** کا سوال کہ بدن میں کس جگہ رہتی ہے سو وہ تیرے دونوں کانوں کے بیچ موتھ کی صورت میں ہے۔ اور ذاریات ذرا چار ہوائیں ہیں اور حاملات وقرا بادل ہیں۔ اور جاریات یسرا وہ دریا میں چلنے والی کشتیاں ہیں۔ اور مقسمات امرا وہ فرشتے ہیں جو نصف شب شعبان کو لوگوں پر رزق تقسیم کرتے ہیں۔ اور جو چودہ چیزیں خدا کے ساتھ کلام کرتی ہیں وہ سات **آسمان** اور سات **زمینیں ہیں** جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے فقال لھا وللارض ائتیا طوعا او کرھا قالتا اتینا طائعین۔ اور وہ **قبر جو اپنے قبر والے کو لئے پھرتی تھی**

وہ یونس علیہ السلام کی مچھلی ہے۔ اور جو سوال کہ اللہ تعالےٰ نے کتنے نبی پیدا کیئے اور کتنے مرسل اور کتنے غیر مرسل سو اللہ تعالےٰ نے ایک لاکھ کئی ہزار نبی پیدا کیئے انمیں سے تین سو تیرہ مرسل ہیں۔ اور وہ چیز جو بغیر روح کے سانس لیتی ہے وہ صبح ہے۔ اور وہ پانی جو نہ آسمان سے ہے اور نہ زمین سے نکلا ہے وہ شیشہ ہے جس میں بلقیس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس گھوڑے کا پسینا بھیجا تھا۔ اور وہ چار چیزیں جو نہ جن ہیں نہ آدمی نہ فرشتہ نہ باپ کی پشت سے اور نہ ماں کے شکم سے وہ چار ہیں۔ ایک اون میں دُنبہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا۔ دوسری اونٹنی حضرت صالح علیہ السلام کی تیسرے آدم علیہ السلام۔ چوتھی مائی حوّا علیہا السلام ہیں۔ اور یہ سوال کہ وہ کیا چیز ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا اور پھر اس سے کراہت کی وہ گدھے کی آواز ہے جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے ان انکر الاصوات لصوت الحمیر۔ اور یہ سوال کہ سب سے پہلے قتل یا خون زمین پر کس نے کیا وہ خون ہے جو قابیل نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا۔ اور یہ کہ وہ کونسی چیز ہے جس کو اللہ تعالےٰ نے پیدا کیا اور اسکو عظیم فرمایا۔ وہ عورتوں کا مکر ہے جیسے اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ ان کیدکن عظیم۔ اور یہ سوال کہ عورتوں میں افضل کون ہے سو وہ یہ ہیں حوّا اُم البشر۔ حضرت خدیجہ حضرت عائشہ۔ حضرت آسیہ۔ حضرت مریم۔ بنت عمران رضی اللہ عنہن۔ اور دریاؤں میں افضل سیحون۔ جیحون۔ فرات۔ نیل مصر۔ اور پہاڑوں میں افضل طور ہے اور چارپائوں میں افضل گھوڑا ہے اور مہینوں میں افضل

رمضان ہے۔ اور الطامۃ قیامت کا دن ہے ۔اور یہ سوال
کہ وہ کون درخت ہے جس کی بارہ[۱۲] ٹہنیاں ہیں۔ اور ہر ٹہنی
کے تیئس[۳۰] پتے ہیں۔ اور ہر پتہ میں پانچ شگوفے ہیں۔ اور
دو اُنمیں دھوپ میں ہیں۔ اور تین سائہ میں سو وہ ایک
سال ہے ٹہنیاں اُس کی بارہ ماہ ہیں اور پتے اُس کے ہر ماہ
میں تیئس[۳۰] دن ہیں اور پانچ شگوفے پانچ نمازیں ہیں دو
دن کے وقت اور تین رات کو۔ اور یہ سوال کہ وہ کیا
چیز ہے جس نے مکہ معظمہ کا حج اور طواف کیا مگر اُس میں روح
نہیں ہے اور نہ اُسپر حج فرض ہے۔ سو وہ نوح علیہ السلام کی کشتی ہے
اور یہ کہ وہ چار چیزیں کیا ہیں جن کا مزہ اور رنگ جدا جدا ہے لیکن اصل
ایک ہے وہ دونوں آنکھیں اور دو کان اور ناک اور مونھ
ہیں۔ یعنے آنکھوں کا پانی نمکین۔ اور کانوں کا پانی کڑوا ہے اور ناک
کا پانی ترش ہے اور مونھ کا پانی شیرین۔ اور نقیر وہ ہے جو
گٹھلی خرما کے پشت پر ہے اور فتیل وہ ہے جو اسکے اندر ہے اور قطمیر
اسکو کہتے ہیں جو اوپر کا چھلکا ہے اور سبد اور لبد بھیڑوں اور بکریوں
کے بال ہیں اور طم اور رم وہ امتیں ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام
سے پہلے تھیں۔ اور یہ سوال کہ گدھا جب ہینگتا ہے کیا کہتا ہے سو
وہ شیطان کو دیکھکر کہتا ہے۔ لعن اللہ العشار۔ اور کتا اپنے
بھونکنے میں کہتا ہے ویل ہے دوزخیوں کے لئے اور غضب الجبار۔
اور گھوڑا اپنے ہنہنانے میں کہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ میرا حافظ ہے
جسوقت جھوٹ پھیلے اور مرد مرد کے ساتھ مشغول ہو۔ اور اونٹ
اپنی آواز میں کہتا ہے حسبی اللہ وکفیٰ باللہ وکیلا۔ اور بلبل

کہتی ہے پاک ہے اللہ جب صبح ہو اور شام ہو۔ اور مینڈک اپنی تسبیح میں کہتا ہے سبحان المعبود فی البراری والقفار سبحان الملک الجبار۔ اور سنکھ اپنی آواز میں کہتا ہے سبحان اللہ حقاً حقاً۔ انظر یا ابن آدم فی ھذہ الدنیا غرباً و شرقاً ما تری فیہا احداً یبقی۔ اور یہ سوال کہ وہ کون قوم ہے جسکی طرف وحی کی گئی نہ وہ جن ہیں نہ آدمی اور نہ فرشتے وہ شہد کی مکھی ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے واوحیٰ ربك الی النحل الآیہ۔ اور یہ سوال کہ رات کہاں جاتی ہے جب دن نکلتا ہے اور دن کہاں جاتا ہے جب رات ہوجاتی ہے سو وہ دونو اللہ تعالےٰ کے علم کے گڑھے میں پوشیدہ ہوجاتے ہیں۔ (جوابات ختم ہوئے) تب پوچھا حضرت بایزید علیہ الرحمۃ نے کہ کیا کوئی اور سوال باقی ہے؟ تب اُن سب نے کہا کہ نہیں۔ اب حضرت نے سوال کیا کہ اب تم بتاؤ کہ مفتاح الجنۃ اور مفتاح السمٰوات کیا ہے یعنے بہشت اور آسمانوں کی کُنجی کیا ہے تب ربان نے اپنے لوگوں سے کہا کہ چپ رہو بات نہ کرو۔ پس فرمایا بایزید علیہ الرحمۃ نے کہ تم نے مجھ سے بہت سے سوالات کیئے اور مینے انکے جوابات دئے۔ اور اب مینے تم سے صرف ایک سوال کیا اور تم جواب نہیں دیتے۔ کیا تم جواب دینے سے عاجز ہو تب سب نے کہا کہ ہاں ہم جواب دینے سے عاجز ہیں تب وہ سب لوگ اپنے بڑے سردار ربان کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ کیا تو بھی جواب دینے سے عاجز ہوگیا ہے۔ ربان نے کہا کہ میں جواب دینے سے عاجز نہیں ہوں لیکن میں ڈرتا ہوں کہ تم میری موافقت نہ کروگے۔ سب نے کہا کہ ہم بیشک تیری موافقت کرینگے کیونکہ تم ہمارے بڑے سردار ہو۔ جو کچھ آپ کہینگے ہم اس کو سُنینگے اور

اُسپر آپ کی موافقت کرینگے تب ربّان نے کہا کہ کنجی بہشت اور آسمانوں کی مسلمانوں کیلئے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ہے۔ یہہ سُنتے ہی سب لوگوں کی زبان پر کلمہ طیبہ جاری ہوگیا اور اسیوقت سب کے سب دین اسلام پر ایمان لائے اور بہت اچھا ہوا اون کا اسلام اور بُت خانہ سے نکل گئے اور اُس کو گرادیا اور اپنے زنار توڑ ڈالے اور اس بُت خانہ کو مسجد بنادیا۔ اُسی وقت حضرت بایزید علیہ الرحمۃ کو الہام ہوا کہ تونے ہمارے لئے زنار پہنا تھا اس لئے ہم نے تیرے لئے پانچسو زنار تڑواڈالے۔ فقط

امام یافعی علیہ الرحمۃ صاحب کتاب روضۃ الریاحین فرماتے ہیں۔ کہ اے بھائی اس طرف نظر اور غور کر کہ یہہ تمام کفار لوگ تھے جو ظلمات نابینائی میں پڑے تھے۔ پس لے لیا اونکو اللہ تعالےٰ نے اندھیرے کے گڑھے سے نورہدایت (اسلام) کی طرف اور یہہ سب کچھ برکت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ پھر غور کرو کلمہ اخلاص کیطرف کہ کتنی بڑی اُس میں برکتیں ہیں۔ جب ہم اس کو پڑھیں پس اپنی زبانیں اس سے تازہ کریں۔ تاکہ اس کی برکتوں کے احسانوں کو پہنچیں اور فتح پاویں۔ اس کے امتنان کی حلاوت سے۔ اور اسکے امان کے حرم میں داخل ہوں پس واقعی وہ قلعہ اور زرہ مضبوط ہے اور فرمایا اللہ تعالےٰ نے اپنی کتب مُنزلہ میں کہ کثرت کرو قول لا الہ الا اللہ کی کہ وہ میرا قلعہ ہے اور جو کوئی داخل ہوا میرے قلعہ میں وہ میرے عذاب سے امن میں ہوگیا۔ اور فرمایا بعض صحابہ نے کہ جسنے کہا لا الہ الا اللہ دل کے خلوص سے اور دراز کیا اسکو تو اللہ تعالےٰ اس کے چار ہزار گناہ بخش دیتا ہے

اگر اس کے گناہ نہوں تو اس کے گھر والوں اور ہمسائیوں کے گناہ بخشے جاتے ہیں
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رات اور دن کی چوبیس
ساعتیں (گھنٹے) ہیں اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بھی
چوبیس حروف ہیں پس جو کوئی پڑھے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
پس کفایت کرتا ہے اللہ تعالے بدلے ایک حرف کے ایک گھنٹہ کے گناہوں کو
پس اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔

**بھائی** خیال کرو کیسا خاص کیا ہے اللہ تعالے نے اس رحمت کو پس
اس کا کثرت سے ذکر اور شغل کیا کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔ ختم ہوا کلام امام
یافعی علیہ الرحمۃ کا۔ (ترجمہ عربی روضۃ الریاحین صفحہ ۴۰۔)

حضرات! **میں کہتا ہوں** اور یہاں زیادہ غور فرمانے کیلئے
عرض کرتا ہوں کہ حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ حضرت مقبول
بارگاہ حبیب رب العالمین افضل المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ادنےٰ خادموں میں سے ہیں انکا تصرف ولائت انکے جوابات الہامی
کے عائنت اور ہیں کرامت معجزہ نما کی طرف توجہ فرمائیے کہ ایک آن
میں سب کے سب بت خانے کے بڑے بڑے پوجاری پانسو (۵۰۰) کلمہ طیبہ
پڑھتے ہوئے فوراً مسلمان ہوگئے۔ اور اپنے **زنار و تنار توڑ ڈالے**
اور اس **مندر کی مسجد بنادی**۔ یہہ ہے اولیاء کرام کا تصرف
خداداد۔ نہ یہہ کہ ہمارے پنجاب میں مسیلمہ کذاب ثانی پیدا ہو۔
اور بڑے دعوے روز بروز ترقی افزوں کرے۔ کہ میں **حارث**
ہوں۔ میں امام **اعظم** ہوں۔ میں امام حسین ہوں اور پھر اس سے
بھی بڑھکر ہوں۔ میں **علی** ہوں۔ میں **عمر** ہوں۔ میں مجدد ہوں
میں امام مہدی ہوں۔ میں **مثیل مسیح** ہوں۔ میں **مسیح موعود**

ہوں پھر میں ابن مریم ہوں پھر میں ابن مریم سے بڑھکر ہوں۔ پھر چھلانگ ماری کہ میں محمد ہوں۔ پھر کہا کہ میں نبی اور رسول ہوں۔ پھر کہا کہ میں تمام نبیوں اور رسولوں کا مجموعہ ہوں۔ پھر کہا کہ میں کرشن ہوں۔ پھر ادہر کودے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں پھر کہا کہ میں خود خدا ہوں اسپر بھی نہ ٹھیرے ایک ہی زینہ باقی تھا چڑھ کر کہا کہ میں خدا کا باپ ہوں۔ یہہ سب کچھ ہوا اور زمین و آسمان کے قلابے ملا دئے مگر افسوس اپنی تمام عمر میں ایک چوہڑہ یا چمار کو بھی مسلمان نہ بنا سکے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

## حکایت دوم اختصاراً

## علم غیب پیشگوئی حضرت بایزید بسطامی نسبت پیدائش حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہما۔

### از مثنوی مولانا روم علیہ الرحمۃ

### نظم

این طبیبانِ بدن دانشورند
تا ز قاروره همی بینند حال
هم ز نبض و هم ز رنگ و هم ز دم
پس طبیبان الٰہی در جہاں
کالآلاب از دور نامت بشنوند
حال تو دانند یک مو بمو

بر مقام تو ز تو واقف ترند
که بدانی تو ازاں رو اعتدال
بو برند از تو بهرگونه سقم
چوں ندانند از تو بےگفت دہان
تا بقعر تار و پودت در روند
زانکہ ہم ہستند از اسرار ہو

بلکه پیش از زادنِ تو سالها — دیده باشندت بچندین حالها
آن شنیدی داستان بایزید — که ز حال بوالحسن پیشین چه دید
روزے آن سلطان تقوے میگذشت — با مریداں جانبِ صحرا و دشت
بوئے خوش را عاشقانه میکشید — جانِ او از باد باده میچشید
بوئے خوش آمد مرا ورا ناگہاں — در سوادِ رے ز حدِ خارقاں
ہم بدانجا نالۂ مشتاق کرد — بوئے را از باد استنشاق کرد
چوں درو آثار مستی شد پدید — یک مرید اورا در آمد دررسید
پس بپرسیدش که این احوالِ خوش — کز بروں ست از حجاب پنج و شش
گاه سرخ و گه زرد و گه سفید — میشود رویت چه حال است و نوید
میکشی بوئے و ظاہر نیست گل — بیشک از غیب است از گلزار کل
قطرۂ بر ریز برما زاں سبو — شمۂ زانِ گلستاں ما بگو
گفت ایندم بوے یارے میرسد — کاندریں ده شہریارے میرسد
بعد چندیں سال میزاید شہے — میزند بر آسمانہا خرگہے
رویش از گلزار حق گلگوں بود — از من و اندر مقام افزوں بود
چیست نامش گفت نامش بوالحسن — حلیه اش واگفت ز ابرو و ذقن
قد او و رنگ او و شکل او — یک بیک واگفت از گیسو و رو
بر نبشتند آں زماں تاریخ را — از کباب آراستند آں سیخ را
چوں رسید آں وقت آں تاریخ را — زاده شد آں شاه نردِ ملک باخت
از پسِ آں سالہا آمد پدید — بوالحسن بعد وفات بایزید
جملہ خوہائے او ز امساک و جود — آنچناں آمد که آنشہ گفته بود
لوح محفوظ است پیشِ اولیا — از چه محفوظ است محفوظ از خطا
نے نجوم است و نه رمل است و نه خواب — وحیِ حق واللہ اعلم بالصواب

مومنا ینظر بنور الله شدی
از خطا و سہو ایمن آمدی

حضرات!! دیکھئے حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کی پیشگوئی کی کرامت علم غیب میں (جو حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے) کیسی روز روشن کی طرح فرمائی ہے اور حضرت ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ کے پیدا ہونے کی خبر انتالیس ۳۹ سال پیشتر دیدی جب کہ آپ کی وفات ہوئی۔ یعنے حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ نے اپنی زندگی میں یہہ پیشگوئی فرمائی اور جب حضرت کا انتقال و وصال ہؤا اُس سے انتالیس سال بعد حضرت ابو الحسن خرقانی علیہ الرحمۃ پیدا ہوئے اور پہلے انکا نام اور حلیہ جائے پیدائش بال بال کا حال اور تاریخ اور وقت فرمادیا تھا۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ کاملان ولی سب کچھ جانتے ہیں کیونکہ لوح محفوظ انکے ہر وقت پیش نظر رہتی ہے۔ پھر غور کیجئے جب ادنےٰ خادمان حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہہ حالت ہے تو حضور کے علم غیب کی کیا حد و غائت ہوسکتی ہے۔ حیف اور صد حیف اُن نام کے مسلمانوں پر ہے جو انکار کرکے بڑی متمردی اور گستاخی سے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیوار کے پیچھے کا بھی حال معلوم نہیں اور شوخ چشمی سے یہہ بھی کہتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شیطان لعین کو علم زیادہ ہے اور جب کبھی حضور کے علم غیب کی بابت ذکر آتا ہے تو ہنستے اور استہزاء کرتے ہیں بلکہ دریدہ دہنی سے یہ بھی کہتے ہیں کہ جو کوئی حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا اعتقاد رکھے وہ کافر ہے مشرک ہے (العیاذ باللہ۔ گویا قرآن شریف جب پڑھتے ہیں تو

وعلمک[1] مالم تکن تعلم الآیۃ وما ھو علی[2] الغیب بضنین - اور وما کان[3] اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء اور ذلک[4] من انباء الغیب نوحیہ الیک الآیہ فاوحی[5] الی عبدہ ما اوحی - اور وتلک[6] من انباء الغیب نوحیھا الیک - وغیرہ آیات کو تلاوت ہی نہیں فرماتے - میں کہتا ہوں نہیں میں نہیں کہتا بلکہ اللہ تعالےٰ اور اُس کا رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں - کہ جو کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر استہزا کرکے انکار کرے جیسے آجکل ایک فرقہ وہابیہ کر رہا ہے وہ واقعی منافق اور کافر ہے - وہ یہاں تک غلو کرتے ہیں - کہ خدا کا علم غیب دیا ہوا بھی کسی کو ماننا شرک ہے - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک بات کا بھی غیب دان جاننا شرک ہے بات یہ ہے کہ علم غیب دو قسم کا ہے ایک حقیقی - دوسرا اضافی - علم حقیقی وہ ہے جو بلا ذریعہ اور واسطہ کے ہو جو خاصہ خدا تعالےٰ کا ہے - جو آیات علم غیب کی نفی میں ہیں وہ اسی علم حقیقی میں ہیں - علم اضافی وہ ہے جو ذریعہ اور واسطہ سے ہو جیسے علم غیب اضافی جو

---

1. اور ہم نے تمکو تمام علوم تعلیم کر دئے ہیں - ۱۲ منہ
2. حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم علم غیب کے بتہانے میں بخیل نہیں - ۱۲ منہ
3. اللہ تعالےٰ علم غیب پر تمکو مطلع نہیں کرتا - مگر جس کو اللہ پسند کرے رسولوں میں سے ۱۲
4. یہہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپکی طرف وحی کرتے ہیں ۱۲ +
5. پھر وحی کی اپنے بندہ کی طرف جو کچھ وحی کی - ۱۲ +
6. یہہ غیب کی خبریں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں ۱۲ +

خداوند تعالیٰ نے اپنے پیغمبران علیہ السلام اور اولیائے کرام کو بخشا ہوا ہے۔ اور ہمارا اہل سنت و جماعت مقلدین اربعہ مذاہب کا ایمان ہے کہ تمام علوم غیب اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عطاء فرما دئے۔ اور یہی قرآن شریف اور احادیث میں درج ہے۔ اس کا انکار کرنا گویا قرآن و احادیث کا انکار کرنا ہے میں یہاں غیب کی بحث کے لئے کھڑا نہیں ہوا ہوں بلکہ عظمت و عزت اور شان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان کرنے کے لئے۔ اور جو لوگ کسرِ شان کر رہے ہیں اور اہانت میں سرگرم ہو کر اپنے ایمان کا ستیاناس کر رہے ہیں اونکو ایک آیت شریف کی تفسیر اور شان نزول سناتا ہوں جس سے انکا ہنسی اور استہزا علم غیب پر کرنا اونکو بڑے زور سے اللہ تعالیٰ منافق اور کافر قرار دے رہا ہے دیکھئے سنئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولئن سئلتھم لیقولن انما کنا نخوض و نلعب ط قل اباللہ و اٰیتہ و رسولہ کنتم تستھزءون ۰ لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم سورۂ توبہ مدنیہ۔ ترجمہ اور اگر تم انسے پوچھو تو بیشک ضرور کہینگے ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل کرتے جاتے تھے۔ (اے رسول) آپ اُنکو کہہ دیجئے کہ کیا تم اللہ تعالیٰ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے تھے۔ بس بہانے مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو چکے (مرتد) اس آیت شریف کی تفسیر میں ابن ابی شیبہ و ابن جریر و ابن منذر ابن ابی حاتم و ابو الشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت فرماتے ہیں انہ قال فی قولہ تعالیٰ ولئن سئلتھم لیقولن انما کنا نخوض و نلعب ہ قال رجل من المنافقین یحدثنا محمد ان ناقۃ فلان

لوادی کذا و کذا و ما یدریہ بالغیب - یعنی کسی شخص کی اونٹنی گم ہو گئی اور اس کی تلاش تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ اونٹنی فلان شخص کی فلان جنگل میں فلان جگہ پر ہے - اسپر ایک منافق بولا کہ محمد (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلان فلان جگہ و جنگل میں ہے **وہ غیب کی بات کیا جانیں** اسپر اللہ تعالے نے یہ آیت شریف نازل فرمائی کہ اللہ اور اس کے رسول سے ٹھٹھا کرتے ہیں منافق لوگ - بہانے مت بناؤ تم مسلمان ہلا کر اس لفظ **محمد** صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم **غیب کی بات کیا جانیں کے کہنے سے کافر ہو گئے** (یہی بات حال کے منافق کہتے ہیں - دیکھو تفسیر امام ابن جریر علیہ الرحمۃ مطبوعہ مصر جلد دہم صفحہ ۱۰۵ اور تفسیر درمنثور امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ جلد سوم صفحہ ۲۵۴ -

مفصل بحث علم غیب کی میری کتاب **انوار آفتاب صداقت** ۱۳۳۸ میں ہے جو قریب الاختتام ہے درج ہے یعنے علم غیب رسول اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا آیات و احادیث میں آفتاب کی طرح روشن ہے جب کہ ادنے خادمان اولیاء کرام صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے روبرو سے لوح محفوظ ہر وقت پیش نظر رہتی ہے جہاں سب کچھ علوم ما کان و ما سیکون کے لکھے ہوئے موجود ہیں - اور خود لوح محفوظ کا علم حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے علموں میں سے ایک شمہ ہے جیسے حضرت شرف الدین بن محمد بوصیری علیہ الرحمۃ اپنے قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں -

فان من جودک الدنیا و ضرتہا + و من علومک علم اللوح و القلم

یعنی تحقیق دنیا اور آخرت آپ کے بحر عطا سے ایک قطرہ کے برابر ہے اور لوح و قلم کا علم آپ کے علموں میں سے ایک شمہ ہے - **بیت**

| | |
|---|---|
| فیضِ ام الکتاب پروردشش | لقب اُمّی ازاں خدا کردشش |
| لوح تعلیم نہ گرفتہ بہر | ہمہ ز اسرار لوح دادہ خبر |
| برخط اوست انس وجاں راسر | گر نخواندست خط ازاں چہ خطر |

## دیگر

| | |
|---|---|
| نہ مکتب میں گیا وہ سرو آزاد | معلم کی رہا منت سے آزاد |
| زہے علم وزہے عقل زہے فر | تعالیٰ شانہٗ اللہ اکبر |
| وہ اُمّی عالم علم لدنی | یعنی عالم اور ظاہر میں اُمّی |
| ہے علام الغیوب اسکا معلم | وہ آپ عالم کے عالم کا معلم |

حضرات! غور فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ علام الغیوب جن کا اُستاد ہو اور خود فرمائے وعلمك مالم تكن تعلم۔ اور خلق الانسانٗ علمہ البیان۔ انکے علوم کا کیا حد اور ٹھکانا ہے۔ شاگرد کی علمیت و فضیلت اوستاد کیلئے فخر ہوا کرتا ہے اور اُستاد اپنے پیارے شاگرد سے کچھ چھپا کر نہیں رکھا کرتا۔ یہاں ہمارے اخیافی اسبات کا فخر کیا کرتے ہیں کہ ہمنے شیخ الکل سے پڑھا ہے۔ ہم نے فلاں فلاں کل۔ اور فاضل دہر سے علم حاصل کیا ہے۔ مگر حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھیئے کہ خود خداوند تعالیٰ سے علم اور تمام علوم ماکان و ما سیکون کے پڑھے۔ اسیواسطے حضور نے فرمایا ہے علمت علوم الاولین والاخرین۔ پھر جو کوئی آپکے علم سے انکار کرے یا شک لائے یا استہزاءً گفتگو کرے وہ واقعی بلاشبہ کافر ہے۔

حضرات یاایہا الاخوان! میں عرض کرتا ہوں کہ ان حدوان رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی کوئی بات نہ سنیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی مدح اور ثنا جس قدر تم سے ہو سکے زور سے کئے جاؤ۔ اون لوگوں کے حصّہ میں نصیب میں قسمت میں بدقسمتی سے توہین اور اہانت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم آئی ہے۔ اور خدا کے فضل وکرم سے ہمارے حصّہ اور نصیب اور قسمت میں تعظیم وتکریم اور توقیر خطیر آئی ہے الحمد للہ علےٰ ذلک۔

پس میں کہتا ہوں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم وتکریم میں بموجب حکم خداوندی تعزّروہ وتوقّروہ کے جان قربان کریں مال قربان کریں سواء تعریف اور کوئی کلمہ ہماری زبان سے دل سے نہ نکلے۔ اور یہہ بھی کہ اسبات کا خیال رکھکر کہ حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا نہ کہا جائے۔ باقی تمام اوصاف جو چاہیں بیان کریں سب جائز ہے۔ جیسے کہ حضرت بوصیری علیہ الرحمۃ قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں

(۱) دع ما ادعتہ النصارٰی فی نبیھم ۔ فاحکم بما شئت مدحاً فیہ واحتکم

(۲) وانسب الیٰ ذاتہ ما شئت من شرف ۔ وانسب الیٰ قدرہ ما شئت من عظم

(۳) فان فضل رسول اللہ لیس لہ ۔ حدٌ فیعرب عنہ ناطق بفم

ترجمہ (۱) یعنے نصارے جو اپنے نبیؑ کے حق میں دعوے کرتے ہیں اُسکو چھوڑدے باقی جو تیرا جی چاہے حضور کی تعریف میں بیان کر اور خوب زور سے دل کھول کر بیان کر +

(۲) حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس کی طرف جس کمال اور بزرگی کو تم چاہو اور رتبہ اور قدر بالا کی طرف جس بزرگی اور علو شان کو تم چاہو نسبت دو +

(۳) کیونکہ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بزرگی اور علو شان کی کوئی حد ہی نہیں جسکو کوئی بیان کرنے والا اپنی زبان سے ادا کر سکے +

پس میں پھر عرض کرتا ہوں کہ تعظیم و تکریم رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جس کی حد ہی نہیں جس قدر مسلمان دیندار سے ہو سکے نہایت شوق اور ذوق سے کرے کسی عُذر رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بابت نہ سنے خواہ کوئی کیسے ہی جبّہ اور قبہ اور عمامہ پہنے بھوئے دراز ریش پیشانی پر گٹا رکھتا ہو۔ بقول شخصے

کیا زمانہ یہ آگیا اُلٹا ✤ ڈاہریاں سیدھی عقیدۂ اُلٹا

اور اس اظہار تعظیم و تکریم و سرور و حبور حضور پر نور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے محافل موالید شریف نہایت موزون مبارک و میمون ہیں جس کے لئے زمانہ کے حالات پر غور فرما کر بعض علما نے **فرض کفایہ** کا فتوٰے دیا ہے۔ ہر گھر میں ہمیشہ یہ محفل ہونی چاہیئے اور اس ماہ مبارک (ربیع الاول) میں بالضرور اس کا اہتمام ہونا چاہیئے۔ اور دشمنانِ رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی خاطر تمام دنیا و مافیہا کا ظہور اور اس کے نور سے سب کا ظہور ہے۔ انکے برابر نہ تو کوئی ہوا۔ اور نہ کوئی ہو گا۔

ظہور نورِ احمد سے ہوا کون و مکاں پیدا
کہاں عالم میں احمد سا ہوا عالی مکاں پیدا
ہوئی ظلمت نہاں یکسر فروغ نورِ احمد سے
بنایا عرش خالق نے انہیں کے نور انور سے
رسول پاک کے باعث شبہ لولاک کے باعث
نہ کوئی عرش سے تا فرش تجھ سا نہ ہو دیگا

ملک پیدا فلک پیدا زمیں پیدا زماں پیدا
ہوئے ہیں جس کے باعث سے زمین و آسماں پیدا
ہوئے انجم عیاں ساری ہوئے سب آسماں پیدا
ہوئے لوح و قلم ظاہر ہوئے کروبیاں پیدا
ہوئے دو نو جہاں پیدا ہوئے سب انس و جاں پیدا
نہ نوری میں نہاں پیدا نہ خاکی میں یہاں پیدا

## دیگر

یارسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

نازنین حضرتِ حق صدر و بدرِ کائنات
نورِ چشمِ انبیا و چشم و چراغِ ما توئی

در شبِ معراج بودے جبرائیل اندر رکاب
پا نہادہ بر سرِ گنبدِ خضرا توئی

یارسول اللہ تو دانی اُمتانت عاجزاند
عاجزاں را رہنما و جملہ را ماوا توئی

شمس تبریزی چہ دم در نعتِ والاکت زند
مصطفےٰ و مجتبےٰ و سیدِ اعلےٰ توئی

## مژدہ یا خوشخبری

بشریٰ لنا یا معشر الاسلام ان لنا
من العنایۃ رکنا غیر منھدم

ترجمہ: اے مسلمانو! یہ مژدہ خاص ہمارے لئے ہے کہ خدا کے فضل سے حضور سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے ایک ایسا ستون ہے جو کبھی لغزش کرنے یا ہمارے سے جدا ہونیوالا نہیں ہے بلکہ ہمیشہ کے لئے (حیاتُ النبی) مستحکم اور مضبوط ہے۔ (قصیدہ بردہ)

## نظم

ہمارے واسطے مژدہ ہے اے مسلمانو
ہمارے واسطے رکن کرم ہے مستحکم

اگرچہ ہول ہے محشر کا اور دوزخ کا
یہ آسرا ہے ہمارا قوی نہیں کچھ غم

اگرچہ غرق ہیں ہم بحر معصیت میں لیک
طفیل حضرتِ خیر البشر نبیِ امم

خدا کے فضل سے ہوگا ہمارا بیڑا پار
رہینگے جنتِ ماویٰ میں ہم خوش و خرم

## درود سلام

اے خدا سب دم درود سلام
اپنے پیارے نبیؐ پہ بھیج مدام

کچھ خدا کے سوا نہ تھا موجود
تب سے ہے نورِ مصطفےؐ موجود

پہلے پیدا خدا نے اُن کو کیا
سب سے اعلےٰ خدا نے انکو کیا

خلق اُنسے نہیں کوئی اوّل
اوّلوں سے بھی ہیں وہی اوّل

کل زمانہ ہے مصطفےؐ کے بعد
سب سے افضل ہیں وہ خدا کے بعد

اِس نبیؐ پر ہوں بار بار سلام
پہنچیں ہر پل میں سو ہزار سلام

لیجئے حضرات! اب میں آپ صاحبان سے رخصت ہوتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں ۔

## دُعا

اے اللہ تعالےٰ تو اپنے فضل سے بطفیل حضرت محمد مصطفےٰ اور احمد مجتبےٰ شفیع المذنبین خطیب المرسلین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سب مسلمانوں کو خواہ وہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں شمال میں ہوں یا جنوب میں اپنے حبیب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور دلوں میں عظمت عطا فرما ۔ اور بالخصوص بانئے جلسہ اور تمام حاضرین جو محض محبت دینی کیوجہ سے بغرض حصول ثواب تشریف لائے ہوئے ہیں اُنکے مقاصد دینی اور دُنیاوی اور تمام مرادیں نلی پوری کر اور اس انجمن کو روز افزوں ترقی بخش تاکہ اسمیں سے علمائے حقانی تعلیم پا کر مسلمانوں کی ہدایت کا باعث ہوں اور تمام فرق باطلہ کی صحبت

سے بچا اور گستاخیوں اور بے ادبیوں سے ہم کو دور رکھ۔ اور اس
رباعی پر ہمارا عمل درآمد ہو۔ رباعی

بندۂ پروردگارم اُمتِ احمد نبی + دوستدارِ جملہ یاراں تا باولادِ علی
مذہبِ حنفیہ دارم ملتِ حضرت خلیل + خاکپائے غوثِ اعظم زیرِ سایہ ہر ولی

اور یارب دلِ ما رو بہدایت بادا + دور از روشِ اہلِ ضلالت بادا
یارب ہمگی زیستن و مُردنِ ما + بر مذہبِ اہلِ سنت و جماعت بادا

اے پروردگار عالم ہم کو آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھ ہمارے دلوں کو خیانت نفس اور غرور اور نخوت اور تکبر سے امن میں رکھ اور بادشاہ وقت کی بغاوت اور غداری سے دور رکھ اور ہماری اولادوں کو نیک کر اور جاں کنی کے وقت کلمہ طیبہ ہماری زبانوں پر جاری کر اور خاتمہ بالخیر فرما۔ اور بہ طفیل حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا حشر نیکوں میں کر۔ اور ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ واھلبیتہ وازواجہ وذریتہ و اتباعہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ امین

ثم امین

راقم خاکسار

فقیر قاضی فضل احمد سُنی حنفی نقشبندی مجددی صادقی

کورٹ انسپکٹر پولیس پنشنر لودھیانہ۔ محررہ ۱۹۔ صفر ۱۳۴۳ھ

حال لاہور۔ ۵۔ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ تاریخ بیان انشاء اللہ تعالےٰ

بخدمت جناب والاشان سکریٹری انجمن نعمانیہ ہند لاہور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ انجمن نعمانیہ ہند لاہور کا جلسہ اس جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو ہوگا۔ اور چونکہ میری دلی خواہش ہے کہ اس جلسے میں کچھ پڑھوں اس لئے آپ کو یہ نظم پہلے روانہ کرتا ہوں تاکہ اسے آپ پڑھ لیں اور میرا نام پروگرام میں درج کر دیں عین عنایت ہوگی۔ جو وقت کہ میرے پڑھنے کے مقرر فرما دیں اُس سے مجھے مطلع فرما دیں +

نظم حسب ذیل ہے۔

## دربارِ مصطفوی میں زاری

| | |
|---|---|
| دیکھوں نظر اُٹھا کے میری کیا مجال ہے | اگر حکم ہو تو ایک ہی میرا سوال ہے |
| جسکو میں دیکھتا ہوں وہی پائمال ہے | گر زندگی ملی ہے تو جینا محال ہے |

کوچہ بکوچہ ڈھونڈوں تجھے یا گلی گلی
یا مصطفےٰ محمدؐ یا مرتضےٰ علی

| | |
|---|---|
| پوچھا حضور نے مجھے کیا حال چال ہے | میں نے کہا کہ جینا بھی اب تو محال ہے |
| فرمایا پھر مجھے کہ یہ ناقص خیال ہے | وہ صاحبِ کمال ہے وہ ذوالجلال ہے |

پھر میں نے یہ کہا مرے مشکل کشا علی
یا مصطفےٰ محمد یا مرتضےٰ علی

| | |
|---|---|
| شمس الضحےٰ ہیں آپ تو بدر الدجےٰ بھی ہیں | کعبۂ دو جہاں ہیں قبلہ نما بھی ہیں |
| بے شک حضور شافعِ روزِ جزا بھی ہیں | کیا کیا کہوں کہ مظہرِ ذاتِ خدا بھی ہیں |

مشکل کو میری حل کرو مشکل کشا علی
یا مصطفےٰ محمد یا مرتضےٰ علی

تارے فلک کے آج کوئی توڑتا نہیں | ٹوٹا ہوا ہے رشتہ کوئی جوڑتا نہیں
گھوڑا نفس کا دیکھئے منہ موڑتا نہیں | بے وجہ سر تو اپنا کوئی پھوڑتا نہیں

تیرے طفیل سب ہوئے غوث و قطب ولی
یا مصطفےٰ محمدؐ یا مرتضےٰ علی

دنیا سے اب وہ علم کی تعظیم اٹھ گئی | اور کالجوں سے دین کی تعلیم اٹھ گئی
وہ داستانِ احمدؐ بے میم اٹھ گئی | تفریق و ضرب جمع و تقسیم اٹھ گئی

کھل جائے میرے غنچۂ دل کی کلی کلی
یا مصطفےٰ محمد یا مرتضےٰ علی

باغِ جہاں میں آئے عنادل نئے نئے | پیدا ہوئے ہیں بانئے محفل نئے نئے
نو فلسفی اگر ہیں تو کامل نئے نئے | آئے ہیں قیس باندھ کے محمل نئے نئے

مشکل ہر اک کی حل کرو مشکل کشا علی
یا مصطفےٰ محمد یا مرتضےٰ علی

سر لینے کو جو آیا وہ سردار ہو گیا | کافر کے قتل کرنے کو طیار ہو گیا
عیسےٰؑ خبر کو آیا تو بیمار ہو گیا | موسےٰؑ وہیں پہ طالبِ دیدار ہو گیا

چوروں کو کر دیا غوث و قطب ولی
یا مصطفےٰ محمد یا مرتضےٰ علی

یوسفؑ کی ہائے گرمیٔ بازار اب کہاں | مثلِ زلیخا طالبِ دیدار اب کہاں
وہ طالب حبیبؐ دیدار اب کہاں | خمخانۂ رسول کے مے خوار اب کہاں

منہ میں میری زباں ہے زباں پر علی علی
یا مصطفےٰ محمدؐ یا مرتضےٰ علی

کیا منکرانِ دین تجھے مانتے نہیں | اتنا ہی فرق ہے کہ وہ پہچانتے نہیں
تو نائبِ خدا ہے وہ کیا جانتے نہیں | پر کس لئے وہ تجھ سے مدد مانگتے نہیں

ان منکروں سے جان میری سخت ہے جلی
یا مصطفٰے محمدؐ یا مرتضٰے علی

یاایّھا النّبی تو پڑھتے ہیں یہ مدام | ہر اک نماز میں یہ عبادت ہی لاکلام
پھر کس لئے یہ سمجھے نہیں بھیجے سلام | کھاتے ہیں پھر وہی جسے کہتے ہیں حرام

اس بات سے بھی رہتی جاں کو ہے بیکلی
یا مصطفٰے محمدؐ یا مرتضٰے علی

جو کچھ ہوا ہوا مجھے معلوم ہو گیا | پیش نظر جو تھا مرے معدوم ہو گیا
حاکم جو بن کے آیا وہ محکوم ہو گیا | خادم کو دیکھئے کہ وہ مخدوم ہو گیا

مشکل ہر اک کی حل کرے مشکل کشا علی
یا مصطفٰے محمدؐ یا مرتضٰے علی

خاکسار شیخ محمد معراج الدین خادم۔ سفیر بزم حنفیہ لاہور
تکیہ سادھواں۔ ۲۶۔ نومبر ۱۹۱۹ء

---

## نظم

اخرج صدیقؓ تھا پہلا شجر جو کہ پھلا | جس کے ایماں کا ثمر دنیا میں سب سے تھا بڑا
جس کے ظلِ صدق میں دینِ محمدؐ تھا پلا | ہو گیا مقبول حق جس پر کہ سایہ پڑ گیا

پھولتا پھلتا رہے گلشن رسولؐ اللہ کا

از رحضرت عمرؓ وہ نخلِ عالیشان تھا | جس کے ظلِ عدل سے خود بھاگتا شیطان تھا
جو شزن پھولوں سے اٹھتا نعرہ ایمان تھا | باغ کی رگ رگ سے نکلا ذکر الا اللہ کا

پھولتا پھلتا رہے گلشن رسولؐ اللہ کا

تیسرا تھا ستون خلافت عثمانؓ تھا نوری شجر | لایا بہار اسلام میں پایا بڑا عالی قدر
چھایا علم و حلم کا سایہ جہاں پر سر بسر | لہلہایا فیض سے جھکے سما اللہ کا

پھولتا پھلتا رہے گلشن رسولؐ اللہ کا

پھر بڑا نامی گرامی ہے شجر حضرت علی | نام جس کا لیتے ہی کھلتی ہے ہر دل کی کلی
فاستھرے کی وہ مہک اس علی عالی کی | فکر بھی اور بھرا ہر دل میں نام اللہ کا

پھولتا پھلتا رہے گلشن رسولؐ اللہ کا

کیا کہیں یارو کہیں ایسی چمن کی ہے نظیر | مالک اُسکا بے نظیر و باغباں ہے بے نظیر
خود چمن ہے بے نظیر و سب شجر ہیں بے نظیر | یعجب الزراع ہے گلشن رسول اللہ کا

پھولتا پھلتا رہے گلشن رسولؐ اللہ کا

ہو اسی گلزار کے اشجار تم بھی کل کے کل | اکثروں پر لگ رہے ہیں کیا عجب زر دار گل
تم پھلو پھولو ہمیشہ جھاڑ دو ہزار کو کل | ایک کو دس پھل لگیں وعدہ ہے یہ اللہ کا

پھولتا پھلتا رہے گلشن رسولؐ اللہ کا

گر لگا پھل ہے تو دیدو وقت ہے یہ دینے کا | وقت سے پیچھے ہی جانا
پھر لگیگا پھل تمہیں موقعہ نہیں یہ کھونے کا | دیتا ہے پھل پھلتا ہے پھر یہ شجر اللہ کا

پھولتا پھلتا رہے گلشن رسولؐ اللہ کا

یا الٰہی باغ یہ تیرے کرم سے تھا لگا | ابتلک جو کچھ ہوا تیری ہی رحمت سے ہوا
تو ہی حافظ ہے اسے ہر طور سے رکھیو بچا | سارا جلسہ مل کے باہم یہ کرے حق سے دعا

پھولتا پھلتا رہے گلشن رسولؐ اللہ

حافظ محمد امین ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول مگھیانہ

# کوائف انجمن بابت سال ۱۳۳۷ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ الکریم۔ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین :-

**حسابات انجمن** آخر ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ تک بذریعہ رسالہ انجمن معہ گوشوارہ سالانہ حاضرین باتمکین ملاحظہ فرما چکے ہیں۔

اب وہی اہم امور جو سال مذکور میں وقوع پذیر ہوئے۔ ذیل میں مذکور ہوتے ہیں :-

نمبر۲ اکتیسواں سالانہ جلسہ جو ۲۴ محرم الحرام ۱۳۳۷ھ کو منعقد ہوا۔ اس میں اراکین مجلس شوریٰ نے اپنے اپنے متعلقہ فرائض کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اختتام جلسہ پر مفصل حالات واخراجات سابقہ کا مقابلہ مجلس شوریٰ میں پیش ہوکر نقائص کی اصلاح کیگئی۔ سالگذشتہ کا جلسہ باوجود عالمگیر بیماری اور مشاغل کثیرہ اور گرانی اجناس اور حالات زمانہ کے ہر پہلو سے محض **حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ** کی برکت سے ممتاز رہا۔

نمبر۳ مجالس محرم حسب دستور ماسبق باقاعدہ منعقد ہوئیں +

نمبر۴ بعض احباب کی طرف سے انکی تیارکردہ تصانیف بھی پیش ہوئیں۔ اس کے متعلق شوریٰ نے قرار دیا کہ بعد تصحیح و ترمیم و ترجمہ شائع کردیجائیں۔ لیکن موجودہ گرانی کے باعث شائع نہ ہوسکیں +

نمبر۵ جلسۂ گذشتہ کو کامیاب بنانے کے لئے اور دفعیۂ بیماری کے لئے

مختلف مواقع پر وعظ کرائے گئے۔ اور اس میں اراکین انجمن نے انتظام وغیرہ میں حصہ لیا +

۶ سال گذشتہ کے جلسے کے دنوں میں اس عالمگیر جنگ کا بھی خاتمہ ہو گیا جو ساڑھے پانچ سال سے جاری تھا +

۷ تعمیر منزل ثانی شرقی کی منظوری تو سال گذشتہ میں ہو چکی تھی لیکن سرمایہ کی قلت کے باعث کام شروع نہ ہو سکا۔ البتہ نقشہ منظور ہو چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سال رواں میں کام شروع ہوگا +

۸ انجمن نے نہایت فراخدلی سے بموقع عید میلاد النبی علاوہ اشاعت رسالہ عید میلاد النبی کے انجمن کے فنڈ سے حسب تجویز جلسہ شوریٰ حصہ لیا۔ اور حاضرین کی تواضع نان۔ حلوا۔ چائے۔ خطائی سے اعلیٰ پیمانہ پر کی گئی۔ قرآن شریف۔ بخاری شریف کے ختمات کرائے گئے۔ اور عامۂ مسلمین سے درود شریف پڑھوایا گیا۔ مختلف مولوی صاحبان نے وعظ فرمایا۔ اور قریب دو بجے تک محفل گرم رہی +

۹ قواعد ضمنی انجمن جو مدت سے زیر غور چلے آتے تھے انکو چھپوا کر یکم رجب ۱۳۳۷ھ سے نافذ العمل قرار دیا گیا +

۱۰ منشی محمد یار صاحب فوق سفیر انجمن کا تقرر جو محرم ۱۳۳۷ھ سے ہؤا تھا۔ افسوس ہے کہ منشی صاحب موصوف نے اکثر حصہ سال کا اسوقت تک تعطیلات میں گذار دیا +

۱۱ مولانا مولوی عبد الصمد صاحب مرحوم امرتسری کے انتقال پر حسب معمول ایصال ثواب کیا گیا +

۱۲ صاحبزادہ کلان حضرت محمد یوسف صاحب سجادہ نشین چشتیاں کی وفات کی خبر پر بھی ایصال ثواب کیا گیا +

۱۳۔ اوراق قرآن شریف اور بخاری شریف کے جو دریائے راوی کے پاس بکھرے ہوئے اور بیحرمتی کی حالت میں پائے گئے۔ اُنکے متعلق خاص انتظام کے ذریعہ اس شکایت کو رفع کیا گیا +

۱۴۔ ایک مسلمان نیک کی طرف سے انجمن کے روپیہ کو سود پر لگانیکی تحریک پر جلسۂ شوریٰ نے انکار کر دیا +

۱۵۔ سال زیر رپورٹ میں ایک مولوی صاحب امتحاناً دو ماہ تبلیغ کا کام کرتے رہے۔اس کے بعد وہ مستعفی ہوگئے +

۱۶۔ حسب ضرورت عملہ تعلیم۔عملہ دفتر میں امیدواران کا تقرر کیا گیا +

۱۷۔ یہہ امر طے کر دیا گیا ہے کہ دار الاقامہ میں غیر متعلق اشخاص کی رہائش نہ رہا کرے +

۱۸۔ انجمن کے سلسلۂ تعلیم کے اردو سلسلہ میں سے قاعدۂ اُردو مجوزہ مولانا توکلی صاحب شائع کر دیا گیا ہے۔بفضلہ تعالےٰ نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔جو بک رہا ہے +

۱۹۔ قصیدۂ بردہ کی شرح عربی بھی زیر طبع ہے۔ وہ ادیب طلبہ کے لئے انجمن کی طرف سے مولانا توکلی کے زیر اہتمام چھپ رہی ہے عنقریب شائع ہوگی +

۲۰۔ مخالفین اسلام کے اکثر بڑے بڑے ضخیم کتب و رسلے مُلک میں شائع ہو کر عوام کو راہ ہدایت سے گمراہی کا باعث ہو رہے ہیں۔انجمن کا ارادہ ہے کہ اس خاص کام کے لئے حسب قواعد انجمن اس کام کا بھی افتتاح کر دیا جاوے۔اور یہہ عملہ ایک وسیع پیمانے پر قایم کیا جاوے۔جس میں ہزاروں روپے کی ضرورت ہے انجمن کا دار الکتب ایسا ہونا چاہیئے۔جس میں ہر مذہب و ملت کی کتب

اصول متقدمین موجود ہوں - یہ ایک اہم امر ہے - اس کی طرف حنفائے کرام کی خاص توجہ کی ضرورت ہے +

[illegible] حافظ صاحب حاجی ڈاکٹر محمد الدین صاحب افسر تصریفات بہاول پور کی وفات حسرت آیات پر مفصل حالات رسالۂ انجمن میں شائع ہو چکے ہیں - اسوقت سوائے اس کے اور کچھ عرض نہیں ہوسکتا کہ حاضرین صدق دل سے ان کے لئے دعائے مغفرت کریں - اور انکے والد ماجد مدظلہ بانئے انجمن کو صبر جمیل عطا فرماوے - اور اس پیرانہ سالی میں ایسے سخت صدمہ پر وہ نہایت ثابت قدم رہے ہیں - اور ساتھ اس کے انجمن کی طرف سے خلوص قلب سے دعا کی گئی - کہ حافظ صاحب مذکور کے خلف الصدق شیخ حافظ عبد الغنی صاحب اوڈیرادف اکونٹس کی تمام تمنائیں برآئیں اور اللہ جل جلالہ اس صالح نوجوان کو اپنے خزانۂ غیب سے عطا فرمائیں - نوجوان مذکور نہایت متدین اور با اخلاص ارادتمند ہے - اور اسوقت تک انکی جانب سے انجمن کے ساتھ امدادی معاملہ میں کچھ فرق نہیں آیا +

[illegible] حضرت ضیاء الملت والدین امیر حبیب اللہ خان صاحب والئے دولت افغانستان کے انتقال پُر ملال کی خبر پر فاتحہ بغرض ایصال ثواب کیا گیا +

[illegible] دار العلوم میں بدعنوانی کے موقع پر مناسب انتظام کیا گیا اور قرار پایا کہ بد اخلاق - متمرد - بد چلن طالب علم جو انجمن کے حکم سے خارج کیا جاوے - اس کا نام رسالہ موقت الشیوع میں شائع کیا جاوے - اور مدارس میں اطلاع بھی دیجاوے +

۲۴ حافظ چراغ الدین صاحب کی تحریک پر انکے اہتمام میں ایک شاخ
قرآن شریف کے ترجمہ اور قرأت کے لئے بڑی بحث کے بعد مسجد
میاں سرشت میں کھولدی گئی۔ لیکن جیساکہ لاہور والوں کا دستور
ہے وہی نتیجہ نکلا۔ شوق ختم ہوگیا۔ اور شاخ بند ہوگئی۔ صرف
دو ماہ اصرار رہا ٭

۲۵ بوجہ مارشل لاء ماہ رمضان المبارک انجمن کے اجلاس انتظامی
۴ ماہ ۲۰ یوم تک بند رہے۔ رمضان المبارک کے اعمال پورے طور
سے ادا ہوئے۔ واقعی اس درجہ کا احسان خالق اکبر کا ہے
طلباء کے لئے سحری و افطاری کا انتظام خاص طور پر کیا گیا تھا ٭

۲۶ سال آئندہ کے لئے پچاس وظائف منظور کئے گئے۔ اور یتامے
علاوہ ہوں گے ٭

۲۷ پارچات سال میں دو دفعہ ملا کریں گے۔ چنانچہ اس دفعہ
تعمیل کر دی گئی ہے۔ جو پارچات معہ لحاف طلبا کے ملک ہوا
کریں گے۔ انسے ایسے طلبہ متمتع ہو سکینگے۔ جو کم سے کم تین ماہ
پیشتر سے داخل دار العلوم ہوں ٭

۲۸ مولوی عبد الرحیم صاحب سفیر انجمن نے بھی سال کا اکثر حصہ تعطیل
میں گذارا ٭

۲۹ انجمن نے خود بخود موقت ترقیات اور زائد عطیہ بسبب گرانی
اشیاء ملازمین کی تنخواہ میں کافی طور پر کر دیا گیا ہے اس کا
عملدرآمد شوال سے ہو رہا ہے ٭

۳۰ انجمن کی ختم شدہ تالیفات کے متعلق فرمائشات آنے پر دوبارہ
انطباع کی منظوری دیگئی۔ اور احکام سرکاری کی تعمیل کر دی گئی ٭

۳۱ حافظ شیخ عبدالغنی صاحب خلف حافظ صاحب مدظلہ نے یہہ تجویز پیش کراکر منظوری دیدی ہے کہ اس امر کا اعلان کیا جاوے کہ جو طالب علم تین سال کامل تک دارالعلوم نعمانیہ میں تعلیم پاکر فضیلت مآب ہوجاوے اس کو جلسہ میں دستاربندی کرائی جاوے گی + اور اس کو ایک سو روپیہ نقد شیخ صاحب کی طرف سے اور خلعت اور سند انجمن کی طرف سے دیجایا کرے گی +

۳۲ حسب قواعد انجمن بعض اراکین شورے مقررہ غیر حاضریوں کے بعد علیحدہ متصور ہوئے +

۳۳ یہہ طے ہوچکا ہے کہ مکان ملحقہ جنوبی جسپر انجمن کو حق شفع حاصل ہے۔ حاصل کیا جاوے۔ اس کے متعلق کارروائی شروع کردی گئی ہے +

۳۴ جلسہ سالانہ ہذا کے انعقاد کی باقاعدہ منظوری حاصل کیگئی +

۳۵ مولوی عبدالعزیز صاحب مجددی سفیر انجمن ماہ ذیقعدہ سے کلکتہ میں ہیں لیکن اسوقت تک اہل کلکتہ کی توجہ انجمن کی طرف مبذول نہیں ہوئی۔ امید واثق ہے کہ اہالیان کلکتہ فراخدلی سے کام لیں گے +

۳۶ امام اعظم علیہ الرحمہ کے عرس مبارک کی تقریب بسبب مارشل لا نہیں منائی گئی +

۳۷ اراکین انجمن حسب معمول ایکدوسرے کی غیر حاضری میں خدمات انجمن ادا کرتے رہے +

۳۸ لاہور خاص کے لئے ایک مدرس کے سپرد تبلیغ کا کام بھی ہے۔ لیکن افسوس اہل لاہور استفادہ نہیں کرتے +

۳۹ عید اضحیہ کے موقع پر حسب معمول کوشش کی گئی +

۴۰ امتحان سالانہ دارالعلوم ہوکر جماعتوں میں تبدیلیاں کردی گئیں +

۴۱ شاخ طب میں ۲۰ طلبا ماہانہ اوسط سے تعلیم پاتے رہے

۴۲ سب طلبا، انجمن خوراک۔ پوشاک مایحتاج انجمن سے حاصل کرتے رہے

۴۳ عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۱۰۸ نئے طلبا داخل ہوئے بالاوسط
۶۷ کھانے میں شریک رہے اور تعلیم میں +

۴۴ سال زیر رپورٹ میں کوئی عمارت تعمیر نہیں ہوسکی +

۴۵ کتب خانہ سے عموماً اساتذہ اور اہالیان شہر مستفیض ہوتے رہے +

۴۶ دفتر انجمن سے ۵۵۸۷ خطوط روانہ ہوئے اور ۸۰۰۷ وصول
ہوئے۔ پولنڈ سے علاوہ ہیں +

۴۷ سال زیر رپورٹ میں ۲۱ اجلاس منعقد ہوئے جس میں ۱۵۹
امورات طے ہوئے +

۴۸ دارالافتا سے قریب ایکسو فتوے صادر ہوئے +

۴۹ سال ۱۳۳۷ھ میں للعہ آمد ہر قسم ہوئی۔ اور
للعہ خرچ ہوا۔ بقایا نقد یکم محرم ۱۳۳۸ھ کو
الیک تھا۔ اوسط خرچ ماہانہ قریب ہزار روپیہ ہے
حالانکہ نہایت کفایت شعاری سے کیا جاتا ہے۔
اور عطیات ملبوسات وغیرہ علاوہ ہیں +

۵۰ جائداد انجمن کی تفصیل حسب ذیل ہے:-
۱ جائداد غیر منقولہ۔ ... ... پچاس ہزار
۲ کتب موجودہ ... ... للعہ
۳ جائداد زرعی... ... ...

۵۱ مفاد جائدادِ موقوفہ حسب ذیل ہے :-

۱ جائداد زرعی ... ... ... اسار سالانہ

۲ جائداد موقوفہ برکت علی ... ... [illegible]

۳ 〃 〃 ڈپٹی عبدالرحیم ... ... [illegible]

۴ 〃 〃 بابو فرزند علی [illegible] مکانات واقع جہلم

(ابھی جاری نہیں ہوا اخراجات جاری ہیں)

۵ [illegible] کا تخمینہ آئندہ اخراجات کا درپیش ہے -

خوراک ... [illegible]

پوشاک ... [illegible]

کتب ... [illegible]

سامانِ رہائش ... [illegible]

سائر خرچ ... [illegible]

تنخواہ ملازمین ... عملہ تعلیم [illegible] عملہ ملازمین [illegible]

میزان ... [illegible]

اشاعت ... ... [illegible]

رسالہ مع محصول ... [illegible]

عملۂ دفتر ... ... [illegible]

شائع حفاظ در شہر ... [illegible]

سفیرانِ انجمن ... ... [illegible]

مدارس زنانہ ... ... [illegible]

| | |
|---|---|
| خرید جائداد غیر منقولہ ... | ... عـــــہ |
| تالیفات وتصنیفات ... | ... اعـــــہ |
| اسباب داشتنی ... | ... ... عمار |
| کتب داشتنی ... | ... ... الـــــہ |
| مبلغان اسلام ... | ... ... عمار |
| میـــزان | یعـــــہ ۱۱ |
| میزان کل ... | ... ... ایـــہ عمامہ |

## فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|---|---|
| بابو محمد سعید صاحب ٹیلیگراف کلرک چھاؤنی فیروز پور | یتامیٰ عہ | قاضی غلام یٰسین صاحب امام جامع مسجد ڈیرہ غازی خاں .. | ۲ر خیرات |
| میاں اہلہ صاحب معرفت بابو محمد الدین صاحب سگنیلر کوٹ وساوا لائلپور | اضحیہ عصہ | محمد عثمان صاحب تاجر چرم چالیس گاؤں خاندیس | سہ لاشہ مع چرم قربانی ۲ر |
| مہر محمد خانصاحب پٹھان از ٹوہانہ .. | عمہ | منشی عبدالرحیم صاحب از سرسہ معرفت مولوی سید محمد ابراہیم صاحب | یتامیٰ عمہ |
| مولوی عبدالکریم صاحب امام جامع مسجد حجرہ شاہ مقیم ضلع منٹگمری | عمہ | محمد انور صاحب داروغہ نزول امرتسر | عمہ |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| محمد اسحاق شاہ صاحب پارسل کلرک از فیروز پور .. | سالانہ [illegible] ے چندہ | ڈاکٹر غلام محمد خان صاحب | ۸ر روپیہ |
| | | نائک تارا گل خانصاحب | ۳ر ،، |
| تفصیل مبلغ عہ ۱۲ ار مرسلہ ڈاکٹر انور علی صاحب ڈسپنسری اسسٹنٹ سر جین کیمل کور نمبر ۶۱ لورالائی بلوچستان | | نائک فتح محمد صاحب | ۸ر ،، |
| | | سائیں نور محمد صاحب | ۴ر ،، |
| | | پالان پیکر جمعہ دنا خانصاحب | ار ،، |
| | | سائیں شیر خان صاحب | ۰ر ،، |
| سائیں مرزا صاحب .. | ۴ر روپیہ | سائیں الٰہ دین صاحب | ۴ر ،، |
| ڈاکٹر انور علی صاحب موصوف | عہر ،، | رسالدار محمد عالم خانصاحب | عمعہ ر ،، |
| دفعدار نور بیگ صاحب | ۸ر ،، | دفعدار بہرام خان صاحب | عمعہ ر ،، |
| دفعدار رمضان خانصاحب | ۸ر ،، | نائک حیات علی خانصاحب | ۴ر ،، |
| دفعدار رحیم داد خانصاحب | ۸ر ،، | دفعدار شیخ محمد صاحب | ۸ر ،، |
| غلام محمد صاحب پالان پیکر | ۸ر ،، | نائک حبیب اللہ خانصاحب | ۴ر ،، |
| فرزند علیخانصاحب ڈریسر | ۸ر ،، | نائک صوبہ خانصاحب | ۸ر ،، |
| عدالت خان صاحب ،، | ۸ر ،، | میاں حاجی صاحب حجام | للعہ ر ،، |
| فتح محمد صاحب حجام | ۸ر ،، | ساربان حسن علی صاحب ترپ نمبر ۶ | ۰۳ر ،، |
| رسالدار نوراست خانصاحب | عمعہ ر ،، | ساربان احمد خانصاحب | ۳ر ،، |
| دفعدار صحبت خان صاحب | ۴ر ،، | ساربان محمد خان صاحب | ۸ر ،، |
| نائک ولی محمد خان صاحب | ۴ر ،، | ،، لعل خان صاحب | ۸ر ،، |
| نائک جہانگیر بیگ صاحب | ۲ر ،، | ساربان چراغ - بہادر | |
| دفعدار مرزا علی خانصاحب | ۸ر ،، | جمال سردار صاحبان | ۸ر ،، |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ بمد تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ بمد تشریح مد |
|---|---|---|---|
| ساربان محمد خان صاحب | ۲ر یتامی | نائک شیر محمد خان صاحب | ۸ر یتامی |
| ساربان - بھیلے - ساون - انور وغیرہ صاحبان | ۸ر " | ساربان نور محمد خان صاحب ترب نمبر ۲ | ۸ر " |
| ساربان احمد خانصاحب ترب نمبر ۶ | ۲ر " | ساربان میراں بخش صاحب ترب نمبر ۲ | ۸ر " |
| | | " سوہنا خانصاحب " | ۸ر " |
| ساربان شیرو - انور - غلام - گیلہ صاحبان ترب نمبر ۶ | ۸ر " | " جلال خان صاحب " | ۸ر " |
| | | " نجابت خان صاحب " | ۸ر " |
| ساربان مارچہ صاحب " | ۲ر " | میاں منیر الدین صاحب ساربان | ۸ر " |
| " الہ بخش صاحب " | ۲ر " | میاں سلطان صاحب " | ۸ر " |
| " سردار خان صاحب ترب نمبر ۵ | ۸ر " | چراغ خان صاحب " | ۸ر " |
| " شیر امداد صاحبان " | ۸ر " | احمد خان صاحب " | ۸ر " |
| " سراج صاحب " | ۲ر " | سلطان خانصاحب " | ۸ر " |
| " غلام محمد صاحب ترب نمبر ۶ | ۲ر " | میاں بنارا صاحب " | ۸ر " |
| " بوڑا - موکھا صاحبان " | ۴ر " | میاں باقر خانصاحب ترب نمبر ۵ | ۸ر " |
| " گوکل صاحب ترب نمبر ۲ | ۴ر " | میاں جمنا خانصاحب ترب نمبر ۲ | ۸ر " |
| " سلطان صاحب ترب نمبر ۵ | ۲ر " | ساربان الف دین صاحب " | ۸ر " |
| " فاضل صاحب " | ۴ر " | " رحمان صاحب " | ۸ر " |
| " فرید صاحب " " | ۴ر " | " نبی بخش صاحب " | ۸ر " |
| " میراں صاحب " " | ۴ر " | نائک حیات خانصاحب " | ۸ر " |
| دفعدار محبت خان صاحب | عہر " | بہادل صاحب " | ۸ر " |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| ساربان رجبا خانصاحب ترب ۳ | ۸ ر یتامے | ساربان حاجی صاحب ترب ۳ | ۴ ر یتامے |
| " داد خانصاحب ترب ۴ | ۸ ر " | " احمد خانصاحب " | ۴ ر " |
| " علی محمد خانصاحب " | ۴ ر " | " اللہ داد صاحب " | ۴ ر " |
| " یلسین خان صاحب " | ۲ ر " | " میاں قاسم صاحب " | ۴ ر " |
| " سردارا صاحب ترب ۳ | ۲ ر " | " میاں سہرا صاحب " | ۸ ر " |
| پالان بیکر خوشیا صاحب " | ۱۰ ر " | " مہرا صاحب " | ۲ ر " |
| ساربان اوڈر صاحب " ۴ | ۴ ر " | " دینا صاحب " | ۰۳ ر " |
| " صاعون صاحب " ۳ | ۴ ر " | " لالہ کرم چند صاحب " | ۴ ر " |
| " منگا صاحب " | ۴ ر " | " محمد حسین صاحب " | ۴ ر " |
| " محمد بخش صاحب ترب ۳ | ۴ ر " | " میاں عنایت صاحب " | ۸ ر " |
| " علی محمد صاحب " ۴ | ۴ ر " | " لیس وڈھاوا صاحب " | ۲ ر " |
| " سامان صاحب " | ۰۳ ر " | " میاں گامان صاحب " | ۲ ر " |
| " جون صاحب " | ۰۳ ر " | " نادر خانصاحب " | ۰۳ ر " |
| " دلو خان صاحب " | ۱۰ ر " | " امام الدین صاحب " | ۲ ر " |
| " ولیا صاحب ترب ۳ | ۴ ر " | " دیوان صاحب " | ۱۰ ر ۱ پا |
| " فقیرا صاحب " | ۴ ر " | " مہرا صاحب ترب ۳ | ۴ ر " |
| " عبداللہ صاحب " | ۴ ر " | " جمال صاحب " | ۴ ر " |
| " مہری صاحب ترب ۳ | ۴ ر " | " میاں محمد صاحب " | ۴ ر " |
| نائک احمد خانصاحب " | ۸ ر " | " میاں رمضان سلطان و صاحبان " | ۴ ر " |
| ساربان سلطان شاہ صاحب | ۲ ر " | " میاں ستارا صاحب " | ۴ ر " |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
| --- | --- |
| ساربان گھساں صاحب ترب ٹ | ۲ر یتامے |
| 〃 نورا صاحب 〃 | ۲ر ۱ یا۹ |
| نائک والد خانصاحب 〃 | ۴ر یتامے |
| لیس نائک پہلوان خانصاحب ۱ٹ | ۸ر 〃 |
| ساربان لعل خانصاحب ۳۹ٹ | ۸ر 〃 |
| 〃 میاں رحمان صاحب | عـہ ر 〃 |
| 〃 میاں بوٹا صاحب ترب ٹ | ۸ر 〃 |
| 〃 میاں شاموں صاحب 〃 | ۸ر 〃 |
| 〃 میاں گاماں صاحب 〃 | ۸ر 〃 |
| 〃 میاں لعل صاحب 〃 | ۸ر 〃 |
| 〃 میاں برہان صاحب 〃 | ۸ر 〃 |
| 〃 میاں حسن خانصاحب 〃 | ۸ر 〃 |
| 〃 میاں فرید خانصاحب 〃 | ۸ر 〃 |
| 〃 میاں نورا خانصاحب 〃 | ۸ر 〃 |
| 〃 میاں جمال صاحب 〃 | ۸ر 〃 |
| 〃 میاں بہادر خانصاحب 〃 | عـہ ر 〃 |
| 〃 میاں سلطان خانصاحب 〃 | ۸ر 〃 |
| 〃 راجولی خانصاحب وشیر زرگار سیشنٹ | عـہ ۱ر 〃 |
| خادم صاحب ترب ۸ٹ | ۱ر 〃 |
| نائک امام الدین صاحب | ۳ر 〃 |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
| --- | --- |
| نامعلوم الاسم صاحب | ۱ر یتامے ۱۲ |
| سید شیر علی صاحب از کوٹ وساوا ڈاکخانہ امبی لوہر لاہور | عـہ خیرات |
| عبداللہ شاہ صاحب قریشی شور کوٹ جھنگ | عـہ اضحیہ ۸ر |
| ماسٹر گل محمد صاحب نائب میر منشی گورنمنٹ پنجاب | عـہ امداد |
| میر عبدالواحد صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول فیروزپور | زکوٰۃ عـہ |

تفصیل مبلغ ۱۳ر پیسے مرسلہ ماسٹر غلام محی الدین صاحب سکول ماسٹر میرٹھ

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
| --- | --- |
| بابو شجاع الدین صاحب سکول ماسٹر میرٹھ .. | ۱۳ر اضحیہ |
| بابو رحیم بخش صاحب اجنٹن کلرک .. .. | ۱۳ر 〃 |
| ماسٹر غلام محی الدین صاحب موصوف | ۱۳ر 〃 |

| نام معطی بقید پتہ | رقم علیہ مد تشریح مد |
|---|---|
| مولوی وزیر صاحب | ۱۲ر ضمیمہ [signature] |
| تفصیل مبلغ [illegible] مرسلہ حاجی مشتاق احمد صاحب عرف لعل خاں صاحب پنشنر انسپکٹر شہاب پور ضلع امرتسر | |
| حاجی مشتاق احمد صاحب عرف [illegible] | ۵ر ضمیمہ |
| سردار خانصاحب راجپوت سکنۂ دہلی .. .. | ۸ر " |
| میاں محمد بخش صاحب | ۸ر " |
| میاں نبی بخش صاحب ولد شیرا صاحب | ۸ر " |
| میاں نبی بخش صاحب ولد نامی | ۸ر " |
| میاں محمد ا صاحب .. | ۸ر " |
| میاں نور الدین صاحب ولد میاں جلال صاحب .. .. | ۸ر " |
| میاں قطب الدین صاحب | ۸ر " |
| میاں گوہر صاحب .. .. | ۸ر ضمیمہ |
| میاں وزیر صاحب ولد میاں ستار صاحب .. .. | ۸ر " |
| میاں محمد یسین صاحب .. | ۸ر " |

| نام معطی بقید پتہ | رقم علیہ مد تشریح مد |
|---|---|
| مہندو صاحب .. .. | ۸ر ضمیمہ |
| وزیر خانصاحب ولد مدی خانصاحب | ۸ر " |
| بلوچ خانصاحب .. | ۸ر " |
| میاں لعل دین صاحب | ۸ر " |
| منگی خانصاحب .. .. | ۸ر " |
| جیسے خانصاحب .. .. | ۸ر " |
| میاں شرف الدین صاحب .. | ۸ر " |
| سردار خانصاحب .. | ۸ر " |
| دولے خاں صاحب .. | ۸ر " |
| میاں فتح الدین صاحب | ۸ر " |
| سندھی صاحب .. .. | ۸ر " |
| | [signature] |
| حکیم عبد العزیز صاحب ہمدرد از دہلی دروازہ | عه ماہوار |
| حاجی منشی نور الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ موچی دروازہ | ۲ر " |
| بابو عبد الغنی صاحب اوورسیر نہر کالا باغ میانوالی | عه یتامیٰ |
| منشی شاہ ولی صاحب محرر دفتر ال ریاست ضلع ہزارہ | عه سالانہ امداد |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| منشی حفیظ اللہ صاحب ساکن ریاست انب ضلع ہزارہ | امداد [illegible] ۳ر | شیخ الہ دیا اینڈ سنز صاحبان سوداگران انارکلی لاہور | ۸ر ماہوار |
| مولوی حاجی نوربخش صاحب ایم۔ اے مشیر مال | [illegible] | مستری قطب الدین صاحب از مدرسہ حصار بذریعہ مولوی سید ابراہیم صاحب بخاری | عہ یتامیٰ |
| میاں تاجا صاحب قوم وجوکر سکنہ ششہ سالو چاوہ بذریعہ مولوی محمد الدین صاحب سگنیڈ کوٹ وساوا ضلع لائل پور | عہ خیرات | مستری الہ رکھا صاحب | عصہ ر " |
| مستری غلام حسین صاحب از جالی شاہ پور | عہ یتامیٰ | حاجی قاضی عبدالقیوم صاحب ریڈر کچہری جہلم | عہ نذر |
| میسرز حسن خان بابر خان صاحبان از [illegible] ضلع ریواکانٹھہ | ٦ر " | چوہدری رجادہ خان صاحب کھرل رئیس اعظم آنریری مجسٹریٹ کوٹ بکرا نمبر ۲۵۳ گوجرہ لائل پور | زکوٰۃ ۸ر یکصد روپیہ |
| سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب ریڈر افسر خزانہ گجرات | زکوٰۃ [illegible] امداد [illegible] عہ اضحیہ ۸ر | غلام قادر صاحب حوالدار پلٹن ۴۶ کمپنی نمبر ۳ نمبر ۱/۱۰ کامل پور | صہ یتامیٰ |
| سید صادق علی شاہ صاحب ساکن مزنگ لاہور | عہ اضحیہ | ایم عبدالرشید صاحب معرفت ایچ۔ ایم سعید صاحب از بمبئی | صہ ماہوار |
| مولوی حاجی نوربخش صاحب ایم۔ اے مشیر مال | صدقہ ۸ر | بابو ارجمند صاحب ٹکٹ کلکٹر ریلوے لوہاریمنڈی | عہ " |
| آنریبل مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسیڈنٹ کونسل آف ریجنسی بہاول پور | زکوٰۃ ماہوار صہ ر | | |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|---|---|
| سیٹھ چراغدین صاحب کلکتہ مرچنٹ لوہا منڈی | عہ ماہوار | معلوم الاسماء و رسیدات نمبری ۱۳۳ و ۱۳۰ و ۱۲۷ و ۱۲۹ تا ۱۲۹ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۶ تا ۱۵۸ و ۲۰۱ و ۲۱۱ | للعہ ۰/۳ |
| میاں فضل الدین صاحب گھوڑی فروش از لاہور | عہ امداد | میزان کل آمد بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ | |
| حافظ شیخ عبدالغنی صاحب اوڈیٹر اوف اکونٹس مقام بہاولپور | زکوٰۃ للعہ امداد بیسہ ۱۲ | اسار الحالعہ ۰/۵ | |
| محمد اکبر صاحب از کوئٹہ عین الدین اسٹریٹ | ۸/ صدقہ | | |
| فتاوے رسیدات نمبری ۲۰۳ و ۲۰۵ تا ۲۰۵ | لعہ | | |

دستخط- مولوی حاجی نور بخش ایم-اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند

دستخط- حکیم مفتی سلیم خان خزانچی- صدر انجمن نعمانیہ ہند

دستخط- خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل- دبیر انجمن نعمانیہ ہند

دستخط- خلیفہ حافظ منیر الدین بی-اے ممتحن حسابات انجمن نعمانیہ ہند

# ماہ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ میں اشیائے ذیل موصول ہوئیں

| نام معطی بتقید پتہ | نام شے |
|---|---|
| مولوی سیف الدین صاحب منتظم مدرسۂ نظامیہ بمبئی .. .. | تقویم ۱۳۳۵ ۳ نسخہ — نقشہ تقویم ۴ پرت |
| ایک خاتون صاحبہ معرفت مولوی حاجی نور بخش صاحب .. .. | قرآن شریف ۱۵ سطری یک — آفتاب مسی یک |
| صوفی غلام علی صاحب بیرون موچی دروازہ محلہ شاہ گنج | حمائل شریف خورد یک — قرآن شریف ۱۴ سطری یک<br>قرآن شریف ۱۵ سطری یک — قرآن شریف قلمی ناکمل یک<br>قرآن شریف ناکمل ۵ |

دستخط۔ حاجی نور بخش ایم۔ اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور

# ماہ محرم الحرام ۱۳۳۵ھ میں اصحاب ذیل نے مدعو کیا

| نام داعی بتقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بتقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| میاں شہاب الدین صاحب لوہار منڈی | . | نقد فیکس ۸/ | میاں عبد اللہ صاحب چیٹھی رساں اونچی مسجد | . | چاول |

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| میاں نظام الدین صاحب موچی دروازہ | ہر کس | نان و گوشت خام | بابو حسام الدین صاحب بازار حکیماں | ہر کس | ضیافت |
| حاجی میراں بخش صاحب چوک متی ۔ | " | ضیافت | میاں کریم بخش صاحب کوچہ گنڈیگراں | " | " |
| منشی فرزند علی صاحب ٹکسالی دروازہ | " | نان گوشت حلوا نقد ۲ ر | میاں عبد اللہ صاحب شیر فروش ۔ | " | " |
| شیخ فیض اللہ صاحب کوچہ لال کنواں | " | ضیافت | منشی عبد اللہ صاحب اورسیر | ہر کس | ضیافت |
| میاں مولا بخش صاحب خیاط کناری بازار | " | فرنی نقد فیکس ۲ ر | حاجی نور الدین صاحب بزاز پیپل ویڑہ | " | " |
| میاں میراں بخش صاحب دوکاندار شاہی محلہ | " | نقد ۲ ر | میاں محمد الدین صاحب موچی دروازہ | ہر کس | ضیافت نقد فیکس ۲ ر |
| میاں محمد بخش صاحب خیاط کوچہ وچھوالی | " | ضیافت | میاں بدر الدین صاحب متصل گمرانی کوتوالی | " | ضیافت |
| حافظ چراغ الدین صاحب امین انجمن | " | " | میاں غلام حسن صاحب از محلہ خراسیان | " | " |
| مولوی محرم علی صاحب چشتی وکیل عدالت ہائی کورٹ | ہر کس | ضیافت نقد ۲ ر فیکس | | | |

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| میاں غلام محمد صاحب لوہاری منڈی | ہمہ کس | ضیافت | مولوی حافظ سید محمد امین صاحب وکیل | ہمہ کس | ضیافت |
| مولوی حافظ عبد المجید صاحب مدرس مسجد سنہرا | ہمہ کس | ضیافت | میاں نجم الدین صاحب جلد ساز | ہمہ کس | " |
| حافظ سید جلیل الرحمان صاحب شاعر | " | گوشت حلیم بکرہ | میاں منیر الدین صاحب | ہمہ کس | " |
| میاں عنایت محمد صاحب ٹھیکہ دار | " | ضیافت | میاں کرم الدین صاحب | ہمہ کس | " |
| پروفیسر مرزا محمد سعید صاحب | " | " | میاں چراغ الدین صاحب لنڈا بازار | ہمہ کس | " |
| ملک فیروز الدین صاحب | " | " | میاں اللہ دیا صاحب رفوگر | " | " |
| میاں مولا بخش صاحب درزی | " | " | میاں سراج دین صاحب زرنگل | " | " |
| میاں خیر شاہ صاحب حوالدار پولیس | " | " | میاں رسول بخش صاحب بازار حکیماں | ہمہ کس | نقد فیکس ۳ر |
| | | | حاجی قادر بخش صاحب بیرون موچی دروازہ | ہمہ کس | ضیافت |
| | | | شیخ محمد الدین صاحب اینڈ سنز کارخانہ دار | ہمہ کس | ضیافت |

دستخط۔ خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور

## گوشوارہ آمد و خرچ انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

### تفصیل آمد بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

| بقیہ گذشتہ | زکوٰۃ | چندہ | چرم قربانی | نذر | امداد | فروخت کتب | متفرق | تجارت | میزان آمد ماہ محرم | میزان کل مع بقیہ | خرچ ماہ محرم | بقایا بابت ماہ محرم |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۰۸۳—۹—۷ | ۱۶۰—۷—۰ | ۱۰—۰—۰ | ۱۵—۲—۰ | ۱—۰—۰ | ۱۱۸—۱۳—۹ | ۱۱—۲—۰ | ۳۱—۲—۰ | ۳۹—۱۳—۰ | ۳۸۷—۸—۹ | ۱۵۷۱—۴—۳ | ۹۱۳—۱۱—۷ | ۶۵۷—۸—۸ |

### تفصیل خرچ بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۳۸ھ

| تفصیل خرچ دارالعلوم ـ یتامیٰ و مساکین | | | | | | تفصیل خرچ مدات مختلفہ | | | | | | | | میزان کل خرچ | بقایا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| خوراک | پوشاک | طب | تنخواہ مدرسین | سامان روشنی | میزان خرچ دارالعلوم | اشاعت | رسالہ | سفر ایران | تنخواہ محرر | متفرق | تجارت | دستی | میزان | میزان کل خرچ | بقایا ماہ محرم ۱۳۳۸ھ |
| ۱۹۸—۱۵—۳ | ۱۵۲—۵—۳ | ۲۸—۴—۳ | ۱۵۹—۳—۳ | ۱۳—۸—۰ | ۵۵۲—۱—۰ | ۴۳—۱۱—۰ | ۴۳—۱—۰ | ۳۰—۰—۰ | ۸۵—۰—۰ | ۸—۳—۷ | ۳۹—۳—۰ | ۱۰—۰—۰ | ۳۶۰—۱۱—۷ | ۹۱۳—۱۱—۷ | ۶۵۷—۸—۸ |

دستخط مولوی حاجی نور بخش ایم اے مشیر مال انجمن | دستخط حکیم مفتی سلیم اللہ خاں پنشنر سیکرٹری و قائم مقام خزانچی انجمن | دستخط خلیفہ تاج الدین احمد وکیل و سیکرٹری انجمن | دستخط خلیفہ حافظ منیر الدین ایم اے ممتحن حسابات انجمن

# فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۳۸ھ

| نام معطی بتعیین پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد | نام معطی بتعیین پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|---|---|
| حافظ حاجی چراغدین صاحب پنشنر خزانچی انجمن نعمانیہ ہند لاہور - سید مٹھا | زکوٰۃ [illegible] | شیخ الہ دیا اینڈ سنز صاحبان سوداگران انارکلی لاہور .. | ۸ر ماہوار |
| منجانب حافظ سراج الدین صاحب مرحوم مالک کارخانہ نشوؤ حاصل پور علاقہ بہاول پور | عہ/ ماہوار | مستری عبدالکریم صاحب ڈپو نمبر ۱۲ پلٹن نمبر ۶۹ پنجابی از دہلی .. | عہ/ یتامیٰ |
| حاجی علم الدین صاحب ڈپٹی انسپکٹر سیالکوٹ | صہ/ | حکیم محمد عبداللہ صاحب رئیس پشاور .. | [illegible] اضحیہ |
| مفتی غلام رسول صاحب از محلہ مفتیاں چنیوٹ جھنگ | صہ/ نذر | ایم۔ عبدالغنی صاحب اوورسیر نہر کالا باغ میانوالی | ۹ر یتامیٰ |
| ماسٹر غلام محمد صاحب ہیڈماسٹر خانوزائی کوئٹہ بلوچستان۔ | عہ/ ماہوار | ایک مائی صاحبہ از محلہ سمیاں .. | ۵ر |
| مولوی محمد الدین صاحب پنشنر مدرس بنوں - | عہ/ یتامیٰ | بابو چراغ علی شاہ صاحب از حویلی چھترانوالہ | عہ/ |
| حاجی منشی نور الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ لاہور موچی دروازہ | ۲ر ماہوار | میاں شیر محمد صاحب داماد فتح الدین صاحب حجام | ۲ر نکاح |
| | | میاں غلام محمد صاحب // | ۲ر نکاح |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
| --- | --- |
| مولوی سید چراغ علی شاہ صاحب از بھٹاپور جالندہر | عـــہ نذر |
| اہلیہ صاحبہ چودھری علی محمد صاحب اسسٹنٹ منیجر محکمہ زراعت از لائل پور .. | عـــہ نیاز |
| آنریبل مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی۔ آئی۔ ای پریسیڈنٹ کونسل اوف ریجنسی بہاولپور | عـــہ زکوۃ ماہوار |
| میاں محمد بخش صاحب بجلی والہ کوچہ گجراں لاہور ... | عـــہ خیرات |
| مولوی غلام رسول صاحب سکنڈ کرشین ٹیچر لورالائی بلوچستان ... | عـــہ یتامے |
| مفتی نور محمد صاحب نقشبندی | عـــہ ر |
| مولوی حافظ سید محمد میاں صاحب قادری برکاتی آل رسول از مارہرہ شریف ایٹہ | لیے رضیعہ<br>عـــہ قرض حسنہ دمقیمہ<br>استقامت عـــہ |
| مولوی سراج الدین صاحب دوکاندار گھڑی انارکلی | عـــہ ۱۰ یتامے |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
| --- | --- |
| میاں محمد بخش صاحب ملازم بجلی گھر کوچہ گجراں .. | عـــہ یتامے ۱۰ ار |
| منشی نور احمد صاحب پٹواری مال چک نمبر ۱۹۳ ڈاکخانہ چک نمبر ۱۹۲ ۔ لائل پور۔ | للعہ یتامے |
| مولوی مصاحب علی صاحب امام مسجد چینیاں بیت جاوڑہ | امداد عـــہ ر |
| از فروخت کمال مرسلہ سید خلیل الرحمن صاحب قاضی شہر ریلدی ضلع گوجرانوالہ | عـہ " |
| سیٹھ ایم۔ عبد الرشید صاحب کلاتھ مرچنٹ بمبئی .. | عـــہ ماہوار |
| مولوی غلام رسول صاحب کلرک دفتر صوفی پنڈی بہاؤ الدین گجرات . | رضیعہ عـــہ<br>خیرات عـــہ<br>عـہ |
| شیخ حفیظ الدین صاحب عرائض نویس رہتک | عـہ یتامے |
| حاجی محمد صاحب اینڈ سنز صاحبان سوداگران ممباسہ افریقہ | زکوۃ عـــہ |
| حاجی عبد اللہ حاجی یعقوب صاحبان از ممباسہ | عـہ فتوے |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| حاجی مشتاق احمد صاحب عرف انور خاں صاحب پنشنر انسپکٹر شہاب پور امرتسر | للعہ امداد | بابت فتاوے رسید آمنبری ۲۱۸، ۲۱۹ و ۲۲۱ و ۲۲۳ و ۲۲۸ | [illegible] |
| چودھری الٰہ بخش صاحب ولد میراں بخش صاحب از حویلی میاں خاں | سے یتامیٰ ۴ | معلوم الاسماء رسیدات نمبری ۲۲۴، ۲۲۶ و ۲۲۹، ۲۳۶، ۲۴۲ و ۲۴۵، ۲۴۶ و ۲۵۱، ۲۵۶ | [illegible] |
| مولوی فضل الٰہی صاحب امام مسجد زیرہ فیروز پور | للعہ ۶ | | |

| میزان کل آمد بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ | [illegible] |
|---|---|

دستخط مولوی حاجی نور بخش ایم۔ اے سیکرٹری انجمن نعمانیہ ہند لاہور

دستخط حکیم مفتی سلیم اللہ خاں صدر و خزانچی انجمن " "

دستخط خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل۔ دبیر انجمن " "

دستخط خلیفہ حافظ منیر الدین بی۔ اے ممتحن حسابات انجمن " "

## ماہ صفر المظفر ۱۳۳۸ھ میں اشیائے ذیل موصول ہوئیں

| نام معطی بقید پتہ | تفصیل اشیا |
|---|---|
| مولوی حاجی قاری شاہ محمد ریاست علی خاں صاحب از شاہجہانپور | تیسیر المنطق ۷ نسخہ، التحقیقات ۲ نسخہ |
| منشی وزیر الدین صاحب ملازم حضرت شاہ سید حافظ محمد میاں صاحب قادری برکاتی آل رسول از مارہرہ شریف ضلع ایٹہ | اشتہار ماہواری یک۔ النفیر الاحدیک، شجرۂ قادریہ یک |

| نام معطی بقید پتہ | تفصیل اشیا |
|---|---|
| مولوی محمد حیدر عبد القادر صاحب از لکھنؤ | تفسیر آیات میراث دس نسخہ |
| مولوی حاجی نور محمد صاحب از محلہ نور گنج لدھیانہ .. .. | علمت القرآن ۸ نسخہ، تعلیم المتعلمین ٦ نسخہ |
| مولوی سید آل احمد ولی محمد صاحب ابن سید علی صاحب نورانی سید مظفر شاہی از لدھیانہ .. .. | امام اعظم دس نسخہ |
| مولوی محمد عبد اللہ صاحب مخدوم مظفر گڑھ | رسائل صوفی ۱۴ نسخہ |

دستخط۔ مولوی حاجی نور بخش ایم۔اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور

## ماہ صفر المظفر سنہ ۱۳۳۸ھ میں اصحاب ذیل نے مدعو کیا۔

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| میاں غلام مصطفےٰ صاحب عباسی دروازہ | ہمہ کس | ضیافت نقد فی کس ۲ر | محمد یوسف صاحب خلف گلزار محمد صاحب | ہمہ کس | ضیافت |
| حافظ حاجی ظفر احمد صاحب عطار موچی دروازہ لاہور | ہمہ کس | ضیافت | سیٹھ احمد الدین صاحب از لوہاری منڈی | ہمہ کس | // |
| شیخ عنایت حسین صاحب [illegible] | ہمہ کس | // | شجاعت خاں صاحب محلہ ستھاں | ہمہ کس | ضیافت |

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| منشی رسول بخش صاحب کوچۂ فقیر خانہ | ہمہ کس | ضیافت | شیخ برکت علی صاحب اندرون موچی دروازہ | ہمہ کس | ضیافت |
| مولوی مولا بخش صاحب بازار سید مٹھا | ہمہ کس | 〃 | میاں محمد بخش صاحب بجلی گھر والے | ہمہ کس | 〃 |
| مولوی مولا بخش صاحب بازار سید مٹھا | ہمہ کس | 〃 | میاں شرف دین صاحب از چوہٹہ مفتی باقر صاحب | 〃 | 〃 |
| حافظ محمد حسین صاحب کوچہ رنگریزاں | ہمہ کس | 〃 | حافظ عبد الغنی صاحب اوڈیٹر اوف اکونٹس میاں میر | 〃 | 〃 |
| میاں فتح دین صاحب بازار نیزا بیاں | ہمہ کس | 〃 | چودھری الٰہی بخش صاحب حویلی میاں خاں | 〃 | 〃 |
| میاں میراں بخش صاحب موچی از محلہ کمانگراں | ہمہ کس | 〃 | میاں لعلو ماسکی بازار ستھاں | ہمہ کس | 〃 |

دستخط۔ خلیفہ تاج الدین احمد وکیل ہائیکورٹ۔

دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور

## گوشوارہ آمد و خرچ انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۵ھ

### تفصیل آمد بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۵ھ

| | |
|---|---|
| بقایا ماہ گذشتہ | ۲۴۸-۲-۹ |
| [illegible] | ۱۳۵-۰-۰ |
| [illegible] | ۲۰-۳-۶ |
| [illegible] | ۴-۰-۰ |
| [illegible] | ۱-۰-۰ |
| [illegible] | ۴-۰-۰ |
| [illegible] | ۵-۰-۰ |
| [illegible] | ۱۰-۰-۰ |
| امداد | ۱۵-۱۰-۰ |
| [illegible] | ۱-۱-۰ |
| [illegible] | ۳۱-۸-۰ |
| [illegible] | ۳۴-۱-۰ |
| میزان آمد [illegible] | ۵۹۰-۱۲-۷ |
| میزان کل [illegible] | ۱۰۴۸-۵-۴ |
| [illegible] | ۵۱۵-۱۵-۳ |
| [illegible] | ۴۳۲-۸-۰ |

### تفصیل خرچ بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۵ھ

| | |
|---|---|
| **تفصیل خرچ دار العلوم - یتامیٰ و مساکین** | |
| خوراک | ۱۲۶-۴-۲ |
| پوشاک | ۴۱-۱۲-۳ |
| مدرسین | ۳۶-۸-۰ |
| [illegible] | ۱۲۱-۴-۲ |
| سامان [illegible] | ۱۰-۰-۲ |
| [illegible] | ۴۶-۱۵-۹ |
| **تفصیل خرچ مدات متفرق** | |
| اشاعت | ۲۲-۲-۰ |
| رسالہ | ۵۴-۱۲-۲ |
| سفر [illegible] | ۸-۰-۰ |
| [illegible] | ۸۵-۰-۰ |
| [illegible] | ۵۲-۸-۰ |
| [illegible] | ۳۳-۳-۰ |
| [illegible] | ۴۸-۶-۱۵-۲ |
| میزان [illegible] | ۵۱۵-۱۵-۳ |
| [illegible] | ۴۳۲-۸-۰ |

دستخط - مولوی حاجی نور بخش ایم - اے مشیر مال انجمن | دستخط حکیم مفتی سلیم اللہ خان سیکرٹری ہند و خزانچی انجمن | دستخط خلیفہ تاج الدین احمد جلیل دبیر انجمن

دستخط - خلیفہ حافظ منیر الدین بی - اے ممتحن حسابات انجمن

# فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| حاجی میاں نظام الدین صاحب ٹھیکہ دار آنریری مجسٹریٹ امرتسر .. .. | [illegible] امداد | کالو صاحب از انارکلی لاہور تکیہ امی والہ .. .. | [illegible] امداد |
| | | مولوی محمد عالم صاحب مدرس کنجاہ گجرات .. | [illegible] زکوۃ |
| مولوی نور احمد صاحب امام مسجد شیخ بڈھا چوک فرید امرت سر .. .. | [illegible] // | میاں مہر الدین صاحب از خضری محلہ لاہور | [illegible] امداد |
| | | ایک مائی صاحبہ .. .. | ۲ // |
| مولوی نیک عالم شاہ صاحب امام مسجد پلٹن نمبر ۲۶ کالا پور | [illegible] یتامی | حافظ صاحب امام مسجد متصل مکان انجمن .. | [illegible] // |
| عطیہ سالانہ ریاست ابد مدت بہاول پور | سالانہ [illegible] امداد | مولوی عبد السلام صاحب ہمدانی واعظ امرتسر | [illegible] // |
| جمعدار محمد حنیف خانصاحب پلٹن نمبر ۱۰ اورنگ آباد حیدر آباد دکن | [illegible] امداد | مولوی سید عنایت اللہ شاہ صاحب از فیروزپور | [illegible] // |
| مولوی قاسم الدین صاحب امام مسجد بذریعہ سلطان محمد صاحب پوستین نمبر ۲۵۶ ٹوبہ ٹیک سنگھ لائل پور | [illegible] // | مولوی محمد الدین صاحب از لاہور .. .. | [illegible] // |
| ماسٹر غلام محمد صاحب ملکیانہ بشید خانوزائی بوستان کوئٹہ | [illegible] ماہوار | حاجی سید عبد الحق صاحب سجادہ نشین قصور لاہور | [illegible] // |
| | | مولوی حاجی محمد الدین صاحب مدرس قصور | [illegible] // |

| نام معطی بقیہ پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقیہ پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| حاجی سوداگر دین صاحب از قصور .. .. | عـ ر امداد | حاجی معراج دین صاحب کفش فروش چھتہ بازار | صہ ر امداد |
| میاں فضل الٰہی صاحب از نظام آباد۔ گوجرانوالہ .. | عہ ر // | مہر معراج الدین صاحب رئیس مزنگ لاہور .. .. | صہ ر // |
| میاں فیروز الدین صاحب | عـ ر // | مولوی عنایت اللہ صاحب از فتح آباد امرتسر | عہ ر // |
| میاں سوداگر دین صاحب | عہ ر // | منشی عبد العزیز صاحب از لاہور | عہ ر // |
| چودھری علی محمد صاحب از گھڑیالہ .. .. لاہور | صـ زکوٰۃ | میاں عبد المجید صاحب سوداگر بوٹ گورداسپور | عہ ر // |
| مولوی حاجی رحیم بخش صاحب امام مسجد جامع گھڑیالہ | للعہ ر // | میاں حسین بخش صاحب زمیندار چک جیا موسیٰ لاہور | صہ ر // |
| مولوی شاکر محمد صاحب مدرس بہاول پور | عـ امداد | میاں عبد المجید صاحب سوداگر بوٹ گورداسپور | عہ ر // |
| مولوی محمد صادق صاحب از ... | عہ ر // | | |
| مولوی محبوب عالم صاحب پشاوری مال ودریال .. | صـ // | ڈاکٹر محمد صدیق صاحب از حویلی کابلی مل لاہور | سے ر // |
| منشی عبد الرحمن صاحب ملازم محکمہ نہر بہاول پور | عـ ر // | میاں غلام قادر صاحب کلاں تھہ مرچنٹ بارود خانہ | عـ ر // |
| مہر چنن الدین صاحب از بھاٹی دروازہ لاہور | صہ ر // | میاں عبد المجید صاحب سوداگر بوٹ گورداسپور | عـ ر // |
| میاں علم الدین صاحب .. | صہ ر // | میاں معراج الدین صاحب از لاہور .. .. | عہ ر // |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| میاں عبد المجید صاحب سوداگر بوٹ گورداسپور | عہ/ امداد | میاں جلال الدین صاحب ولد حاجی امام الدین صاحب مرحوم مصری شاہ .. | عہ/ امداد |
| بندہ احمد صاحب از کوچہ ڈوگران .. | صہ/ " | مستری دین محمد صاحب از موری دروازہ .. | عہ/ " |
| میاں امام الدین صاحب از لاہور | عہ/ " | میاں محمد بخش صاحب پٹولی | عہ/ " |
| میاں فتح علی صاحب " | عہ/ " | حافظ حکیم رحمت اللہ صاحب از لاہور .. | عہ/ " |
| مستری دین محمد صاحب از موری دروازہ .. | عہ/ " | نامعلوم الاسماء و متفرق بروز دوم ۵ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۹ھ .. | عہ/ " صہ/ |
| مولوی محمد حسین صاحب | عہ/ " | مستری مردان علی صاحب از چوہا بھگتاں ضلع راولپنڈی | عہ/ " |
| مستری نور محمد صاحب از [illegible] | صہ/ " | میاں فضل الدین صاحب ٹھیکہ دار شاہدرہ | عہ/ " |
| میاں عبد المجید صاحب سوداگر بوٹ گورداسپور | عہ/ " | مستری عزیز الدین صاحب | عہ/ " |
| میاں غلام حسین صاحب از بھاٹی دروازہ .. | ۸/ " | دین محمد صاحب ذیلدار اچھرہ ضلع لاہور | عہ |
| سید شمشاد علی صاحب صابری از لاہور .. | صہ/ " | مولوی صوفی محمد اکبر خان صاحب وارثی .. | عہ/ " |
| میاں غلام محمد صاحب از لاہور | ۸/ " | | |
| بابو غلام محمد صاحب | عہ/ " | | |
| میاں حمید الدین صاحب از یکی دروازہ لاہور | عہ " | | |

| نام معطی بقیہ پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد | نام معطی بقیہ پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|---|---|
| چندہ آوردہ مولوی محمد عظیم صاحب امام مسجد جامع وزیرآباد | عہ/ امداد | مولوی محمد حسین صاحب از ابراں بٹالہ امرتسر | عہ/ امداد |
| قاضی حبیب اللہ صاحب تاجر کتب کشمیری بازار | عہ/ 〃 | مولوی احمد علی صاحب امام مسجد شاہی لاہور | عہ/ 〃 |
| مولوی غلام اللہ صاحب مدرس باغبانپورہ لاہور | صہ/ 〃 | افتخار علی صاحب وکیل | عہ/ 〃 |
| والدہ صاحبہ محمد عمر صاحب از سید مٹھا | صہ/ زکوٰۃ | دین محمد صاحب از لاہور | صہ/ 〃 |
| والدہ صاحبہ حافظ سراج الدین صاحب مرحوم از سید مٹھا | صہ/ 〃 | مولوی علم الدین صاحب مصحح مطبع نولکشور لاہور | صہ/ تیاری |
| بابو غلام محمد صاحب نقشہ نویس آثار قدیمہ | صہ/ امداد | مولوی زین العابدین صاحب کلرک اگزیمنر دفتر | عصہ/ امداد |
| میاں شہاب الدین صاحب | عہ/ 〃 | قاضی محمد انور صاحب کلرک پوسٹ ماسٹر جنرل | عہ/ 〃 |
| ڈاکٹر محمد صدیق صاحب از حویلی کابلی مل | عہ/ 〃 | میاں عبدالرحیم صاحب گڑھی شاہو | [illegible] 〃 |
| میاں علم الدین صاحب گڑھی شاہو | عہ/ 〃 | ملک سراج الدین صاحب اکونٹنٹ پیسہ اخبار | عہ/ 〃 |
| منشی جہانگیر خان صاحب منشی نائب ناظر از لاہور | صہ/ 〃 | مرزا محمد بیگ صاحب چیف کلرک [illegible] افسر | عہ/ 〃 |
| منشی فضل احمد صاحب پنشنر از لدھیانہ | صہ/ 〃 | بابو بشیر علی صاحب کلرک فراش خانہ کانپور | عہ/ 〃 |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| مولوی حکیم محمد اسرائیل صاحب امام مسجد کمہاراں لاہور | سے امداد | مولوی حافظ محمد امین صاحب امام وخطیب گھمیانہ | عہ ر امداد |
| میاں رحمت اللہ صاحب | عہ ر " | میاں چنن دین صاحب | عہ ر ر |
| میر امیر حسین صاحب منشی گلوالپن ہیر | عٰہ ر ر | میاں محمد الدین صاحب | عہ ر ر |
| مہر الہہ دتا صاحب ہیڈ مالی لاہور .. | عـہ ر | مولوی محمد شاکر محمد صادق صاحبان بہاول پور .. | عہ ر زکوۃ خیرات |
| میاں چراغ دین صاحب جمعدار باغات | عٰہ ر ر | مولوی عبد العزیز صاحب از مزنگ لاہور .. | عہ ر زکوۃ |
| میاں عزیز الدین احمد صاحب سکنڈ کلرک گورنمنٹ کالج | عہ ر ر | والدہ صاحبہ عبد الرحمن صاحب از سید مٹھا .. | صہ ر ر |
| مستری عبد الکریم صاحب کیرینج ادفس لاہور .. | عہ ر " | مولوی علی محمد صاحب امام مسجد گمٹی بازار .. | لعـہ |
| مولوی ثناء اللہ صاحب دوکاندار کیرینج ادفس | عہ ر " | اہل محلہ صاحبان مسجد خراسیاں بذریعہ چودھری نور محمد صاحب چپراسی | امداد عـہ ر صہ ر |
| مولوی محمد صادق صاحب بہاولپوری .. .. | عہ ر ر | منشی محبوب عالم صاحب پٹواری مال درپال گوجرانوالہ .. | ر لعـہ |
| مولوی سلیم صاحب از لاہور | عہ ر ر | شیخ مہر بخش صاحب قصبہ باف موچی دروازہ | ۸ ر ر |
| میاں حافظ عبد الرحمن صاحب ولد حافظ سراج الدین صاحب مرحوم .. | صہ ر زکوۃ | صاحبزادہ محمد سعید صاحب سجادہ نشین بیربل ضلع شاہپور | صہ ر ر |
| میاں سراج الدین صاحب از لاہور | عصہ ر امداد | | |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| مولوی سلطان محمود صاحب از مقام چنیوٹ | عہ/ر امداد | تاج الدین صاحب ہیڈ کلرک بارگماسٹری .. | عہ/ر امداد |
| مستری عزیز الدین صاحب ٹھیکہ دار بیرون موچی دروازہ | صہ/ر ״ | مولوی عنایت اللہ صاحب صابری چشتی از فتح آباد قصور | عـہ ۹ر ״ |
| میاں نواب الدین صاحب ترکمان لاہور .. .. | عا/ر ״ | میاں فتح محمد صاحب .. | عہ/ر ״ |
| مولوی قمر الدین صاحب امام جامع مسجد وزیر آباد .. | لعہ ۸ر ״ | میاں معراج الدین صاحب از چیا موسے .. .. | عہ/ر ״ |
| چودھری غلام رسول صاحب رئیس کھنورہ ہوشیارپور | عا/ر ״ | مولوی پیر عبد الغفار شاہ صاحب سجادہ نشین از محلہ سادھواں لاہور | صہ/ر ״ |
| چودھری عمر الدین صاحب | عـعہ/ر ״ | جناب ڈاکٹر محمد صدیق صاحب از حویلی کابلی مل | ما/ر امداد |
| صادق حسین صاحب از گھڑیالہ لاہور .. .. | عا/ر ״ | میاں غلام محمد صاحب از لوہاری منڈی .. | عا/ر ״ |
| مولوی غلام نبی صاحب کمپازیٹر از شاہ عالمی دروازہ | عا/ر ״ | چودھری محمد دراز و عمر حیات صاحبان رئیسان از حویلی میاں خاں .. .. | سے ״ |
| عبد الغنی صاحب مطبع گجرات | عہ/ر ״ | | |
| مولوی غلام رسول صاحب اہلمد دربار بہاولپور | عہ/ر ״ | حکیم شیخ محمد شریف صاحب از سید مٹھہ | عا ۴ر ״ |
| حاجی رحیم بخش صاحب تاجر کتب بہاولپور | عـہ/ر ״ | حافظ فضل الٰہی صاحب امام مسجد رنگ محل .. | صہ/ر ״ |

| نام معطی بتفصیل پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بتفصیل پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| میاں محمد الدین صاحب از بھاٹی دروازہ لاہور | عہ ر امداد | غلام صمدانی فضل الرحمن صاحبان سوداگران چوب ملاحی ٹولا اٹک | للعہ امداد |
| بہادر علی شاہ صاحب ۔ | عہ ر ″ | میاں فضل حسین صاحب دوکاندار | عہ ر ″ |
| مولوی حافظ محمد امین صاحب ہیڈ ماسٹر اسلامیہ سکول گکھیانہ .. | ے ر ″ | میاں عبد القادر صاحب دوکاندار ضلع اٹک | عہ ر ″ |
| میاں فیروز الدین صاحب | ے ر ″ | چودھری شمس خان صاحب نمبردار سکھیکے گوجرانوالہ | عت ۲۰ زکوٰۃ |
| حاجی معراج الدین صاحب کفش فروش چھتہ بازار | عصہ ر ″ | مستری امام الدین صاحب انجینیر میونسپل کمشنر چونیاں | سے ر ″ |
| میاں کالو صاحب [illegible] | عہ ر ″ | مولوی باغ دین صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ سکول پشاور .. | عہ ر ″ |
| شریف احمد صاحب .. | ے ر ″ | حافظ عبد اللطیف صاحب پلیڈر مردان پشاور | للعہ ″ |
| حافظ حسین بخش صاحب سوداگر از ڈبی بازار | للعہ زکوٰۃ | میاں کریم بخش صاحب نان پز بھاٹی دروازہ | شعہ ر امداد |
| مولوی حاجی نور بخش صاحب ایم اے مشیر مال الجبر | للعہ ر زکوٰۃ ۲ ر | مولوی حکیم سلطان محمود صاحب مدرس چنیوٹ ضلع جھنگ .. | یتامیٰ للعہ ۳ ر |
| متفرق روز سوم ۲ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ | امداد للعہ ۱۰ ر | | |
| متفرق بموقع وعظ مفتی اعظم شاہ صاحب بعد ختم جلسہ | ۱۲ ر ″ | | |

| نام معطی بقیہ پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقیہ پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| حکیم محمد عبداللہ صاحب رئیس پشاور .. | صہ ر زکوۃ | حاجی سراج الدین صاحب نقش فروش چھتہ بازار | عہ ر امداد |
| شاہ محمد مراد صاحب از مسیکر ملتان .. | سے ر یتامے | مستری مردان علی صاحب از چوہا بھگتان ضلع [illegible] | ۸ ر " |
| میاں محمد دین صاحب ٹھیکیدار پتھر از لوہاریمنڈی۔ | عنہ زکوۃ | میاں محمد حسین صاحب درزی ششتی ملاحاں | ۲ ر " |
| حکیم سید اکبر حسین صاحب از وچھووالی .. | صہ ر امداد | مولوی قاضی محمد اسحاق صاحب قاضی ریاست انب ضلع ہزارہ - .. | سے ر عشر |
| چودھری محمد بخش اینڈ سنز صاحبان ٹھیکیداران قالین محلہ سوچیدروازہ | مار زکوۃ | منشی غلام حسین صاحب سابق تحصیلدار لس بیلہ اندرون بازار امرتسر | ے ر یتامے |
| قاضی حاجی محمد عبد القیوم صاحب ریڈر صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع جہلم | عہ ر نذر | میاں عبد الرحمن صاحب پان فروش لوہاریمنڈی | عہ ر ماہوار |
| صوبیدار عبد المجید خانصاحب سپرنٹنڈنٹ پینچر ریلوے سیالکوٹ | صہ ر یتامے | شیخ الہ دیا اینڈ سنز صاحبان سوداگران انارکلی | ۸ ر " |
| صاحبزادہ محبوب عالم صاحب سجادہ نشین آہیوان گجرات | سے امداد | چودھری اکبر علی صاحب ۳۳۵ گ ب براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ | عہ ر یتامے |
| مولوی محمد شاکر صاحب صدر مدرس مدرسہ دینیہ بہاولنگر | عہ ر " | سیٹھ چراغدین صاحب کلاتھ مرچنٹ لوہاریمنڈی | عہ ر ماہوار |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| بابو تاج الدین صاحب کلرک لوکو ٹاریننڈی .. | ۵ر ماہوار | بابت مفاد جائداد موقوفہ برکت علی مرحوم از شاہدین صاحب چابکسوار لاہور | موقوفہ مفاد ... |
| بابو عبد الغنی صاحب اوورسیر محکمۂ نہر کالا باغ میانوالی | ۵ر یتامیٰ | حکیم عبد العزیز صاحب ہمدرد از لاہور .. | عـــہ ماہوار |
| خاتون خانم صاحبہ اہلیہ حسن خان صاحب انسپکٹر پولیس نندود ضلع ریواکانٹھہ | للعہ ر ر | برکت علی صاحب شنٹر انجمن شیڈ سلامت پورہ | عہ ر خیرات |
| .. .. .. | .. | بابت جائداد زرعی ملکانہ اراضی ملکیتی انجمن واقعہ موضع چندرا بابت ششماہی فصل ربیع اپریل وبگوکاستکاران | مالر مفاد زرعی |
| مولوی عبد الرحمن صاحب ہاشمی از بستی دانشمندان ضلع جالندھر .. | عـــہ ر ۸ر ر | چودھری خان محمد صاحب ولد چودھری حاکم علی صاحب سفید پوش چک ۲۵۷ ٹوبہ ٹیک سنگھ | عــــہ خیرات |
| جمعدار محمد علی خان صاحب خانوزائی گینگ ۵ خانوزائی ریلوے بوستان | عہ ماہوار ۲ر | شیخ رسول بخش صاحب نقشہ نویس دفتر انجنیئر انچیف بازار حکیماں | للعہ ر خیرات ۱۱ر |
| مولوی فقیر محمد صاحب صدر مدرس مدرسہ احسن المدارس کانپور | عہ ر امداد | بابو محمد شفیع صاحب گارڈ ریلوے کامل پور .. | صہ ر زکوۃ |
| میاں لعل دین صاحب امرتسر | ار ر | | |
| کرم چند صاحب بورا فروش لاہور .. | ار ر | | |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| مسماۃ نامعلوم صاحبہ معرفت منشی محبوب عالم صاحب پشاوری مال درپال۔ | ۱ ؍ یتامیٰ | منشی سید محمد صاحب ملازم سدھووال۔ | اضحیہ عہ ؍ |
| مولوی محمد اعظم صاحب از ملک پور رعیہ ضلع سیالکوٹ ۔ ۔ | عہ ؍ امداد | معلوم الاسماء رسیدات نمبر ۲۶۲ و ۲۷۱ و ۲۷۷ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۴۲ و ۴۵۳ و ۴۵۷ و ۴۵۹ تا ۴۶۰ و ۴۶۳ و ۴۶۶ و ۴۳۸ | ۱۲۳ ؍ ۵ ؍ ۷ |
| محمد ناصر خان صاحب ۱۳ لانسرز کوہاٹ ۔ | ۵ ؍ یتامیٰ | | |
| تفصیل مبلغ آمدہ مرسلہ منشی رحیم بخش صاحب سابق مینیجر ریاست سدھوال پٹیالہ ۔ ۔ | | فتاوے رسیدات نمبر ۲۶۵ و ۴۱۸ | للعہ ؍ ۱۲ ؍ |
| منشی رحیم بخش صاحب از فتح پور | عہ ؍ امداد | میزان کل آمد بابت ماہ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ | [illegible] |

دستخط۔ مولوی حاجی نور بخش ایم۔ اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور

دستخط۔ حکیم مفتی محمد سلیم اللہ خان پنشنر و صدر قائمقام۔ خزانچی انجمن ،،

دستخط۔ خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل۔ دبیر انجمن ،، ،،

دستخط۔ خلیفہ حافظ منیر الدین بی۔ اے ممتحن حسابات انجمن ،، ،،

# ماہ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ میں اشیائے ذیل موصول ہوئیں

| نام معطی بقید پتہ | تفصیل اشیاء موصولہ |
|---|---|
| مولوی منشی محبوب عالم صاحب پٹواری مال ورپال گجرانوالہ۔۔ | قرآن شریف مسطر ۱۵ سطری یک۔ کفایہ معاملہ قلمی فارسی ناقص یک نسخہ۔ بہار دانش قلمی ناقص یک الفاظ الادویہ یک نسخہ۔ رسالہ انوار الاسلام یک قرآن کی حقیقت یک برس نامہ رنگین یک۔ دلائل الخیرات قلمی ترکیب کیمیا یک۔ اکسیر اعظم یعنی دیوان شمس تبریز یک |
| محمد عسکری صاحب از لاہور | مسدس ظفریابی ۱۰ نسخہ |
| مولوی علی محمد صاحب امام مسجد گمٹی بازار | برہان السنت ۲۰ نسخہ |
| چودھری غلام رسول صاحب رئیس گھنوڑہ ہوشیارپور | طب اکبر فارسی یک مجلد |
| مولوی محمد حیات صاحب مدرس دار العلوم | تعلیم الاسلام کا اُردو قاعدہ ۲ عدد<br>" حصہ ۱ ۲ و حصہ ۲ ۲ و حصہ ۳ ۲ و حصہ ۴ ۲<br>۱۰ عدد |
| مولوی احمد الدین صاحب از گنجیال ضلع شاہ پور | القول المثبت یک۔ عمدۃ الاقوال یک۔ قول الامام یک<br>۳ عدد |
| منشی عبد الرحمن صاحب ملازم محکمہ نہر بہاول پور۔۔ | منبع البرکات ۶ نسخہ |

| نام مطلق بقید پتہ | تفصیل اشیاء |
|---|---|
| مولوی حاجی محمد لعل خاں صاحب ۱۲/۲ زکریا اسٹریٹ کلکتہ | جواہر البیان ترجمہ خیرات الحسان یکصد - تاریخ وہابیہ دیوبندیہ ۳۰۰ تجلی الیقین - خزانہ کرامت - فتاوے عقائد - وہابیہ ۹۸ ۳۱ ۱۳ سیف الجبار - ترغیب الصلوٰۃ ۱۳ ۳۴ ۳۵۵ |

دستخط - مولوی حاجی نور بخش ایم - اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور

## ماہ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ میں اصحاب ذیل نے مدعو کیا

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| مستری قمر الدین صاحب دوکاندار لکڑی | ہمہ کس | ضیافت | مستری عزیز الدین صاحب ٹھیکہ دار | ہمہ کس | ضیافت |
| میاں ملا دارتی صاحب بھاٹی دروازہ | " | " | میاں شیر محمد صاحب چاہ میراں | " | " |
| مولوی عبد الکریم صاحب منشی ملا حاں | " | " | میاں محمد ابراہیم صاحب جوگی محلہ | " | " |
| میاں محمد امین صاحب ہیرا منڈی | " | " | مولوی نور بخش صاحب ناظم التعلیم | " | " |
| شیخ مہر بخش صاحب موچی دروازہ | " | " | حافظ عبد الغنی صاحب اڈیٹر [illegible] لاہور | " | " |

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| مولوی عبدالکریم صاحب بجوار [illegible] شاہ حاں | [illegible] | ضیافت | حاجی ظفر احمد صاحب عطار [illegible] دروازہ | [illegible] | [illegible] |
| میاں مبارک [illegible] الدین صاحب کوچہ [illegible] بیگم | [illegible] | [illegible] | [illegible] محمد صاحب [illegible] سید علی ایوب حسین صاحب موچی دروازہ | [illegible] | [illegible] |
| خلیفہ حافظ خیر الدین صاحب [illegible] | ۱ | ضیافت | مولوی فضل الدین [illegible] | 〃 | 〃 |
| میاں منیر الدین صاحب جلد ساز | 〃 | 〃 | [illegible] صاحب [illegible] | 〃 | 〃 |
| میاں فضل ربانی [illegible] محلہ گل فروشاں | [illegible] | ضیافت | شیخ [illegible] احمد صاحب نقشہ نویس | [illegible] | [illegible] |
| مولوی حاجی محمد بخش صاحب مسجد [illegible] | [illegible] | ضیافت | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| شیخ علاؤ الدین صاحب [illegible] | [illegible] | [illegible] | حافظ عبد الغنی صاحب [illegible] | [illegible] | ضیافت |
| محمد تقی صاحب از موچی دروازہ لاہور | 〃 | 〃 | خلیفہ محمد عبداللہ صاحب منصرم انجمن [illegible] | 〃 | 〃 |
| میاں گاماں پہلوان کوچہ گل فروشاں | 〃 | 〃 | چودھری قادر بخش صاحب موچی دروازہ | 〃 | 〃 |
| بابو شیخ محمد حسین صاحب از لوہاری منڈی | 〃 | 〃 | مولوی محرم علی صاحب چشتی وکیل | 〃 | 〃 |

دستخط - خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل - ممبر انجمن حمایت ہند لاہور

| | | | |
|---|---|---|---|
| خوراک طلبہ | ۲۳۱–۵–۹ | بقایا ماہ گذشتہ | [illegible] |
| پوشاک طلبہ | ۱۳–۶ | زکوٰۃ | [illegible] |
| کتب و [illegible] | ۱۹–۶–۰ | چندے | [illegible] |
| تنخواہ ملازمین | ۱۹۵–۳–۴ | [illegible] | [illegible] |
| سامان [illegible] | [illegible] | خیرات | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| اشاعت | ۴۲۵–۵–۹ | امداد | [illegible] |
| محصول | [illegible] | [illegible] | ۱۲–۴ |
| سفیران | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| تنخواہ ملازمین دفتر | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] کتب | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| میزان خرچ | [illegible] | میزان آمد | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] کل | ۲۴۳۳–۴–۳ |

[illegible]

# فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۸ھ

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| چودھری غلام رسول صاحب ٹھیکہ دار لاہور منٹگمری روڈ | مار امداد سالانہ | شیخ اللہ دیا اینڈ سنز صاحبان سوداگر انارکلی .. | ۸ر ماہواری |
| خلیفہ حافظ منیر الدین صاحب بی۔اے ممتحن حسابات انجمن | عہ ر خیرات | حاجی منشی نور الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ لاہور .. | ۲ر ۳ |
| ڈاکٹر عبد القادر صاحب ڈسپنسری اسسٹنٹ ۲۲ ہسپتال نیلہ | کتب صدر یتامے عہ | مولانا مولوی حافظ سید محمد میاں صاحب قادری برکاتی از مارہرہ شریف .. | للعہ زکوۃ |
| میاں جھنڈا خاں صاحب پٹواری نہر بذریعہ منشی محبوب عالم صاحب پٹواری ہال دربال | عہ ر یتامے | مولوی نظام الدین صاحب ملتانی واعظ محلہ لکڑمنڈی وزیرآباد .. .. | عہر امداد |
| خورشید عالم صاحب ولد میاں غلام مصطفے صاحب از رکن پور | عہ ر // | مولوی سندے خاں صاحب اورینٹل ٹیچر گورنمنٹ نارمل سکول میانوالی .. .. | عا ر عقیقہ |
| حافظ شیخ عبد الغنی صاحب اوڈیٹر اوف اکونٹس بہاولپور | مار نیاز | حافظ ولی محمد صاحب نمبردار چک ۱ ڈگری حیدرآباد سندھ | للعہ ر زکوۃ |
| ماسٹر شیر محمد صاحب وائس پرنسپل آرٹ سکول لاہور | صہ ر زکوۃ | مسسرز عبد الرشید صاحب کلاتھ مرچنٹ بمبئی .. .. | عسہ زکوۃ ماہواری |
| مولوی حکیم سلطان احمد صاحب امام جامع مسجد گوجرہ | صہ ر یتامے | خاتون صاحبہ حسن خاں بابر خاں صاحبان از نندود | صہ ر یتامے |
| .. .. .. .. | | | |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| منشی میراں بخش صاحب از سید مٹھا لاہور | عہ خیرات |
| از فروخت پوست خشک شدہ آوردہ منشی محبوب عالم صاحب پٹواری مال ورپال | عہ/ اضحیہ ۸ر |
| تفصیل موازی ۳۲ مر آوردہ حافظ عبدالمجید صاحب مبلغ انجمن | |
| نامعلوم الاسم صاحب | ار امداد |
| نامعلوم الاسم صاحب | ــ ر ″ |
| محمد صدیق صاحب .. | ــ ر ″ |
| نظیر حسین صاحب .. | ــ ر ″ |
| فضل محمد صاحب .. | ار ″ |
| آنریبل مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی۔آئی۔ای۔ پریسیڈنٹ کونسل اوف ریجنسی بہاولپور .. | عــہ زکوٰۃ ماہوار |
| مولوی بدر الحفاظ رمضان صاحب از ضلع سیالکوٹ | ہے امداد سالانہ |
| غلام محمد صاحب ملکیار ہیڈ ماسٹر خانوزائی۔ از ضلع ملکیار | ۲ر ماہوار |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| منشی محمد عبد الغفور خاں صاحب منیجر سنگر کمپنی در علاقہ ملک مالوہ .. | ۱۲ر چندہ سالانہ |
| مستری علم داد صاحب ملازم شیڈ ریلوے لاہور | عہ ماہوار |
| شیخ محمد نظر صاحب ڈسٹرکٹ بورڈ سکریٹری سرگودھا انبھیر | ۲ یتامے |
| قاضی میاں محمد اشرف صاحب ٹھکور داڈاکخانہ بھڑوچ | ۴ر امداد سالانہ |
| مرزا محمد صدیق صاحب نمبردار ہری پور .. | ۱۰ یتامے |
| جمعدار محمد علی خاں صاحب خانوزائی ریلوے بلوچستان | ۲ر ماہوار |
| مولوی ظہور الاسلام صاحب از فتحپور ہسوہ .. | عہ یتامے |
| تفصیل مبلغ عـہ مرسلہ مولوی حکیم محمد سلطان احمد صاحب گوجرہ رسید نمبر ۱۱۵ تا ۱۱۷ | |
| منشی محمد یوسف صاحب از گوجرہ .. | ۳ یتامے |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ بشرح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ بشرح مد |
|---|---|---|---|
| والدہ صاحبہ محمد یوسف صاحب از لکو جبرہ | عہد عطیہ | خانصاحب امام بخش صاحب از لائل پور | [illegible] |
| الہ بخش صاحب مدرس گوجرہ | از علیہ | میاں محمد ابراہیم صاحب از لائل پور | [illegible] |
| مفتی غلام رسول صاحب محلہ سلطانیاں چنیوٹ | عہد ریتا ہے | علوم الاسلام ... | [illegible] |
| بابت مقادحہ ... موقوف ڈپٹی عبدالرحیم صاحب مرحوم | موقوف بسے مقاد | [illegible] | [illegible] |
| سید افضال الرحیم صاحب ... مستری الٰہی بخش صاحب ... | ... نذر | [illegible] | [illegible] |
| منشی محمد یحییٰ صاحب اسب پوسٹ ماسٹر ... | عہد ریتا ہے | [illegible] | [illegible] |
| حکیم عبدالعزیز صاحب ... از دہلی دروازہ | عہد ماہوار | خلاصہ رسیدات ... | [illegible] |
| سید غلام غوث صاحب ... جبرہ | ... | میزان کل آمد بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ | ... |

دستخط مولوی حاجی نور بخش ایم اے مشیر مال انجمن ...

دستخط حکیم مفتی محمد سلیم اللہ خان ... قائمقام خزانچی انجمن

دستخط مولوی خلیفہ حاجی تاج الدین صاحب وکیل ... انجمن

دستخط خلیفہ حافظ منیر الدین بی ... ممتحن حسابات انجمن

ربیع الثانی [illegible] صاحبان ذیل نے [illegible] کیا

| | | | |
|---|---|---|---|
| [illegible] | مستغیثی بقید پتہ | نام شے | [illegible] |
| [illegible] | مولوی شیخ محمد صدیق صاحب از لکھنؤ | مدارج النبوۃ ۲ نسخہ | [illegible] |

دستخط مولوی ملک [illegible] ایم - اے مشیر مال انجمن

ربیع الثانی [illegible] صاحبان ذیل نے مدعو کیا

| نام مدعی بقید پتہ | [illegible] | [illegible] | نام داعی بقید پتہ | عدد دعوت | نام [illegible] |
|---|---|---|---|---|---|
| مولوی عبد الکریم صاحب [illegible] | [illegible] | [illegible] | خواجہ [illegible] الدین صاحب خزانچی انجمن | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] صاحب [illegible] / حافظ [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] عبد الغنی صاحب [illegible] / [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | امام صاحب [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] علی شاہ صاحب | [illegible] | [illegible] | چودھری [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | مولوی فضل [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | ڈاکٹر غلام [illegible] صاحب [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] خان صاحب [illegible] | [illegible] | [illegible] | فضل الٰہی صاحب [illegible] | [illegible] | [illegible] |

دستخط - خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل - ممبر انجمن [illegible] لاہور

[illegible]

# فہرست عطا کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۳۹ھ

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|---|---|
| حاجی قاضی عبد القیوم صاحب سررشتہ دار صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر | ۸ر نذر | حاجی منشی نور الدین صاحب کلاتھ مرچنٹ موچی دروازہ | ۲ر ماہوار |
| حاجی قاضی عبد القیوم صاحب | ۱ر | حاجی مولوی نور بخش صاحب ایم۔ اے مشیر الانجمن | صہ ر فدیہ صوم و صلوٰۃ |
| بابو عبد الغنی صاحب اوورسیر نہر کالا باغ میانوالی .. | ۴ر یتامیٰ | میاں عبد الرحمٰن صاحب پان فروش لوہاری منڈی .. | عہ ماہوار |
| حاجی عبد الغفور خان صاحب از سرسہ بذریعہ مولوی سید محمد ابراہیم صاحب نقشہ نویس نہر | ۱ر عقیقہ | بابو عبد الغنی صاحب اوورسیر نہر کالا باغ۔ میانوالی .. | ۴ر یتامیٰ |
| مسماۃ رشیدن صاحبہ از ہانسی حصار .. | ۲ر یتامیٰ | بابت منافع جائداد احمد خاں مرحوم تا ۱۹ دسمبر ۱۹۲۰ء از اکبر خاں صاحب رئیس .. | ۱ر |
| چودھری غلام محی الدین صاحب نمبردار چک ۲۹۷ از لائل پور .. | صہ ر یتامیٰ | مسز حسن خاں بابر خاں صاحبان السندو ریواکاشت | صہ ر یتامیٰ |
| مسز صاحبہ سید مہدی حسن صاحب ڈویژنل افسر سپرنٹنڈنٹ ڈویژن از کوٹ اڈو۔ ضلع گڑھوال .. | صہ ر ایصال ثواب | محمد یسین خان صاحب سٹیشن ماسٹر موچیوالہ۔ فیروز پور | عہ ر صدقہ |
| | | مستری الٰہی بخش صاحب از کوٹ | صہ ر یتامیٰ |
| شیخ عبد الوہاب اینڈ سنز صاحبان سوداگران انارکلی | ۸ر ماہوار | مستری حکم دین صاحب ملازم محکمہ کارخانہ ریلوے لاہور | عہ ر ماہوار |

| نام معطی بتقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| ماسٹر غلام محمد صاحب ملکیار ہیڈ ماسٹر خانوزائی۔ کوئٹہ | [illegible] ماہوار |
| مفاد جائداد موقوفہ برکت علی مرحوم از شاہدین صاحب | مفاد موقوفہ [illegible] |

تفصیل مبلغ [illegible] مرسلہ مولوی عبدالعزیز صاحب مخدومی سفیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور از رسید نمبری ۱ تا ۲۵

| نام معطی بتقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| حکیم مولوی مظفر علی صاحب بازار صدر دہلی | [illegible] |
| محمد جان صاحب لال چمڑا | [illegible] |
| حاذق الملک حکیم محمد اجمل خانصاحب رئیس دہلی | [illegible] |
| شیخ عبدالرحیم صاحب سوداگر چرم | [illegible] |
| حاجی شیخ دوست محمد صاحب | [illegible] |
| عبدالکریم دیدار بخش صاحبان | [illegible] |
| پورن صاحب چمڑا والہ | [illegible] |
| عبدالکریم صاحب عرف چھوٹے میاں کلکتہ | [illegible] امداد |

| نام معطی بتقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| شیر و میاں صاحب | [illegible] امداد |
| شیخ عبداللہ صاحب سوداگر چرم | [illegible] |
| شیخ لعل محمد سردار محمد صاحبان سوداگران چرم | [illegible] |
| میاں احمد الدین صاحب | [illegible] |
| رستم بیگ صاحب | [illegible] |
| مولوی محمد یوسف صاحب | [illegible] |
| مولوی محمد طہ صاحب | [illegible] |
| مولوی تصدق حسین صاحب مہتمم مدرسہ امدادیہ | [illegible] زکوۃ |
| بذریعہ مولوی شہاب الدین صاحب بموقع وعظ | [illegible] امداد |
| مسلمانان سیکھا اسٹریٹ بذریعہ جناب دل میر خانصاحب انسپکٹر | [illegible] |
| جناب دل میر خان صاحب | [illegible] |
| مولوی حاجی محمد لعل خانصاحب صدر انجمن اصلاح عقائد | [illegible] |
| حاجی عبداللہ علی رضا صاحبان سوداگران چرم | [illegible] |

| رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ |
|---|---|---|---|
| ایجہ امداد ۱۰ر | حاجی محمد سعید صاحب کلکتہ | ما رمجہ | ۵۴۶ و ۵۴۸ تا |
| | قاونسے رسیدات نمبری | | ۵۵۲ و ۵۵۴ تا |
| لعہ ۱۲ر | ۵۳۲ تا ۵۳۴ و | | ۵۵۸ و ۵۶۳ تا ۵۷۰ |
| | ۵۵۲ و ۵۵۹ | | ۵۷۳ تا ۵۷۶ و |
| | مخدوم الاسکار رسیدات | | ۵۷۹ تا ۵۸۲ و ۵۸۶ |
| | نمبری ۵۲۶ تا ۵۲۸ | | ۶۱۳ و ۶۱۵ تا ۶۲۹ و |
| | و ۵۳۱ تا ۵۳۷ | | ۶۳۱ و ۶۳۳ تا ۶۵۷ |
| | ۵۳۳ و ۵۴۰ تا | سامہ ۱۰ر | میزان کل آمد بابت ماہ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ |

دستخط۔ مولوی حاجی نور بخش ایم۔ اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور
دستخط۔ حکیم مفتی سلیم اللہ خاں پنشنر صدر قائمقام خزانچی انجمن ” ”
دستخط۔ خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل ہائی کورٹ۔ دبیر انجمن ” ”
دستخط۔ خلیفہ حافظ منیر الدین بی۔ اے ممتحن حسابات انجمن ” ”

## ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۸ھ میں اشیاء ذیل موصول ہوئیں

| نام معطی بقید پتہ | نام شے | |
|---|---|---|
| مولوی نظام الدین صاحب ملتانی واعظ محلہ لکڑ منڈی وزیر آباد | سلطان الفقہ ۷ نسخہ | اصلاح الطالبین ۱۲ نسخہ |
| مولوی سید غلام مرتضیٰ صاحب ہیڈ ماسٹر ماڈل سکول لاہور | حمائل شریف عکسی ۱۵ سطری مستعملہ یک نسخہ | |

دستخط۔ مولوی حاجی نور بخش ایم۔ اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور

# ماہ جمادی الاولی ۱۳۳۸ھ میں اصحاب ذیل نے مدعو کیا

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| میاں سراج الدین صاحب از بھاٹی دروازہ | ہمہ کس | ضیافت | حافظ عبد الغنی صاحب اوڈیٹر اوف اکونٹس بہاول پور | ہمہ کس | ضیافت |
| میاں میراں بخش صاحب حویلی میاں خاں | " | " | | | |
| میاں غلام رسول صاحب | " | پلاؤ ایک دیگ | قاضی عبد الرشید خاں صاحب محلہ سمیاں | " | " |
| مولوی حاکم علی صاحب | " | ضیافت | حافظ چراغ الدین صاحب خزانچی انجمن | " | " |
| میاں محمد امین صاحب چشتی بازار سید مٹھا | " | " | | | |
| حافظ غلام محمد صاحب امام | " | ضیافت فی نفر ۲/ | خواجہ فضل الٰہی صاحب کوچہ فقیر خانہ | " | فی نفر ۲/ |
| میاں غلام محمد صاحب حجام متصل انجمن نعمانیہ ہند | " | ضیافت | میاں چھوٹے خاں صاحب چنگڑ محلہ | | گوشت خام برائے طلبہ |

دستخط۔ خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل ہائی کورٹ۔ دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور

گوشوارہ آمد و خرچ انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۸ھ

تفصیل آمد بابت ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۸ھ

| بقایا ماہ گذشتہ | زکوۃ | چندہ | وفات | عقیقہ | خیرات صدقہ | نذور | امداد | فتاوے | [illegible] | [illegible] | میزان آمد ماہ جمادی الاولیٰ | میزان کل | میزان خرچ | بقایا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۷۳۱-۲-۷ | ۵-۰-۰ | ۳۹-۸-۰ | ۵-۰-۰ | ۳-۰-۰ | ۱-۰-۰ | ۸-۸-۰ | ۸۶-۱۳-۲ | ۹-۱۲-۰ | ۲۵-۱-۰ | ۱۵۱-۱۰-۰ | ۳۳۸-۱-۲ | ۹۷۰-۰-۲ | ۶۸۲-۱۲-۲ | ۲۸۸-۳-۰ |

تفصیل خرچ بابت ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۲۸ھ

| تفصیل خرچ دار العلوم - یتامیٰ و مساکین | | | | | | تفصیل خرچ مدات مختلفہ | | | | | | میزان کل خرچ | بقایا |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| خوراک طلبہ | پوشاک طلبہ | [illegible] | تنخواہ [illegible] | [illegible] | میزان خرچ | [illegible] | سفر [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | میزان خرچ مدات مختلفہ | میزان کل خرچ ماہ جمادی الاولیٰ | بقایا ماہ جمادی الاولیٰ |
| ۳۱-۳-۹ | ۱۳-۸-۰ | ۱۴-۱۳-۰ | ۱۲۲-۷-۰ | ۱۹-۱۵-۷ | ۳۰۰-۱۳-۶ | ۱۸-۴-۲ | ۲۱-۱-۵ | ۸۱-۰-۰ | ۹۱-۱۵-۰ | ۱۱۹-۱-۰ | ۳۸۲-۱-۳ | ۶۸۲-۱۲-۲ | ۲۸۸-۳-۰ |

دستخط - مولوی حاجی نور بخش ایم - اے مشیر الانجمن / دستخط - حکیم مفتی سلیم اللہ خاں پنشنر صدر قائمقام خزانچی انجمن / دستخط - مولوی حاجی خلیفہ تاج الدین وکیل دیرا انجمن

دستخط - حافظ خلیفہ منیر الدین بی - اے ممتحن حسابات انجمن -

# فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۸ھ

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|
| بابو ارجمند صاحب گارڈ ریلوے لاہور | [illegible] ماہوار |
| بابو محمد اشرف علی صاحب کلرک دفتر ایجنٹ ریلوے | [illegible] خیرات |
| شیخ فیروز الدین صاحب بساطی از ڈبی بازار لاہور | [illegible] زکوٰۃ |
| سید محمد حسین صاحب فائرمین پچھر - کوئٹہ .. .. | [illegible] یتامیٰ |
| مولوی سید محمد حنیف صاحب مفتی نکودر - جالندھر | [illegible] ″ |
| نذیر احمد صاحب جمعدار گورنمنٹ فرم محکمۂ زراعت لائلپور | [illegible] ″ |
| بوری قصاب صاحب معرفت مرزا محمد صدیق صاحب نمبردار ہری پور لائل پور .. .. .. | [illegible] ″ |
| منشی نور احمد صاحب براتچھو سماسٹر بڑیالہ گوجرانوالہ | [illegible] ″ |
| بابو عبدالغنی صاحب اورسیر نہر کالاباغ - میانوالی .. | [illegible] ″ |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|
| مستری الٰہی بخش صاحب از کوئٹہ | [illegible] یتامیٰ |

تفصیل مبلغ [illegible] آوردہ مولوی عبدالرحیم خانصاحب سفیر انجمن از رسید نمبری ۷۶۱ تا ۸۰۰

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|
| مولوی حافظ محمد سعید صاحب بی-اے سب ڈویژنل افیسر پشاور | زکوٰۃ [illegible] |
| مولوی فضل الدین صاحب سب اورسیر نہر مردان | امداد [illegible] |
| مولوی نیاز احمد صاحب اکونٹنٹ نہر مردان | [illegible] زکوٰۃ |
| مولوی غلام حسین صاحب کلرک دفتر نہر ″ | [illegible] امداد |
| چودھری محمد اشرف صاحب | [illegible] ″ |
| بابو خورشید احمد صاحب | [illegible] ″ |
| شیخ فرمان علی صاحب ڈپٹی کلکٹر .. .. | [illegible] یتامیٰ |

| نام معطی بقید پتہ | رقم علیہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم علیہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| مولوی عبدالرحیم خانصاحب ہیڈ ڈرافٹسمین مردان | زکوٰۃ عـہ | مولوی رحیم بخش صاحب ملازم آبکاری کامل پور | ۸ر امداد |
| ڈپٹی سردار محمد خانصاحب | عـہ ر امداد | | |
| سید عنایت شاہ صاحب سب اوورسیر مردان | عـہ امداد | نور محمد جبال محمد صاحبان از شندوند ریوا کانٹھ | عـہ ر ریتائے |
| بابو رمضان صاحب کلرک | لعہ ر ″ | منشی علی گوہر خان صاحب ملازم دفتر انگریزی کوہاٹ | عـمعہ ر ″ |
| منشی عبدالحمید خانصاحب شلغواں کامل پور | عـمعہ ر ″ | جمعدار محمد علی خانصاحب خانوزائی ریلوے کوئٹہ | عـہ ماہوار لعہ ر |
| سیٹھ عبدالرحیم صاحب محرر رجسٹری | عـمعہ ر ″ | ماسٹر غلام محمد صاحب ملکیار ہیڈ ماسٹر از خانوزائی کوئٹہ | سے ر ″ ۲ ر |
| رانجھا خانصاحب سپرنٹنڈنٹ ضلع | سے ر ″ | شیخ قمرالدین صاحب محلہ چڈیاں - بختائی دروازہ | عـمعہ خیرات |
| ملک سلطان بخش صاحب ہیڈ کلرک دفتر | عـمعہ ″ | حکیم مفتی سلیم اللہ خان صاحب صدر انجمن | ار امداد |
| خان بہادر مرزا ظفر علی خانصاحب سشن جج | عـمعہ ر ″ | مولوی صدر الدین صاحب ایم - اے پروفیسر عربی گورنمنٹ کالج لاہور | لعہ بیاحے |
| مولوی محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر کامل پور | عـہ ر ″ | مولوی نیک عالم شاہ صاحب امام مسجد پلٹن ۱۲۶ کامل پور | عـمعہ ر زکوٰۃ |
| چودھری علی اکبر خانصاحب افسر مال | عـہ ر ″ | | |
| خان بہادر خان صاحب افسر نقل نویسان | عـمعہ ر ″ | | |

| رقم عطیہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ |
|---|---|---|---|
| ۱۲عہ ۵ر | تا ۷۴۴، و ۷۴۶، تا<br>۷۴۸، ۷۸۳ و ۷۸۴، تا ۷۶۲،<br>و ۷۶۵، ۷۶۷ و ۷۶۹، تا ۷۷۰،<br>و ۷۷۴، و ۷۷۵، ۷۷۸ و ۷۷۹،<br>تا ۷۹۰، و ۷۹۲، تا ۷۹۹،<br>و ۸۰۳ تا ۸۳۰ | الصدقہ فطر<br><br>ہیے ۱۸ر | حافظ سراج الدین صاحب مرحوم کارخانہ دار شورہ حاصل پور بہاول پور ۔۔<br>فنا سے رسیدات نمبری ۶۸۰، ۶۷۳، و ۶۷۵،<br>و ۶۹۴،<br>معلوم الاسماء رسیدات نمبری ۶۶۱ تا ۶۷۹<br>و ۶۸۱ تا ۶۸۷<br>و ۶۹۱ تا ۷۳۶، ۷۳۸، |
| الصما عہ ۲ر | میزان کل آمد بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ | | |

دستخط۔ مولوی حاجی نور بخش ایم۔اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور

دستخط۔ حکیم مفتی سلیم اللہ خاں پنشنر صدر و قائمقام خزانچی انجمن "

دستخط۔ خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل ہائی کورٹ۔ دبیر انجمن "

دستخط۔ خلیفہ حافظ منیر الدین بی۔اے ممتحن حسابات انجمن "

## ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ میں اشیائے ذیل موصول ہوئیں

| نام معطی بقید پتہ | نام شے |
|---|---|
| سکرٹری صاحب میونسپل کمیٹی لاہور | رضائی رو شیدار۔ کمل۔ کشیدا دو ٹکڑا<br>یک ۲ عدد ۲ ۱/۲ سہ حرم |

| نام معطی بلقب و پتہ | نام شے |
|---|---|
| مولوی راحت حسین صاحب رئیس کلکتہ | عرش ساع ۲۰ نسخہ — پیام راحت ۵ نسخہ |
| مولوی محمد اعظم صاحب جیو از ملک پور ڈاک خانہ ... ضلع سیالکوٹ | قرآن شریف داسعدی مع جزدان یک نسخہ |
| حاجی محی الدین صاحب تاجر کتب بنگلور ... | اہل القبور ۴۴ نسخہ |
| میاں محمد مستقیم صاحب از احاطہ برکت علی مرحوم موچی دروازہ | ٹوپی یک — قمیص یک — تہ بند یک — پاپوش یک — دوپٹہ یک —  ۵ عدد |
| سید اصغر علی شاہ صاحب سکنہ پیر بھولا - از لاہور بھاٹی دروازہ | ٹوپی یک — قمیص شستہ یک — پاجامہ شستہ یک — کوٹ خورد یک —  ۳ عدد |

دستخط - مولوی حاجی نور بخش ایم اے منیجر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور

# ماہ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ میں حسب ذیل اصحاب نے مدعو کیا

| نام داعی بتقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بتقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| مولوی ا[illegible]خر علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج | ہمہ کس | ضیافت نقدی ۲ر | حافظ امیر بخش صاحب محلہ پیر گیلانیاں کوچہ مائی آگاں | ہمہ کس | ضیافت |
| حافظ چراغ الدین صاحب خزانچی انجمن | ۔ | ایکراس بچہ بکرا | حافظ عبد الغنی صاحب اوڈیٹر ادف اکونٹس ریاست بہاول پور | " | " |
| میراں بخش صاحب سکنہ کھٹی ملاحاں | ہمہ کس | ضیافت | مولوی نور الحق صاحب مرحوم کوچہ کابلی مل | " | " |
| محمد سعید ولد مولوی محمد عبد اللہ صاحب یکی دروازہ | ہمہ کس | ضیافت | عثمان خاں صاحب احاطہ مستری لالہ حس | " | " |
| جناب مفتی ہدایت اللہ صاحب موچی دروازہ | " | " | غلام نبی صاحب نعل بند محلہ قاضی خانہ | " | " |
| حافظ محمد امین صاحب چشتی صابری بتقریب عرس | " | نقد فیکس ۲ر | میاں چراغ الدین صاحب محلہ کھٹی ملاحاں | " | " |
| حافظ لیاقت اللہ صاحب پارسل کلرک ریلوے اسٹیشن | | نقد ایک روپیہ | شیخ محمد قمر الدین صاحب بھاٹی دروازہ | ۔ | گوشت خام بز و نقد عہ ر |
| خواجہ محمد عمر صاحب | ۔ | ایکراس بچہ بکرا | جلال الدین صاحب ٹھیکیدار کوچہ ٹھٹھہ گراں | ۔ | گوشت خام |
| جناب مولوی حافظ خلیفہ منیر الدین صاحب ممتحن حسابات انجمن | ۔ | ۱۰ سیر دودھ کی کھیر | میاں غلام محمد صاحب حجام | " | ضیافت |
| مولوی فضل الدین صاحب متصل پرانا کارخانہ | ہمہ کس | ضیافت | شیخ فیروز دین صاحب سید مٹھا | ۔ | گوشت بز خام |
| | | | منشی خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب منصرم | ۔ | نقد عہ ر |
| | | | شیخ فیروز دین صاحب سید مٹھا | ۔ | گوشت بز خام |

دستخط - مولوی حاجی خلیفہ تاج الدین احمد وکیل ہائی کورٹ - دبیر انجمن نعمانیہ ہند

| | |
|---|---|
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |

| | |
|---|---|
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] |

# انجمن نعمانیہ ہند لاہور کی کتب فروختنی میں خاص رعایت

کتب مندرجۂ ذیل کی قیمتوں میں اس قدر تخفیف کر دی گئی ہے کہ اس قیمت پر خود مصنفین سے بھی نہ ملیں گی - جو اصحاب ان کو خریدیں گے وہ ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق ہوں گے - کیونکہ اُن کی آمدنی طُلبائے دین و یتامٰے کے مصارف میں آئے گی ہر حالت میں محصول بذمۂ خریدار ہوگا +

## سلسلۂ نعمانیہ

**اُردو کا قاعدہ** اس قاعدۂ اردو کے مُصنف مولانا توکلی ایم اے ہیں جو عالم دین ہونے کے علاوہ تعلیم و تدریس میں خاص تجربہ رکھتے ہیں - یہ قاعدہ کُتب سلسلۂ نعمانیۂ ہند کا سنگ بنیاد ہے - اس کی تیاری میں موجودہ طریقۂ تعلیم اور دینیات ہر دو کو ملحوظ رکھا گیا ہے - ایمان و اسلام کے متعلق جو کچھ اس میں مذکور ہے وہ بچوں کی لیاقت کو مدنظر رکھتے ہوئے حتے الامکان آسان عبارت میں بیان ہوا ہے - نہایت خوش خط اور رسم الخط کے مطابق چھپا ہے - تاجروں کو حسب حالتِ بازار خاص رعایت دی جائے گی - قیمت فی نسخہ ۱/ر+

## قاعدۂ نورانی خورد و کلاں مع طریقہ تعلیم رجسٹری شدہ

یہ وہی عربی قاعدہ ہے جسے انجمن نے سنہ ۱۹۰۶ء میں چھاپا اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگیا - بعد ازآں کثیر تعداد میں دوبارہ سہ بارہ چھپ کر

فروخت ہو گیا۔ اب بار چہارم چھپ کر تیار ہے۔ اگر طریقۂ تعلیم کے مطابق اسے پڑھایا جاوے۔ تو پانچ سال کے بچے چھ ماہ میں قرآن مجید ناظرہ ختم کر سکتے ہیں۔ بغرض افادۂ عام قاعدہ کلاں کی قیمت فی نسخہ ایک آنہ اور قاعدۂ خورد کی آدھ آنہ ہے۔ تاجرانہ نرخ سو سے زیادہ کے خریدار کے لئے علاوہ محصولڈاک ساڑھے پانچ روپے سینکڑہ ہے +

## گلشن اخلاق مصنفۂ مولانا توکلی ایم۔ اے

اس کتاب میں پہلے ان امور کی تفصیل ہے کہ خلق کسے کہتے ہیں۔ اس کی ضرورت و غایت کیا ہے۔ اسے کیونکر حاصل کرنا چاہیئے۔۔ بعد ازاں حقوق النفس۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ کا بیان ہے۔ مبتدی و منتہی۔ پیر و جوان عالم و صوفی غرضکہ پرانے اور نئے خیالات کے اصحاب سب حسب مراتب اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ۱۲؍ +

## تحفۂ احمدیہ در ثبوت معراج محمدیہ

اس رسالے میں مصنف علام مولانا مولوی حافظ حاجی مشتاق احمد صاحب انبٹھوی نے بڑے قوی دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے و مرزائیہ و نیچریہ اور اسی قسم کے آزاد منش فرقے جو خیال کرتے ہیں کہ معراج نبوی صرف ایک خواب تھا۔ ان کا یہ خیال بالکل غلط و بے اصل ہے۔ بلکہ قول صحیح و مختار یہی ہے کہ معراج شریف جسد مبارک کے ساتھ حالتِ بیداری میں تھا۔ متن رسالہ پر جناب مولانا توکلی ایم اے کے حواشی عجب لطف دکھا رہے ہیں۔ قیمت ۴؍ +

## فتوٰے جواز یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

جواز یا شیخ میں یہ فتوٰے ہندوستان کے سربرآوردہ علماءِ احناف

نے مشفقہ طور پر مدلل بحوالہ کتب معتبرہ صادر فرمایا ہے۔ اسے ضرور مطالعہ کیجئے۔ قیمت ۱۲؍

## مجموعۂ فتاویٰ و دو رسائل

اس مجموعہ میں قرآن و تفسیر و اصول و حدیث و فقہ کے چالیس دلائل سے جنازے کے ہمراہ کلمہ شریف پڑھنے کا استحباب ثابت کیا ہے اور مزارات پر پھول وغیرہ رکھنے کی مستحسنیت کو درجہ ثبوت تک پہنچایا ہے۔ قیمت ۲؍

## التحفۃ الابراہیمیہ فی اعفاء اللحیۃ

اس رسالہ میں مصنف علامہ نے ثابت کیا ہے کہ ڈاڑھی منڈانا حرام ہے متن رسالہ پر مولانا توکلی کے حواشی قابل دید ہیں۔ اخیر میں دلائل حافظ ابو نعیم سے دو ڈاڑھی منڈوں کے دربار مدینہ میں حاضر ہونے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے انکو بنظر کراہت دیکھنے اور باذن حاکم یمن کے مسلمان ہو جانے کا ایک عجیب قصہ بطور ضمیمہ درج کیا گیا ہے۔ قیمت ۴؍

**رسالہ اسقاط** } اس رسالہ میں میت کی طرف سے صوم و صلوٰۃ کے کفارات کے ادا کرنے کا حیلہ شرعی مدلل طور پر جائز و مستحسن ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۱؍

## تاریخ پنجاب مؤلفہ مولوی نور الدین صاحب

اس تاریخ میں زمانہ قبل تاریخ سے عہد موجودہ تک کے واقعات دلچسپ پیرایہ میں درج ہیں۔ شائقین مطالعہ کریں۔ قیمت ۸؍

**رویتِ ہلال** } اس رسالے میں جناب مولانا مولوی صوفی حاکم علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے مسئلہ رویت ہلال پر بذریعہ سائنس غربی پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی

ہے۔ اور قرآن و حدیث میں اس مسئلے کے متعلق جو درج ہے وہ بھی مذکور ہے
قیمت ۴/ر ۰

## سوانح عمری حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی

اس رسالے میں حضرت شیخ اکبر کی مختصر سوانح عمری کے بعد عقائد اسلام ماخوذ از قرآن کریم درج ہیں۔ اور حضرت شیخ اکبرؒ کا اپنے عقائد پر خدائے تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور جملہ مخلوقات الٰہی کو گواہ ٹھیرانے کا مضمون بھی شامل ہے۔ قیمت ۲/ر ۰

## فیض الاسلام مصنفہ مولانا مولوی ابوالفیض محمد عبداللہ صاحب دہلوی

یہ ضخیم کتاب زینت الاسلام کی تردید میں لکھی گئی ہے۔ اس کے مطالعہ سے یہ اندازہ لگ سکتا ہے کہ مصنف نے اس کی تالیف میں کس قدر عرقریزی اور جانفشانی کی ہے تقطیع ۲۰×۲۶ کل صفحہ ۱۲۵ قیمت عہ

## عمل درود شریف تاج

اس رسالے میں درود تاج مع آداب و فوائد درج ہیں

علاوہ ازیں دیگر عملیات بھی درج ہیں۔ قیمت ۰/ر ۰

## افضل المقال فی حکم الصلوٰۃ بالنعال

ایک غیر مقلد نے ایک رسالہ لکھا جس میں اس امر پر زور دیا کہ ملک ہند میں بھی جوتا پہن کر نماز پڑھنی چاہیئے۔ اس کے جواب میں افضل المقال لکھا گیا۔ قیمت ۱/ر ۰

## مجموعہ مدحیات غوثیہ

کہاں ہیں گدایان آستانۂ علیہ حضرت غوث پاک سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آئیں اور اس مجموعہ کے

مطالعہ سے حظ اُٹھائیں۔ قیمت ۲ر+

**چمنِ صُوفی** } کہنے کو ایک سی حرفی پنجابی ہے۔ مگر اس کے ضمن میں تصوف کے نکات اور مباحث وفی الذکر اور العلم الحجاب الاکبر اور موتوا قبل ان موتوا وغیرہ لائے گئے ہیں۔ قیمت ۵ر+

## قوانین قُدرت

مصنفہ مولوی صوفی حاکم علی صاحب۔ اسلامیہ کالج لاہور

اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ نیچرل یعنی قانونِ قدرت سے کیا مُراد ہے۔ پھر سنت اللہ پر بحث کی گئی ہے۔ اور اخیر میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سائنس مانع نہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے ہوں اور اب تک آسمان پر زندہ ہوں۔ قیمت ۴ر+

## فتوح الغیب مقالۂ اوّل و دوم

اس رسالہ میں فتوح الغیب مصنفہ حضرت غوث اعظم سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مقالہ اول سے چہارم کا اُردو ترجمہ مع ترجمہ شرح شیخ عبد الحق دہلوی درج ہے قیمت ار۔ اسی طرح مقالہ سوم و چہارم ایک رسالے میں۔ قیمت ار+

## شوئے تقدیر

مصنفہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بنارسی

آجکل کے جنٹلمین تقدیر پر جو اعتراضات کرتے ہیں نقلی وعقلی طور پر اُنکا دفعیہ دیکھنا ہو تو اس رسالہ کا مطالعہ کریں۔ قیمت ۲ر+

**رحمۃ الودود فی عدم جلسۃ الاستراحۃ فی الرکعۃ الاولٰے والثانیہ بعد السجود**

اس رسالے میں مصنف نے منصفانہ بحث کے بعد یہ امر ثابت کیا ہے کہ

پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا نہ چاہیئے بلکہ سیدھے کھڑے ہو جانا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ایک اور رسالہ بھی اس بارے میں منضم ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد بیٹھنا نہ فرض ہے نہ واجب ہے نہ سنت نہ مستحب۔ ہاں تمام نمازوں میں فرض و واجب کے درمیان فصل ہونا چاہیئے۔ اور وہ سلام سے ہو جاتا ہے۔ قیمت ۲/ +

## حرز المومنین من کلام سید المرسلینؐ حصۂ اول

یہ رسالہ حصن حصین شریف کا انتخاب ہے۔ اس میں صبح و شام کی دُعائیں جن کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے۔ مع ترجمہ اُردو اور فوائد درج ہیں۔ قیمت ا/ +

## دین قیم یعنی سچا دین

اس رسالے میں توحید الٰہی۔ مدارج عبادت اور صلوٰۃ و زکوٰۃ کے متعلق بحوالۂ قرآن مجید معلومات کا ذخیرہ درج ہے۔ کاغذ و چھپائی نہایت عمدہ ہے۔ قیمت ا/ +

## سبیل النجاۃ
## فی احکام الزکوٰۃ

اس رسالہ میں ارکان خمسہ اسلام میں سے زکوٰۃ کے متعلق مسائل مندرج ہیں۔ قرآن و حدیث سے زکوٰۃ کے ادا کرنے کی تاکید۔ اصناف مال اور اُن کی زکوٰۃ ادا کرنے کے طریقے اور صدقۂ فطر کو عام فہم اُردو میں بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ا/ +

## اوضح البراہین
## علی عدم جواز الصلوٰۃ خلف غیر المقلدین

اس رسالہ میں فاضل جلیل حضرت مولانا ابوالذکاء سراج الدین محمد سلامت اللہ شاہ

صاحب نے غیر مقلد کی امامت ناجائز ہونے پر بتیس قوی دلیلیں بحوالۂ آیات و احادیث و روایات فقہ تحریر فرمائی ہیں اور اسی ضمن میں وہابیہ کے بہت سے عقائد کفریہ اور اقوال باطلہ بیان کئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر +

## تاج بہا ولخانی اعنی شرح نام حق

نام حق جو فقہ حنفی میں بزبان فارسی ایک مشہور رسالہ ہے۔ اس کی شرح مولانا مولوی عبداللہ صاحب جامی نے آسان فارسی زبان میں لکھی ہے۔ فقہ کے شائقین طلب فرمائیں۔ قیمت ۲ر +

**معیار الحق** } اس کتاب کے حصۂ اوّل میں بتایا گیا ہے کہ اہل قبلہ سے کیا مراد ہے اور فرقۂ ناجیہ کی کیا علامت ہے۔ اور حصۂ دوم میں بدلائل قاطعہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہٗ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں قیمت ہر دو حصہ ۱۰ر +

**خطوطِ اربعہ** } یہ حضرت تاج العلماء پیر سید مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کے چار خط ہیں خط اول میں عوالم اربعہ اور خطِ ثانی میں اوادم اربعہ کی تشریح ہے اور تیسرا خطِ ثانی کی تفسیر ہے۔ اور چوتھا خط بعض سوالات کا جواب ہے درحقیقت فصوص الحکم کا ماحصل ہے۔ دیکھنے پر معلوم ہوگا۔ قیمت ار +

## اعلام الطلاب
## فی نفع خصائص الابواب

صرف عربی میں خواص ابواب معلوم کرنے کے لئے فصول اکبری کا شافیہ

مع شروح دیکھنا پڑتا تھا۔ اس رسالے میں مولانا مولوی حاجی ابراہیم صاحب بنارسی نے طلبہ کی آسانی کے لئے خواص ابواب کو آسان اُردو میں بیان کیا ہے۔ معمولی لیاقت کے طلبا بھی اس سے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ قیمت ایک آنہ +

## امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اُستادوں اور شاگردوں کا نقشہ

مرتبہ و مؤلفہ مولانا مولوی حاجی محمد ابراہیم صاحب بنارسی

نقشہ ہذا کا مضمون نام سے ظاہر ہے۔ اس کے مطالعہ سے امام صاحب کا حدیث فقہ میں پایۂ علمی اظہر من الشمس ہے۔ موافق و مخالف اسے ضرور دیکھیں۔ قیمت ایک آنہ +

## مجموعۂ احکام عباداتِ نافلہ

اس رسالے میں ماہ محرم و رجب و شعبان و رمضان و شوال و ذی الحجہ میں عباداتِ نافلہ کا ذکر ہے اور ان کے علاوہ اور بہت سے ضروری مسائل مذکور ہیں۔ قیمت صرف ۰/ + 

## رسالہ درہ مرتشی

## یعنی

## رشوت نامہ

کتنے لوگ ہیں جو رشوت لینے دینے میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس رسالے میں اُردو نظم میں رشوت لینے دینے کی قباحت بحوالہ شرع شریف بیان کی گئی ہے۔ توضیح کے لئے ایک کوتوال صاحب کی حکایت اور ایک رشوت خوار سپاہی کا قصہ اور دیگر حکایات لائی گئی ہیں اور اخیر میں اس گناہ سے بچنے کی سخت تاکید درج ہے۔ قیمت ۰/ +

## مسئلۂ تقلید

تقلید ایک بڑا معرکۃ الآرا مسئلہ ہے - اس رسالے میں جو ہندوستان کے ایک سربرآوردہ عالم کی قلم سے ہے نہایت ٹھنڈے دل سے اس مسئلے پر بحث کی گئی ہے اور بتادیا گیا ہے کہ بجز تقلید اس زمانے میں نجات کی کوئی سبیل نہیں - قیمت ۱ر ۰

## مضامین

اس زمانے میں بعض آزاد منش لوگ اس خیال کے ہیں کہ اسلامی عقائد و مسائل میں اصلاح کی ضرورت ہے - اس خیال کی تردید میں یہ مضامین لکھے گئے ہیں - قیمت ۲ر ۰

## القصیدۃ الارمیۃ فی المسائل الکلامیہ

## للشیخ العلاّ الامام سراج الدین علی بن عثمان الاوشی الفرغانی الحنفی

یہہ قصیدہ عربی اگرچہ حجم میں چھوٹا ہے - مگر فوائد کے لحاظ سے بہت بڑا ہے - اس میں عقائد اہل اسلام مطابق طریق اہل سنت و جماعت درج ہیں - شائقین ضرور طلب فرمائیں - قیمت ۱ر ۰

## نامۂ یتیم

یہ رسالہ اُردو نظم میں بابو محمد قاسم صاحب ہیڈ ڈرافٹسمین محکمۂ انہار پنجاب کی طبیعت کا نتیجہ ہے - اس سے یتیموں کی حالت اور انکی دستگیری کی تشویق درج ہے - قیمت -ر ۰

## [illegible] القرآن حق اعظم معجزات النبی صلے اللہ علیہ وسلم

بتقریب

## عید میلاد النبی

[illegible] صلے اللہ علیہ وسلم [illegible] نبوت کی سب سے اوضح و اظہر دلیل [illegible] ہے۔ اور قرآن کا معجزہ ثابت کرنے کے لئے قرآن کے سوا کسی [illegible] کی ضرورت نہیں لطف یہ ہے اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ قرآن [illegible] وجوہ سے معجز ہے طرز بیان ایسا دلچسپ اور دلکش ہے پر زور [illegible] و شعرا مخالفین کے اعتراضات ایسے مبرہن اور اسلہ وجوہ اعجاز [illegible] ہیں کہ پڑھنے والا کیسا ہی سنگدل ہو متاثر ہوئے بغیر نہیں [illegible] مولانا توکلی کی قلم کا زور اگر دیکھنا ہو تو اسے ضرور [illegible] کیجئے۔ قیمت فی نسخہ [illegible]

## [illegible] الرحمۃ والغفران عند ذکر خواجہ انس و جان

[illegible] عالم باعمل صوفی کامل مولانا مولوی حافظ حاجی [illegible] احمد صاحب چشتی صابری انبیٹھوی کی [illegible] ہے چونکہ عربی زبان میں تھا۔ اس لئے مولانا توکلی نے [illegible] ترجمہ کر دیا۔ اور انجمن نعمانیہ ہند کی طرف سے اصل مع [illegible] طبع کیا گیا۔ زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں۔

[illegible] چشتیہ کے سرتاج خواجہ غریب نواز [illegible] الدین احمد [illegible] رضی اللہ تعالے عنہ کے حالات

[illegible] عثمانی [illegible] علیہ الرحمۃ

فرقہ وہابیہ نجدیہ کے بانی محمد بن عبد الوہاب نے کتاب التوحید لکھی تھی جس کا رد علمائے مکہ نے تحریر فرمایا تھا۔ یہ دونوں عربی زبان میں تھیں مولف کتاب ہذا نے کتاب التوحید اور اس کا اردو ترجمہ تالیف کیا ہے اور جابجا بعنوان **فوائد** یہ ظاہر کیا ہے کہ مولوی اسمعیل کی کتاب تقویۃ الایمان کا ماخذ یہی کتاب التوحید ہے۔ اور عقائد حقہ کی تائید مولوی اسماعیل کے بزرگوں شاہ عبد العزیز رحمہم اللہ وغیرہ کے اقوال سے کی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰ / ر

# تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

## مؤلفہ

## اعلیٰحضرت مجدد مأتہ حاضرہ مولانا حاجی قاری شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی مدظلہ العالی

اس رسالہ میں مصنف نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا افضل الخلق اور سید المرسلین ہونا دس آیتوں اور سو بلکہ سوا سو سے زیادہ احادیث سے ثابت کیا ہے قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸ / ر

# جواہر البیان

## فی ترجمہ

# الخیرات الحسان

امام ابن حجر مکی نے امام الدنیا رئیس المجتہدین سیدنا **ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی** رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مناقب میں رسالہ الخیرات الحسان لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ مولانا مولوی عبید المصطفےٰ ظفر الدین الجید رضوی بہاری نے بزبان اردو کیا ہے۔ اردو خوان اصحاب اس سے ضرور فائدہ اٹھائیں اور

[illegible]ہوں۔ قیمت ۱۰/ ۱ر +

## تاریخ وہابیہ و دیوبندیہ

مرتبہ

جناب منشی محمد لعل خانصاحب مدراسی رضوی

یہہ عجیب رسالہ ہے اس میں وہابیہ اور دیوبندیہ کے عقائد پہ خوب روشنی ڈالی گئی ہے اور ہر امر مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ر +

## فتاوے بر عقائد وہابیہ و دیوبندیہ

مرتبہ

جناب منشی محمد لعل خان صاحب مدراسی رضوی

اس رسالہ کا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے۔ شائقین مطالعہ فرمائیں۔ ۲ر +

## خزانۂ کرامت

مصنفہ جناب منشی محمد لعل خانصاحب مدراسی رضوی

یہہ رسالہ ہادی طریقت مشعل راہ حقیقت ہے۔ آئینہ قلب سے زنگ ماسوی اللہ کو چھڑاتا اور طالب کو مطلوب تک پہنچاتا ہے۔ عبارت سلیس مطالب نفیس ہر مضمون سہل و آسان ہے۔ قیمت ۲ر +

## ترغیب الصلوٰۃ والجماعتہ

مترجمہ

جناب مولوی عبد العزیز صاحب صدیقی میرٹھی

یہہ رسالہ علامہ سید احمد زینی دحلان مکی رحمہم اللہ کے عربی رسالہ کا ترجمہ ہے۔ اس میں نماز پڑھنے کی فضیلت اور اس کے ترک پر وعید

اور نماز با جماعت کی اہمیت قرآن و احادیث و اقوال ائمہ و علماء سے بوجہ احسن ثابت کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر +

۱۳۴۳

# جمعیت خاطر

## دو انسپکٹروں کا دو دلا مکاتبہ

اس کتاب میں وہ خط و کتابت ہے جو درمیان قاضی فضل احمد صاحب انسپکٹر پولیس لدھیانہ پنشنر حنفی سنی نقشبندی اور مولوی غلام رسول صاحب احمدی مرزائی قادیانی انسپکٹر پولیس فیروزکے ہوئی۔ جس کا جواب مولوی صاحب موصوف باوجود سخت درسخت وعدوں کے نہ دے سکے۔ بانتظار مدت شدید شائع کی گئی۔ اس میں مرزا صاحب قادیانی مدعی رسالت و نبوت و خدائی کے دعاوی پر نہایت تہذیب کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ منصف مزاج حضرات کے لئے نہایت عمدہ سبق ہے۔ قیمت ۸ر +

## نظامی اسلامی جنتری خورد و کلاں

یہ دونوں جنتریاں طلبائے مدرسہ نظامیہ بمبئی کی ترتیب دادہ ہیں ان میں علاوہ ماہانہ تواریخ کے سال بھر کے مہینوں کے متعلق مسائل و اوراد اور دیگر مناقب مشاہیر درج ہیں جو ٹکٹ بھیجنے پر پتہ ذیل سے مفت مل سکتی ہیں۔ پتہ یہ ہے۔

نظامیہ منزل۔ مدرسہ نظامیہ بمبئی نمبر ۹ +

# صحیح بخاری
اور
# بندروں کی کہانی

غیر[?] آمین دعوے کرتے ہیں کہ صحیح بخاری میں جو کچھ ہے صحیح ہے اور قطعی طور پر امام بخاری ہی کی طرف منسوب ہے میں حدیث القردہ پر نہایت منصفانہ بحث کے بعد ثابت دعوے مذکورۂ بالا درست نہیں۔ یہ رسالہ مولانا نو قلم سے ہے۔ قیمت ۳ر

# الرسالۃ الجلیلۃ
# فی
# اثبات الوسیلۃ

اس رسالہ میں قرآن وحدیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ توسل جائز ہے۔ اصل رسالہ عربی زبان۔ حضرت مولانا صاحب امرتسری کی تصنیف سے ہے اصل کے ساتھ اردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

**ہدیہ کلام رب العالمین معروف بہ آمین** } قرآن خوان لڑکوں کی تقریب پر جو ... قیمت

اس رسالے میں در

## بعض دیگر تحائف

علاوہ کتب مندرجۂ بالا کے قرآن شریف۔ حمائل مترجم۔ معرٰی پارہ ہائے کلام اللہ بھی ہدیہ ہوسکتے ہیں جو ہمیں بمقابلہ بازار ارزاں ہیں۔ پارہ الم و پارہ عم مترجم موجود ہیں۔ فی پارہ قیمت ۱ر

## ضرورت! ضرورت!! ضرورت!!!

. ہذا عرصہ چونتیس سال سے لاہور میں بغرض اشاعت دینیہ قائم ہے
دار العلوم نعمانیہ ہند او یک یتیم خانہ
...کو اپنی ... کے لئے ... مسلمانوں
متوجہ کرنے کے لئے چند سفیروں کی ضرورت ہے
اسلام کو اس انجمن کی معاونت پر متوجہ کریں
داد دلوائیں۔ نیت انجمن ہذا کے کار اختیار کردہ
... کار نیر ہو سکتا ہے جو علوم دینی میں عمدہ پایہ
... وعظ و تقریر کر سکتا ہو۔ اور باعتبار اعمال
... اطمینان ہو۔ جو صاحب محض خلوص کے ساتھ
ہیں وہ صاحب دبیر انجمن سے خط و کتابت کر کے
... کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ علاوہ ثواب
... ابت خدمت بھی کرے گی +

## ہدایات

... رسالہ پہنچتا ہے اُن سے ... براہ کرم
... تبدیلی مکان دبیر نعمانیہ ہند لاہور میں ... سے
... دیتے رہا کریں ... رسالہ کے پہنچنے میں دیر نہ ہوا کرے۔ اور
... خط ہونا چاہئے
... جملہ خط و کتابت متعلقہ ... ہذا بنام دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور ہونی چاہئے
... ہر ایک قسم کا زر نقد یعنی ... ہوار۔ سالانہ امداد۔ زکوۃ۔ مبرات۔ نذور
... بذریعہ منی آرڈر بنام مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور آنا چاہئے +

جلد ۲۳ | ۸۶ | شمارہ ۱ تا ۶

انجمن نعمانیہ ہند صدر مقام لاہور

# کا
# ماہواری رسالہ

از ماہ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ تا ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ
مطابق ماہ اکتوبر ۱۹۲۰ء تا ماہ مارچ ۱۹۲۱ء

تحت ادارت
مولوی حاجی نور بخش ایم۔اے

خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور میں باہتمام میاں
عبدالمجید پرنٹر کے چھپا

# مقاصد انجمن نعمانیہ ہند صدر مقام لاہور

(اصول جو تبدیل نہیں ہو سکتے)

(الف) اس انجمن کے ہر ایک کام میں اتباع شریعت غرائے مصطفوی علے صاحبہا التحیۃ والسلام حسب مذہب حنیف حنفی لازم ہوگا +

(ب) مجموعۂ عقائد مرتبۂ انجمن ہذا جو اس کے ساتھ بطور ضمیمہ شامل ہے اس کی پابندی ہر ایک رکن پر لازم و واجب ہوگی +

مقاصد انجمن } (۱) حنفیۂ کرام بالخصوص علمائے حنیف حنفی مذہبی جماعت کو ترقی دینا اور عقائد و اعمال حنفیہ کی تعلیم کا انتظام کرنا۔

(۲) تبلیغ اسلام بقید مذہب حنفی (۳) اہل سنت و جماعت مسلمانوں میں دینی اتحاد پیدا کرنا + (۴) سیاسی دور سے علیحدہ رہکر اہل سنت و جماعت کے دینی مفاد کے لئے گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں حسب ضرورت وقتاً فوقتاً مؤدبانہ گزارشات کرنا اور اُن کے خیالات کی نیابت کرنا اور جو احکام گورنمنٹ کی طرف سے کسی دینی معاملہ کے متعلق آئیں اُن کو اپنی رسائی تک شائع کرنا +

عملی تجاویز } مندرجۂ بالا مقاصد کی تکمیل کے لئے حسب گنجائش تجاویز ذیل عمل میں لائی جائیں گی +

(الف) ایک حنفی دار العلوم کا قائم رکھنا اور اُس کے متعلق ہند کے مختلف حصوں میں مردانہ و زنانہ مدارس کا جاری کرنا اور موجودہ حنفی مدارس کو دار العلوم کے متعلق کرنا اور سب مدارس میں یکساں نصاب اور تعلیم و تربیت کا انتظام کرنا +

(ب) ایک دار الافتاء کا قائم رکھنا + (ج) اہل سنت و جماعت کے یتیم خانوں کا قائم کرنا + (د) اسلامی کتب خانوں کا قائم کرنا اور موجودہ حنفی کتب خانوں کو تقویت دینا + (ہ) واعظوں اور سفیروں اور تصنیفات و تالیفات اور رسالوں اور فتووں وغیرہ کے ذریعے تبلیغ احکام اسلام باتباع مذہب حنفیہ کرنا اور مقاصد اور کارروائی انجمن کی اشاعت کرنا +

---

# انجمن نعمانیہ ہند لاہور

## حامداً و مصلیاً و مسلماً

(۱) رسالہ ماہوار انجمن کی اشاعت میں بوجہ قلت سرمایہ غیر معمولی تاخیر ہو جاتی ہے۔ ہمارے معزز حنفی بھائی اس امر کی طرف توجہ فرمائیں کہ انجمن کا سرمایہ اُسی حالت سابقہ پر آجائے۔ اگر ہر صاحب اپنے اخراجات میں سے ایک قلیل رقم پس انداز کرے۔ تو ماہانہ معقول رقم جمع ہو سکتی ہے۔ مشہور ہے قطرہ قطرہ سیل گردد۔

(۲) ہندوستان بالخصوص پنجاب میں زکوٰۃ ماہ رجب و شعبان و رمضان میں نکالنے کا دستور ہے۔ زکوٰۃ کے لئے فی زماننا انجمن نعمانیہ ہند حسب فتوے متفقہ علماء ایک عمدہ مصرف ہے۔ امید ہے کہ برادران اسلام خصوصاً اصحاب احناف اپنی اس واحد دینی انجمن کو اس موقع پر فراموش نہ کرینگے۔ ہمیں باطلہ فرقوں کے جدّ و جہد

ہے جو وہ شب و روز اپنے عقائد باطلہ کی اشاعت میں
بصرف زرِ کثیر کر رہے ہیں۔ سبق لینا چاہئے۔
(۳) اخبار الفقیہ امرتسر ہندوستان کے اہل سنت
وجماعت واحد مذہبی اخبار ہے جس میں بذریعہ تحریرات
علماء کرام مذہب حقہ اہل سنت وجماعت و رفقہ حنفیہ
کرام کثرہم اللہ تعالےٰ کی تائید و حمایت ہوتی ہے۔
علاوہ ازیں غیر فرقوں کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات
اس میں درج ہوتے ہیں مہینہ میں دو دفعہ امرت سر سے
شائع ہوتا ہے قیمت سالانہ ع۲ ششماہی عہ ۱۲ ملنے کا
پتہ۔ مینیجر اخبار الفقیہ امرتسر پنجاب۔
(۴) کتاب البرزخ تیار ہو گئی ہے جو اصحاب اپنے
نام خریداروں کی فہرست میں درج کرا چکے تھے
اُنکی خدمت میں بسبیل ڈاک روانہ کی گئی بعض نے
اس قیمت کو بہت زیادہ سمجھا حقیقت میں نظر بحالات
موجودہ و نرخ بازار یہہ قیمت زیادہ نہیں مگر ہمیں
اپنے خریداروں کا خاص رعایت ملحوظ ہے لہذا
اس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک عہ روپے قرار
دیجاتی ہے۔ اس کتاب میں دس باب ہیں۔ پہلے

باب میں قرآن کریم سے ثابت کیا گیا ہے کہ روح ایک
جسم ہے دیگر اجسام سے مختلف۔ دوسرے باب میں جو
آیات و احادیث مذکور ہے کہ مرنے کے بعد روح باقی
رہتی ہے۔ اور حدیث سے ثابت ہے۔ کہ مردہ اپنے
نہلانے والوں اٹھانے والوں اور قبر میں اتارنے
والوں کو پہچانتا ہے۔ اور نعش پر چلاتا ہے کہ مجھے
کہاں لئے جا رہے ہو۔ تیسرے باب میں مذکور ہے کہ
قبر میں روح بدن میں ڈالی جاتی ہے۔ اور مردہ جنازے
والوں کے پاؤں کی آہٹ تک سنتا ہے۔ اس کے علاوہ
ابن حزم ظاہری اور منکرین عذاب قبر کے اعتراضات
بھی مع جوابات بیان ہوئے ہیں۔ چوتھے باب میں
برزخ کے عذاب و نعیم کا ثبوت کتاب اللہ سے پیش کیا
گیا ہے۔ پانچویں باب میں یہ بحث ہے کہ برزخ کا
عذاب و نعیم فقط روح کو ہوتا ہے یا روح و جسم دونوں
کو۔ اور کیونکر ہوتا ہے۔ چھٹے باب میں یہ بتایا گیا ہے
کہ برزخ میں روح کا مقام کہاں ہوتا ہے۔ ساتویں باب
میں ثابت کیا گیا ہے کہ مردے زندوں کا سلام و کلام
سنتے ہیں۔ اس مسئلے کو خوب مفصل و مدلل طور سے بیان

کیا گیا ہے۔ اور کتب فقہ کی ان عبارات کا جواب باصواب دیا گیا ہے جو منکرین سماع موتے پیش کیا کرتے ہیں۔ آٹھویں باب میں عالم برزخ میں روح کی سیر اور دیگر کوائف کا بیان ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ ایک ہی لمحہ میں ہزاروں جگہ موجود ہو سکتے ہیں۔ نویں باب میں ثابت کیا گیا ہے کہ اہلِ قبور سے امداد طلب کرنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ دسویں باب میں یہ دس مسئلے بیان ہوئے ہیں۔ (۱) نماز روزے صدقہ وغیرہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ (۲) میت کا تیسرا ساتواں وغیرہ کرنا جائز ہے۔ (۳) جمعہ کی رات کو فاتحہ اموات کی خاص وجہ ہے۔ (۴) میت کی طرف سے اسقاط کرنا۔ (۵) بزرگوں کے عرس کرنا۔ (۶) پیر کے بکرے کا گوشت کھانا۔ (۷) بزرگوں کی قبروں پر گنبد بنانا اور غلاف ڈالنا اور چراغ جلانا۔ (۸) قبر میں عہد نامہ یا تبرکات رکھنا اور کفن کو آب زمزم سے تر کرنا۔ (۹) بزرگوں کے مزارات کو بوسہ دینا۔ (۱۰) اور ان پر خوشبو اور پھول رکھنا یہ سب جائز ہیں۔

جن اصحاب کی خدمت میں زائد کا ویلیو پہنچا ہے اور وصول ہو چکا ہے آئندہ فرمائش میں تین آنے زائد وصول شدہ مجرا دئے جائیں گے۔

(۵) جن اصحاب کے نام رسالہ ماہوار انجمن مفت جاری ہے اُن کی خدمت میں سال میں صرف ایک دفعہ ایک ویلیو بغرض امداد انجمن بھیجا جاتا ہے اکثر اصحاب نہایت بیرحمی سے انکار کر دیتے ہیں اور بعض وصولی کے بعد یہہ لکھدیتے ہیں کہ ہمیں فلاں کتاب مطلوب ہے۔ جواب میں گذارش ہے کہ ہم کتب موجودۂ انجمن میں سے ارسال کرتے ہیں۔ جو کتب موجود نہیں اسکے ارسال کرنے سے ہمیں معذور سمجھا جائے۔ علاوہ ازیں یہہ امر بھی مدنظر رہے کہ انجمن یہہ چاہتی ہے کہ اس طریق سے خریداران ہم خرما و ہم ثواب کے مستحق ہوں۔ پس انہیں بطوع و رغبت ہدیۂ انجمن کو قبول فرمانا چاہیئے۔ اور بے دردی سے اس دینی انجمن کو بجائے نفع کے نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اور اس امر کو ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ رسالہ انکی خدمت میں بلا معاوضہ پہنچتا رہتا ہے۔ ہم یہہ نہیں چاہتے کہ رسالۂ انجمن کا اجرا کسی کے نام بند کیا جائے۔

(۶) چٹھی آمدہ منجانب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا ترجمہ بغرض اطلاع و اشاعت ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

"اگر مسلمانان ہند امداد حاجیان میں کوئی رقم انجمن میں ارسال کرینگے تو براہ راست بخدمت صاحب صدر کمیٹی بھیجدی جائے گی"۔ مدیر

نقل چٹھی نمبر 17/5/1 مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۲۱ء منجانب جناب صدر حج کمیٹی بمبئی - بخدمت جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ وصدر ڈسٹرکٹ حج کمیٹی لاہور

میں اپنی کمیٹی کے ایما سے یہہ امر آپکی خدمتمیں گذارش کرتا ہوں کہ سنہ ۱۹۲۰ء میں حج کی غیر معمولی تکالیف اور جہازوں کے منتظر حاجیوں کے درمیان دو مرتبہ مرض ہیضہ کے پھوٹ نکلنے کے باعث اس کمیٹی کے سرمایہ پر معمولی سالوں سے بہت زیادہ بار آپڑا ہے لہذا بذریعہ اپیل ہذا درخواست کیجاتی ہے کہ آپ وجوہات مندرجہ چٹھی ہذا پر غور فرمائیں اور چندہ جمع کرنے کے لئے خاص کوشش کریں اور جمع کردہ چندہ بنام صدر حج کمیٹی بمبئی جو بمبئی کا کمشنر پولیس ہے روانہ فرمائیں۔

(ب) یہہ اپیل دو غرض کے لئے کیجاتی ہے۔

(۱) چندہ ہسپتال فنڈ:- اس فنڈ میں سولہ ہزار چار سو روپیہ موجود ہیں گذشتہ چند سال میں اس میں کوئی چندہ نہیں آیا حالت موجودہ میں اس قلیل رقم سے کچھ فائدہ اُٹھایا نہیں جا سکتا- آغاز حقیقی سے پہلے پانچ لاکھ روپیہ کی ضرورت ہوگی- جدہ میں ہسپتال کی ضرورت کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ بیس ہزار ہندی حاجیوں میں جو سال گذشتہ میں حج کو گئے- تخمیناً تین ہزار جاں بحق ہوئے- اگر جدہ میں پورا باانتظام ہسپتال ہوتا تو ان میں سے ایک بڑی تعداد بیشک بچ سکتی تھی- ہسپتال کی ضرورت اس درجہ کی تھی کہ گورنمنٹ ہند نے بڑے خرچ سے ایک جنگی جہاز بھیجا- جس کا عملہ مسلمان تھے- لہذا اس فنڈ میں چندہ کے لئے خاص اپیل کیجاتی ہے-

(۲) ہندی حاجیوں کے لئے فنڈ:- ہر سال حج سے واپسی پر حاجیوں کی ایک بڑی تعداد بمبئی میں نہایت ناداری کی حالت میں جہاز سے اُترتی ہے جنکے پاس اپنے گھر پہنچنے کے لئے بھی کافی نقدی نہیں ہوتی- اگر یہ فنڈ نہ ہوتا- تو بہت سے حاجی قلت نقدی کے سبب ریل کے ٹکٹ بھی خرید سکتے

اور بمبئی میں رہگرائے عالم جاودانی ہوتے۔ ہر سال قریباً پانسو حاجیوں کو اس طرح گھر پہنچایا جاتا ہے۔ اس فنڈ کی موجودہ آمدنی تین ہزار ایکسو اٹھسٹھ روپے پانچ آنے پانچ پائی ہے جس میں سے دو ہزار چار سو روپیہ علیا حضرت بیگم بھوپال نے بصورتِ چندہ سالانہ عطا فرمایا۔ اس سال خرچ بہت ہوا جسکی تفصیل یوں ہے۔

| | |
|---|---|
| غریب حاجیوں کی امداد جسمیں چاول وغیرہ کی قیمت داخل ہے .. .. .. | ۳۷۲۲—۲—۰ |
| مفلس حاجیوں کی تجہیز و تکفین .. .. | ۵۰۲—۰—۰ |
| وطن پہنچانے کے لئے بھتہ .. .. | ۴۳۰—۱۱—۹ |
| بل واجب الادا سنہ ۱۹۲۰ء .. .. | ۳۶۰۰—۰—۰ |
| میزان .. .. .. .. .. .. | ۸۲۵۴—۱۳—۹ |

تفصیل بالا سے باآسانی سمجھ میں آسکتا ہے کہ اس فنڈ کے لئے بھی چندہ کی بڑی ضرورت ہے۔

سرکلر نمبر ۵۲۵ مورخہ ۴۔ فروری سنہ ۱۹۲۱ء دفتر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور نقل بغرض اطلاع و اشاعت سکرٹری انجمن نعمانیہ ہند لاہور کو بھیجی گئی۔ اس غرض کے لئے جو چندہ جمع کیا جاوے وہ براہ راست صدر حج کمیٹی بمبئی کے نام ارسال کر دیا جاوے۔ دستخط صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور

(۵) ایک مسئلہ میں دو مولویوں نے انجمن ہذا کو حکم قرار دیا تھا۔ بغرض افادہ مسلمین ہم ذیل میں اس محاکمہ انجمن کو مع تحریرات فریقین درج کرتے ہیں امید ہے کہ ناظرین اسکو دلچسپی کی نظر سے مطالعہ فرمائیں گے + ملحوظ۔ علیحدہ کتاب کے صورت میں قیمت آٹھ آنہ فی نسخہ مقرر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی

سید المرسلین و علی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

امّا بعد ناظرین کی خدمت میں گزارش ہے کہ مسئلہ نور النبی صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم میں دو مولویوں میں نزاع تھا۔ اُنہوں نے آخر کار **انجمن نعمانیہ ہند** لاہور کے محاکمہ پر رضامندی ظاہر فرمائی لہذا انجمن نے مناسب سمجھا کہ اُن کی تحریرات کو لفظ بلفظ نقل کرکے فیصلہ صادر کیا جائے۔ اور اُسے بغرض افادۂ عامہ مسلمین ایک علیحدہ رسالے کی شکل میں شائع کیا جائے۔ بنا بریں فقیر توکلی نے تمام تحریرات کو ترتیب دے کر یہ رسالہ مسمّے بہ نور تیار کیا جسے انجمن نے چھپوا کر شائع کر دیا *

نوری توکلی

کیا فرماتے ہیں۔ علمائے دین متین اس مسئلہ میں کہ ایک مولوی
محمد فاضل سکنہ چک نمبر ۲۸۷ بیان کرتا ہے۔ کہ حضرت سید نا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا نور خدا کے نور سے نہیں اور نہ نور ہے۔ جب
اس مولوی کو کتاب قصص الانبیاء صفحہ ۳ سطر ۱۷ حدیث
انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری۔ حدیث دکھائی
گئی۔ تو اس مولوی نے کہا کہ یہ حدیث نہیں ہے۔ اگر ہے تو پتہ دینا
چاہئیے۔ کس کتاب میں ہے۔ اور یہ حدیث ہے۔
بمعہ حوالہ صفحہ و نام کتاب و نام راوی بیان فرمایا جاوے ؛

---

راجہ چوہدری خاں راجپوت ساکن چک نمبر ۲۸۸ گوگیرہ برانچ
ڈاکخانہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ ضلع لائل پور

---

باسمہ سبحانہ

# الجواب

مولوی صاحب کا یہ قول کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے
پیدا نہیں ہوئے۔ اور نہ نور ہیں۔ محض غلط ہے۔ جب ہر ایک چیز کی
خلقت خدا کے نور سے ہے تو حضور علیہ السلام کی خلقت خدا کے نور
کیوں نہیں۔ دیکھو آیہ اللہ نور السموات والارض۔ اس آیت
سے ثابت ہے کہ زمین و آسمان و مافیہا سب خدا کے نور سے ہیں۔ اور
یہ بات کہ حضور علیہ السلام نور نہیں۔ مسلمانوں کا اسپر ایمان واذعان
ہے۔ کیا مولوی صاحب کو اس بات کا انکار ہے کہ حضور علیہ السلام کا سایہ

نہ تھا۔ اگر اس کو مانتے ہیں تو اونکو ماننا پڑیگا کہ آپ نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ علاوہ ازیں قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا گیا ہے جو اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ آپ سراسر نور تھے۔ اگر مولوی صاحب کو حدیث و قرآن سے انکار ہو تو علیحدہ بات ہے ورنہ اُن کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ کو ہمارے سیّد و مولےٰ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نور تھے۔ اور آپ ہی باعث ایجاد عالم ہیں۔ پھر یہ مضمون کہ آپ خدا کے نور سے ہیں اور تمام مخلوق آپ کے نور سے ہے بالکل صحیح ہوگا۔ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ اگرچہ آپ کا وجود سب انبیاء سے آخر ہے لیکن آپ کا نور سب سے اول موجود تھا۔ جیسا کہ ترمذی کی حدیث ہے۔ عن ابی ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لك النبوۃ قال و آدم بین الروح والجسد (مشکوۃ ص۲۲۴) اس حدیث سے ثابت ہے کہ آپ اُس وقت بھی نبیؐ تھے جب آدم علیہ السلام کا وجود بین الروح والجسد تھا۔ یعنی اس کی تخلیق کامل نہ ہوئی تھی اگر آپ نور نہیں ہیں۔ تو آدم کے وجود سے پہلے آپ کیونکر نبیؐ تھے۔ رہا یہ کہ حدیث انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری کس کتاب میں ہے سو حدیث کی تمام کتابیں کسی کے پاس موجود نہیں ہیں۔ تاکہ اس کا پتہ دیا جاوے۔ ہاں مضمون اس کا صحیح ہے۔ جیسا کہ اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔ والسلام

محمد کرم الدین عفا عنہ از بھیں تحصیل چکوال
ضلع جہلم۔

جناب مولوی صاحب۔ آپ کے فتوے کا حرف حرف غلط ہے کس
کس حرف کی درستی یا اصلاح کی جاوے۔ سوال یہہ ہے کہ
سیدنا حضرت رسول اکرم خدا کے نور سے ہیں یا نہ۔ آپ فرماتے
ہیں جب ہر ایک شے خدا کے نور سے ہے تو رسول اللہ کیوں نہیں
مولوی صاحب جب ہر ایک چیز خدا کے نور سے ہے مثلاً چمار
سکھ۔ بھنگی۔ ہندو۔ کتا۔ بلا نعقو خیرہ تو حضرت
رسول اللہ اس گندہ ساجھ کھاتہ میں شریک ہونا نہیں چاہیے
یہہ عقیدہ آپ کو مبارک رہے۔ اللہ تعالےٰ بے شک آسمان زمین
کا نور ہے باقی ہر شے کتے بلے درندہ پرندہ یا موذی حیوانات
کس طرح نور ہو گئے سبحان اللہ کیا جواب ہے۔ خدا خیر ایسا علم
مبارک آپنے کس مقدس معلم یا مدرسہ میں سے پڑھا ہے۔ آپ
مدعی ہیں کہ آپ خدا کے نور سے ہیں اس مضمون کی صاف حرفوں
میں کوئی آیت یا حدیث یا قول فقہا پیش کریں یا پتہ دیویں
کہ حدیث انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری۔
کس کتاب میں ہے زیادہ طویل طویل تقریریں یا الٹ پلٹ
غلط قیاسات سے کچھ فائدہ نہیں جاہلوں کو سنانا۔ یا پھر کسی
موقعہ یہہ غلط معنے کام آویں گے آپکا سایہ ہونا نہ ہونا الگ
بات ہے آپ کا خدا کے نور سے ہونا الگ بات ہے جن چیزوں کا
سایہ نہیں کیا وہ سب خدا کے نور سے ہیں مثلاً ہوا۔ جن۔ بھوت
تمام علمائے کا دین ایمان ہے کہ آں رسول اللہ صلعم کا جسم
خاکی تھا۔ اگر یقین نہہ تو گواہوں کی گواہی سن لو۔ گواہی

خداوند عالم رب العلمین قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ
۱ پارہ سورۂ کہف کی آخری آیت۔ حضرت رسول کی اپنی گواہی
انما انا عبد اللہ ورسولہ۔ مشکوۃ باب الفخر والعصبیہ ص
امام اعظم صاحب کی گواہی نبیہ وعبدہ فقہ اکبر ص
اگر یہ گواہ منظور ہوویں تو بہتر ورنہ جواب سے اطلاع دینا۔
ضرور مہربانی ہوگی تاکید ہے۔
مسئلہ مولوی صاحب قرآن حدیث سے بندہ کو انکار ہے یا آپکو
ذرا انصاف سے کہنا۔ منصف مزاج کو اشارہ کافی ہے۔ آئندہ
مالک ہو۔ اگر کچھ لکھا ہووے تو بیشک تحریر کریں۔ اگر آپ سے یہ
مسئلہ حل نہ ہو سکے تو کسی عالم سے امداد لے لینا۔ زیادہ والسلام

دعاگو نیاز مند

محمد فاضل امام مسجد چک ۲۸۷ شمالی گوگیرہ براننچ ڈاکخانہ
چک ۲۵۵ براستہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور ۲۸ء
مہر (محمد فاضل)

باسمہ تعالےٰ

مولوی صاحب۔ السلام علیکم۔ آپکی تحریر جس کو ایک ہندو کی تحریر کہا
جائے تو بجا ہے مسلمان کی تحریریں جو مسلمان کی طرف ہو پہلے خدا کا نام
ہوتا ہے۔ پھر دعا، سلام۔ لیکن مولوی محمد فاضل کی تحریر ان باتوں سے
پاک ہے۔ یا للعجب۔
مولوی صاحب میرے دلائل کا تو کیا جواب دیتے اولٹی سیدھی سنانے
لگے ہیں۔ پھر حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کے نور پاک کے متعلق جو تشبیہ

بیان کی گئی ہے اس سے ایک مسلمان کی روح لرزتی ہے۔ ایسے مولویوں سے الاماں۔ آپ کہتے ہیں کہ جب ہر ایک چیز خدا کے نور سے ہے۔ تو چمار۔ سکھ۔ بھنگی وغیرہ بھی نور ٹھیرے حضرت رسول اللہ اس ساجھ کھاتہ میں شریک ہونا نہیں چاہتے۔ مولوی صاحب اپنی اس دلیل پر اپنے جامہ میں پھولے نہ سماتے ہوں گے۔ لیکن آپ کی یہہ منطق "بہ پشیزے نیرزد" کی مصداق ہے۔ مولوی صاحب ذرا غور کیجئیگا۔ مولوی محمد فاضل صاحب کے جسم میں بھی جان ہے اور کتا۔ گیدڑ وغیرہ میں بھی جان ہے۔ کیا اس وجہ سے مولوی محمد فاضل صاحب اس ساجھ کھاتا میں تو شریک نہ ہو جائینگے۔ واہ چہ خوش۔

آپ نے میرے دلائل قرآن و حدیث کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور کیا دیں بقول شخصے "نہ لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل"۔ آپ کا مبلغ علم معلوم ہو گیا ہے۔ ؎ اے ترک من متاز کہ ترکی تمام شد۔

آپ نے اس بات کی دلیل کا کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا یہہ جواب دیا ہے کہ ہوا اور جن بھوت کا بھی سایہ نہیں۔ مولوی صاحب ہوا جن بھوت مرئی نہیں ملیکن حضور پُرنور کا وجود اطہر مرئی تھا۔ کسی ایسی چیز کی مثال دی ہوتی جو مرئی بھی ہو اور سایہ نہ رکھتی ہو۔ آپ تو فرماتے ہیں کہ آپ کا جسم خاکی تھا پھر سایہ کیوں نہ تھا۔ کچھ ہوش کی بات کیجئے۔ آپ کہتے ہیں کہ آپ بشر تھے عبد تھے۔ پھر جسم خاکی کیوں نہ مانا جاوے۔

مولوی صاحب میری اور آپ کی بشریت اور حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی بشریت ایک نہ تھی ؎ کار پاکاں را قیاس از خود مگیر۔ آپ کے وجود اطہر کا سایہ نہ تھا۔ کیا آپ کا وجود بھی بے سایہ ہو سکتا ہے

آپ جیسے آگے سے دیکھتے تھے پیچھے سے بھی دیکھتے تھے۔ کیا آپ میں بھی یہ سکت ہے۔ آپکا وجود مبارک ایک آن کے آن میں فلک الافلاک سے گذر کر اُس مقام پر پہنچا جہاں نوری فرشتوں کے بھی پر جلتے ہیں۔ آپ ذرہ دو گز تو اونچے پھاند کر دکھائیں۔

مولوی صاحب اگر آپ نور نہ ہوتے تو آسمانوں سے نہیں عرش معلے سے بھی اوپر کس طرح جا سکتے تھے۔ کیا آپ معراج نبوی کے بھی قائل ہیں یا نہ۔ الغرض ایک راسخ الایمان مسلمان کو تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے میں ہرگز کلام نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ جیسا قرآن میں حق سبحانہ و تعالے نے سورج کو جس کو آپ سراسر نور مانتے ہوں گے۔ بھی سراج وہاج فرمایا ہے ویسا ہی حضور پر نور کو بھی سراج منیر سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پھر ماننا پڑیگا کہ آپ بھی نور علے نور ہیں۔ کیا آپ نے میری پیش کردہ حدیث مشکوٰۃ صـــ ۴۲۳ کا بھی کوئی جواب دیا ہے۔ اُس کو تو آپ بالکل ہی کھا گئے۔ مجھے تو خدا کے فضل سے کسی مولوی سے امداد لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جیسے کئی ...... میرے نام سے ڈرتے ہیں۔ ہاں آپ کو اجازت ہے جس مولوی کو چاہیں ساتھ ملا کر میرے دلائل کو توڑیں۔ اور جو کچھ لکھیں ذرہ سنبھل کر لکھا کریں۔ کہیں اپنے اسلام کو بھی نہ گنوا بیٹھیں۔ والسلام۔

خاکسار

راقم

محمد کرم الدین عفا عنہ از بھیں۔ چکوال۔ ۱۲۔ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء

---

مشفقی ام مکرم بندہ مولوی کرم الدین صاحب سلمہ ربہٗ

بعد السلام علیکم آنکہ آپ کا جواب الجواب ۳۰۔ مارچ سنہ ۱۹۲۰ء پہنچا۔

ہر ایک کلمہ بلکہ حرف حرف سے لیاقت اور تہذیب درخشاں ہے مولوی
صاحب آجکل ایسا نازک زمانہ بے انصافی وطوفان بے تمیزی کا آگیا
ہے کہ ہندؤں کو مسلمان بھی ہندو نظر آئے کیوں نہو کل مرء
یقیس علیٰ نفسہ - آپ کا یہ جملہ کہ جب ہر شئے خدا کے نور سے ہے -
میرے ذمے لگانے ہو یہ مبارک الفاظ آپ کے ہیں - اس کا نام انصاف
یا دیانتداری نہیں - ومَن یکسب خطیئۃ او اثماً ثم یرم بہ
بریئاً الےٰ آخرہ پارہ ۵ سورہ نساء اپنے حق میں لگالو -
آپ فرماتے ہیں کہ مولوی محمد فاضل کے جسم میں جان ہے اور کُتا اور
گیدڑ میں بھی جان ہے کیا اس وجہ سے مولوی محمد فاضل اس ساجھ کھانا
میں شریک تو نہو جائیں گے -
مولوی صاحب زبان کو روکو تہذیب سے کام لو - میں اس مشترکہ
کھانا میں شریک ہونا نہیں چاہتا میری جان مدرکہ متمیزہ ذی شعور
ہے آپ یا دیگر حیوانات کی طرح نہیں جو بما لا یسمع ولا یبصر
کے مصداق ہیں - اللہ نور السمٰوات یا حدیث مندرجۂ مشکوۃ
صـ۲۳۲ کے یہ معنے نہیں کہ آنحضرتؐ کا نور خدا کے نور سے ہے - جن
حضرات کو خالی دعوٰے دلیل کی مطابقت کا بھی پتہ نہ ہو - اور
جعلوا ولٰئک کالانعام بل ھم اضل یا انظر کیف یفترون
علی اللہ الکذب میں داخل ہوں - یا عقائد باطلہ مثل جعلوا
لہ من عبادہ جزءا میں مبتلا ہوں وہ کیا کچھ علمی مقابلہ کر سکتے
ہیں ع وہ طفل کیا گرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے -
آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم سایہ نہ تھا - یہ آیت یا حدیث
یا کس چیز کا ترجمہ ہے ... وہ کیا کہتے ہیں

رادی کیسا ہے۔ سایہ آنحضور کا شروع ولادت سے نہ تھا یا بعد پیغمبر ہونے کے۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری اور آپ کی بشریت اور رسول اللہ کی بشریت ایک نہ تھی۔ مولوی صاحب اللہ فرماتا ہے۔ قل انما انا بشر مثلکم۔ واللہ یقول کذا وانت تقول کذا۔ کہیں اس تعصب میں دین وایمان نہ گنوا بیٹھنا۔ تین گواہ متعلق جسم خاکی آنحضرتؐ پیش کئے ہیں منظور ہیں یا نہ اگر منظور نہیں تو چندیوم پاگل خانہ کی سیر کرو۔ اور اپنا دماغ درست کراؤ۔ ایک گواہ چہارم بھی پیش کرتا ہوں اس کی گواہی سنو۔ فالقدیم لا یکون اصلا ومادۃ للحادث لان القدیم فرد واحد لا یتجزی ولا یتبعض ولا ینفصل منہ شیٔ ھذا ھو معتقد جمیع اھل الاسلام ومن اعتقد خلافہ فھو کافر مجاھر ملحد زندیق عند اھل الاسلام۔ فتاوی عبدالحی جلد ثانی صفحہ ۱۶ والذات الالھیۃ لیست مادۃ للذات النبویۃ وکیف یجوز ان یکون القدیم مادۃ للحادث فتاوی عبدالحی جلد ثانی صفحہ ۱۲

آپ پہلے پرچہ کی سطر ۹ میں فرماتے ہیں آپ خدا کے نور سے ہیں اور تمام مخلوقات آپ کے نور سے ہے بالکل صحیح ہوگیا۔ نہیں دوست بالکل غلط ہوگیا۔ کل ذلک کذب مفتری باتفاق اھل العلم بحدیثہ آثار مرفوعہ فی اخبار موضوعہ صفحہ ۱۷ / ۲۷۳ – ھذا سفسطۃ من القول فان ذات متعزۃ تبارک وتعالی من ان تکون مادۃ لغیرہ آثار مرفوعہ فی اخبار موضوعہ صفحہ ۲۷۳ – حضرت رسول اللہ کی ماہیت میں نور کا کونسا واسطہ ہے

اور واسطہ کی چند قسمیں ہیں یا آپ کی ماہیت میں نور بشرط شے ہے یا بشرط
لا شے یا لا بشرط شے - آپ فرماتے ہیں آپ جیسے میرے نام سے کئی ڈرتے
ہیں.. مکرم بندہ ہر ایک شخص خصوصًا آپ جیسے بدزبان آدمی گندہ
دہان سے ہمیشہ ڈر مانتے رہو - آپ کے مبارک الفاظ تہذیب
سے بھرے ہوئے ہیں اس جگہ پڑھ کر ڈر رہا ہوں - میں آپ کو باواز
بلند میدان میں بلا کر للکارتا ہوں اور پوچھتا ہوں - کہ
اگر آنحضور کی گواہی منظور ہے یا نہ - رسول اللہ کی ماہیت
میں نور بشرط شے ہے یا لا بشرط یا کس طرح - یا نور
کا کونسا واسطہ ہے - مولوی عبد الحی صاحب گواہ چہارم
کی گواہی مندرجہ فتاوی و آثار مرفوعہ منظور ہے یا نہ -
مشہور ہے رسول اللہ کا سایہ ہونا کسی معتبر کتاب میں ہے
شروع پیدائش سے نہ تھا - یا بعد میں - رسول اللہ عرش
کے اوپر گئے ہیں کیا ثبوت ہے کیا یہ جو آجکل لوگ ہوائی جہاز
میں پرواز کر رہے ہیں تمام نوری ہو جائیں گے - آپ فرماتے
ہیں چونکہ رسول اللہ کو سراج منیر کہا گیا ہے اسواسطے نوری
ہیں - اس قیاس پر ان آیتوں کا کیا معنے ہے - والزبر و
الکتاب المنیر - آل عمران - یہدی اللہ لنورہ - نور
اخرج قومك من الظلمات الى النور سورۃ ابراهیم
معجزے کئے خاکی یا حادث ہو تو نتیجہ قدیم یا نوری ہوگا
یا ہوگا - خدا کا نور اپنے وطن سے نکالا جاوے یا شادیاں کرے
یا کفار سے جنگ کرے اور دانت شہید ہوں اور غاروں میں
پوشیدہ رہے کیا یہ باتیں شایان شان نور خداوندی ہیں؟

فذلک عشرۃ کاملہ۔ مگر یاد رکھو نہ خنجر اُٹھیگا نہ تلوار تم سے۔ یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں۔ اب تو کرتا ہوں الوداع یار کو اَے ذوق۔ پھر ملیں گے اگر خدا نے ملایا۔ زیادہ والسلام۔

احقر العباد محمد فاضل امام مسجد چک ۲۸۲
گوگیرہ برانچ۔ ڈاکخانہ چک ۲۵۲ براستہ
تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔ ۲۲-۴

---

باسمہٖ تعالےٰ

مکرمی مولوی محمد فاضل صاحب سلمہٗ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم۔ آپکی تحریر مرقومہ یکم اپریل پہنچی۔ جواب میں توقف اسوجہ سے ہوا۔ کہ پہلے تو ہمارا جہلم میں سالانہ جلسہ تھا۔ پھر میرپور میں آپکے شیر پنجاب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے میرا مناظرہ ہوا۔ جس میں شیر پنجاب کو ہزیمت ہوئی کہ آپکے تمام پیر بھائیوں میں ماتم برپا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ غالباً آپ اخبارات میں مضمون پڑھ چکے ہوں گے۔ اس زک کے اُٹھانے کے بعد آپ کا فرقہ ہم سے مخاطب ہونے کا حقدار نہیں ہے۔ لیکن آپ کا مراسلہ پہلے کا ہے اسلئے مختصراً جواب عرض ہے۔

(۱) آپ نے ذات گرامی نبی علیہ السلام کو آیت اللہ نور السموات والارض کے جواب میں جھنگی۔ چمار سے تشبیہ دی جس کے جواب الجواب

میں مولوی محمد فاضل کتا گیدڑ کی طرح جاندار ہونے میں اشتراک کی طرف توجہ دلائی گئی تو آپ اس کو خلاف تہذیب قرار دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ میری جان مدرکہ۔ متمیزہ ذی شعور ہے۔ اسلئے اس سانجھ کھاتہ میں شریک نہیں ہوں۔ تو پھر حضور علیہ السلام کی ذات اقدس چونکہ نور علی نور ہے اور عقل و ادراک کا مجسمہ تو پھر آپ ایسی مثال وہاں کیوں پیش کرتے ہیں۔

(۲) حضور علیہ السلام کا سایہ نہ تھا۔ اس کی آپ دلیل مانگتے ہیں لیکن پہلے حصہ میں آپ اس کو تسلیم کرکے ہوا کی مثال پیش کرچکے ہیں تسلیم کے بعد دلیل طلب کرنا جہالت ہے۔

(۳) بشریت میں مشارکہ آپ کا قول بعینہ کفار کا قول ہے جو رسولوں کو کہا کرتے تھے۔ ما انتم الا بشر مثلنا۔ کیا کفار کی تقلید کیوجہ سے دین وایمان آپ گنوا رہے ہیں یا ہم۔ یہی قول کفار کا نوح علیہ السلام کے متعلق تھا۔ فقال الملاء الذین کفروا من قومہ ما نرٰک الا بشرا مثلنا۔ اور یہی قول فرعون اور اسکی قوم کا موسے وہارون کی نسبت تھا۔ وقالوا انؤمن لبشرین مثلنا

(۴) القدیم لایکون اصلا ومادۃ للحادث۔ اسکو مانحن فیہ سے کیا تعلق۔ خلل دماغ کا علاج کرائیے۔ ایسا نہ ہو کہ پاگل خانہ بھیجے جائیں۔ کیا آپ اللہ تعالے کو علۃ العلل اور اصل ہرشئے نہیں کہتے۔ پھر کیا آپ کافر یا زندیق ہوں گے۔

(۵) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ کا نور ہونا۔ بشرط شئے یا لابشرط شئے یا بشرط لاشئے کی بحث کا بیان کوئی تعلق نہیں۔ ہاں آپ پوچھتے ہیں۔ تو ہم اس کو قسم اول میں داخل کرتے ہیں۔ فرمائیے کیا اعتراض ہے

(۶) بد زبان آدمی سے ڈرتا ہوں۔ دیکھنے والے دیکھ سکتے ہیں کہ بد تہذیبی کے الفاظ کی ابتدا کس طرف سے ہے۔ یہ آپ کی مہربانی ہے۔ والبادی اظلم۔ آیہ لایحب اللہ الجہر بالسوء الا من ظلم کی طرف توجہ کریں۔

(۷) رسول اللہ عرش کے اوپر گئے ہیں۔ کیا ثبوت ہے۔ حضور علیہ السلام کے معراج بجسمہ الاطہر پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔ نصوص قرآن و حدیث اسپر شاہد عدل ہیں۔ میرے خیال میں غیر مقلدین بھی اس سے منکر نہیں البتہ میرزائی اس کے قائل نہیں۔ کیا آپ میرزاجی کی امت میں داخل ہیں۔ یا غیر مقلد۔ پہلے صاف طور پر بتلایئے پھر جواب مفصل لیجئے۔

(۸) ہوائی جہاز کے ذریعہ انسان ضعیف البنیان تو انسان کو ہوا پر اُڑا سکتا ہے۔ تو کیا خدائے قدیر کی قدرت سے آپ مستحیل سمجھتے ہیں کہ وہ ایک نوری جسم کو عرش معلے تک لے جائے۔

(۹) سراج منیر کے متعلق جو اعتراضات پیش کئے ہیں۔ اُنکی تشریح کرو۔ آیات پیش کردہ میں تو کوئی استحالہ نہیں ہے۔ کوئی بشر خدا کے نور کا منکر نہیں ہے۔ اور کتاب منیر کا خدا کا نور سے ہونا مسلمات سے ہے

(۱۰) خدا کا نور وطن سے نکالا جائے۔ شادیاں کرے۔ کفار سے جنگ کرے الخ۔ کیا ایک مسلمان کی قلم سے ایسے کلمات توہین نکل سکتے ہیں جو مخالفین اسلام یہود و نصاریٰ کہا کرتے ہیں۔ آپ معذور ہیں۔ اسی طرح سے آپ کے بھائی بند پیغمبروں کی نسبت کہا کرتے تھے۔

ما ھذا الا بشر مثلکم یاکل مما تاکلون منہ و یشرب مما تشربون۔ مہربان من۔ حضور علیہ السلام بیشک خدا کے نور ہیں اسی وجہ سے آپ کا سایہ نہ تھا۔ اور آپ آگے پیچھے سے برابر دیکھتے تھے۔

اور آپ عرش معلےٰ تک جا پہنچے۔ جہاں نوری فرشتوں کے پر جلے۔
اور ان کو سراج منیر کہا گیا۔ دوسری آیت میں قد جاءکم
من اللہ نور وکتاب مبین۔ نور کہا گیا۔ پھر اگر آپ نہ مانیں
تو یہی کہا جائیگا ؎
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔

## آخری حجت

اب تک تو آپ کا عقیدہ دریافت کرنے کے ہم نے طرز بحث دوسری اختیار رکھی۔ اب ثابت ہوگیا۔ کہ آپ لا مذہب غیر مقلد ہونے کے باوجود میرزائی بھی ہیں۔ اور باوجود اس کے چک میں امام بھی ہیں۔ اگر مقتدی بھی آپ کے مذہب کے ہیں تو خیر۔ اگر مقتدی اہل السنۃ والجماعۃ حنفی مسلمان ہیں۔ تو اُن کو ایسے امام سے قطع تعلق کرلینا چاہیئے۔ وما علینا الا البلاغ۔

اب میں وہ حدیث لکھتا ہوں جس کا آپ نے پہلے مطالبہ کیا تھا کہ آنحضرتؐ کا نور خدا سے ہونا اور جملہ کائنات کا آپ کے نور سے ہونا کس حدیث سے ثابت ہے۔ وہ حدیث کونسی معتبر کتاب میں ہے سو واضح ہو کہ یہہ حدیث مولانا جلال الدین سیوطی رح نے اپنی کتاب نزہتہ المجالس کے صفحہ پر یوں درج کی ہے۔

روی عبدالرزاق بسندہ عن جابر ابن عبداللہ الانصاری قال قلت یا رسولؐ اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیئ خلقہ اللہ تعالےٰ قبل الاشیاء قال نور نبیک من نورہ فجعل النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ تعالےٰ۔ ولم یکن فی ذالک

الوقت لوح ولا قلم ولا جنة ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا انس ولا جن فلما اراد الله ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملائکة ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المومنین ومن الثانی نور قلوبهم وھی المعرفة بالله ومن الثالث نور السنتهم وھو التوحید لا اله الا الله محمد رسول الله (ترجمہ عبد الرزاق نے پوری سند کے ساتھ جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کی ہے اس نے کہا میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ فدا ہوں۔ مجھے بتائیے پہلی چیز سب اشیاء سے اول خدا نے کیا پیدا فرمائی۔ فرمایا تیرے رسول کا نور پہلے اپنے نور سے پیدا کر دیا پھر وہ نور پھرتا رہا۔ جہاں خدا نے چاہا اور اسوقت لوح و قلم نہ تھی نہ جنت و دوزخ نہ زمین و آسمان نہ چاند سورج نہ آدمی نہ جن تھے پھر جب خدا نے مخلوق پیدا کرنی چاہی اس نور (محمدی) کو چار اجزاء پر تقسیم فرمایا۔ پہلی سے قلم دوسری سے لوح۔ تیسری سے عرش پیدا کیا۔ چوتھی جزء کے چار اجزاء کئے۔ پہلی سے حاملین عرش۔ دوسری سے کرسی۔ تیسری سے باقی فرشتے پیدا کئے۔ پھر چوتھی جزء کے چار اجزاء بنائے۔ پہلی سے مومنوں کی آنکھوں کا نور۔ دوسری سے دلوں کا نور (معرفت الٰہی) تیسری سے زبان کا نور پیدا کیا۔ جو توحید الٰہ اور کلمۃ التوحید ہے)

امید ہے کہ اب مولوی محمد فاضل کو اگر اُن کے دلمیں کچھ بھی انصاف ہے چون و چرا کی گنجائش نہ رہیگی۔ کیونکہ حدیث صریح ہم نے دکھا دی ہے۔ جو ایک ایسے مصنف کی کتاب میں ہے جو مانے ہوئے محدث اور مفسر ہیں۔ ہاں ضد کا کوئی علاج نہیں ہے۔ اگر مولوی محمد فاضل نہیں تو باقی مسلمانوں کی اب تسلی ضرور ہو جائیگی اور اس کے بعد ہمیں اور کسی تحریر کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ واٰخر ناد عوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین۔ والسّلام ۔

محمد کرم الدین عفاعنہ از بھیں۔ ضلع جہلم
۲۰۔ مئی ۱۹۲۰ء

---

باسمہ سبحانہ تعالےٰ
بخدمت مولوی کرم الدین صاحب

بعد سلام مسنون الاسلام آنکہ آپ کا جواب الجواب ۲۷۔ مئی کو پہنچا۔ اول یہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ میرا مذہب کیا ہے۔ میں اہل سنت والجماعت سنی المذہب ہوں قرآن مجید حدیث فقہ میرا دین و ایمان ہے اگر ان کتابوں پر عمل کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے تو مجھکو وہ دوسرا طریقہ یا مذہب جو آپ کا ہے بتلایا جاوے۔ جو دل آزار الفاظ میری نسبت لکھے ہیں میں اُن کے جواب میں کچھ نہیں لکھتا خداوند عالم آپ کو نیک بدلہ دیگا۔ آخر کار کل اناء یترشح بما فیہ۔ مسئلہ متنازعہ انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری کے متعلق آپ کا دعوے ہے کہ یہ حدیث ہے صحیح ہے اور میرا دعوے اس کے برعکس ہے۔ اس کے متعلق جو ثبوت آپنے دئے ہیں تمام بے ربط اور غلط ہیں

سنو آپ کہتے ہیں نمبر ۱ جب آیت اللہ نور السمٰوات والارض
کے عموم میں ہر شے خدا کے نور سے ہے تو رسول اللہ کیوں نہیں۔
یہ قیاس بمعہ معنے دونو غلط دیکھو تفسیر خازن جلد ۳ صفحہ ۳۵۳
قال ابن عباس معناہ اللہ ہادی السمٰوات والارض
فہم بنورہ الی الحق یہتدون وقیل معناہ اللہ منور
السمٰوات والارض نور السماء بالملائکۃ ونور الارض
بالانبیاء وقیل معناہ مزین السمٰوات والارض زین السماء
بالشمس والقمر والنجوم وزین الارض بالانبیاء والعلماء
والمومنین۔ نمبر ۲ رسول اللہ کا سایہ نہ ہونا۔ نمبر ۳ حضرت آدم
علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی ہونا۔ نمبر ۴ یا آنحضرت کا شب
معراج عرش کے اوپر جانا یہ تمام ثبوت باوجود آپ سے نہ ثابت
ہونے کے آپکے دعوے کہ آنحضرت کا نور خدا کے نور سے ہے کہاں تک
تائید کرتے ہیں یا کیا تعلق یا ربط ہے۔ نمبر ۵ قد جاءکم من اللہ
نور وکتاب مبین کے معنے آپ غلط سمجھے ہیں دیکھو تفسیر خازن
جلد ۱ صفحہ ۴۴۴ وانما سماہ اللہ نورا یعنی محمدا صلعم لانہ
یہتدی بہ کما یہتدی بالنور فی الظلام وقیل النور
ھو الاسلام۔ اگر میں زید کی صفت شجاعت میں شیر سے تشبیہ دوں
تو آپ کہیں یہ سوال تو نہ کریں گے کہ زید میں تمام لوازمات حیوانیہ
کا الذنب وغیرہ ہونے ضروری ہیں کیونکہ وہ شیر ہے۔ مکرم بندہ
رسول اللہ نور اس جہت سے ہیں کہ آپکے آنے سے تمام اندھیرے
شرک کفر گمراہی چلے گئے نہ یہ معنے کہ آپ خدا کے نور سے ہیں کیا آپ
کسی معتبر تفسیر [illegible] معنے اس آیت کے دکھا [illegible]

متفق اللفظ ہوکر گواہی دیتے ہیں کہ آنحضرت کا جسم مبارک خاکی تھا مگر آپ ہیں کہ ضد پر تلے ہوئے ہیں پھر کیا علاج ہے اس سے اگلے پرچہ کی فہرست سوالات جن کا آپنے کوئی جواب نہیں دیا اور نہ آئندہ امید ہے۔

اول چار گواہ پیش کردہ کے متعلق آپ نے کچھ لب کشائی یا جواب نہیں دیا ہے اُن کی گواہی درست ہے یا قابل جرح ہے تو لکھو۔ ہے رسول اللہ کا سایہ نہ ہونا کس کتاب میں ہے۔ شروع ولادت سے نہ تھا یا بعد میں۔ یا کل ذالک کذب مفترا باتفاق اہل العلم بحدیثہ یا رسول اللہ کی ماہیت نور کا کونسا واسطہ ہے اور واسطہ کی چند قسمیں ہیں بشری کپڑے خاکی ہو وے تو نتیجہ حادث ہوگا یا قدیم۔ یا خدا کا نور اپنے وطن سے نکالا جاوے۔ شادیاں کرے ان تمام سوالات کے متعلق آپنے کوئی جواب دیا ہے یا آئندہ میں کچھ امید رکھوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ کی ماہیت نور خدا بشرط شے ہے۔ تو پھر آنحضرت کے قدیم ہونے میں کیا کلام ہے۔ اہل اسلام و نصاریٰ کا مابہ الامتیاز بتلایا جاوے۔ آپ پر ایک اعتراض لاینحل یا عجیب گورکھ دھندا آپ فرماتے ہیں کہ جب ہر ایک شئے کی خلقت خدا کے نور سے ہے تو رسول اللہ کی خلقت خدا کے نور سے کیوں نہیں۔ یا کتاب منیر کا خدا کے نور سے ہونا مسلمات سے ہے۔ اعتراض یہہ ہے کہ جب ہر شئے اور کتاب مظہر خدا کے نور سے ہے تو اُن کا سایہ کیوں ہے۔ آپکا دعویٰ ہے کہ جو خدا کے نور سے ہے اُن کا سایہ نہیں ہے پھر ان کا

سایہ کیوں ہے میرے خیال میں تو آپ کی ہی قلم سے مسئلہ طے ہو گیا
کہ آنحضرت خالی تھے۔ نیز بندہ نے کس جگہ لکھا ہے کہ آنحضرت
معراج پر نہیں گئے۔ پھر آپ نے بندہ کو مرزائی لامذہب غیر مقلد
ہندوؤں کا بھائی بند کس قانون اور قاعدے سے لکھا ہے کیا
اسلامی قانون اسی سلوک کا نام ہے۔ یا میں نے کس جگہ تسلیم کیا ہے
کہ آنحضرت کا سایہ نہ تھا جو آپ کا جواب اور رنگ اگر فرماتے
ہیں کہ تسلیم کے بعد دلیل طلب کرنا جہالت ہے۔ بالفرض والمحال
صحت نقل کا بندہ کو کیوں حق حاصل نہیں۔ صاف لکھو کہ میرے
پاس کوئی ثبوت نہیں۔ اگر ہے تو پیش کرو۔ آپکی تحریر میں تعارض
آپ فرماتے ہیں کہ ہر شے کی خلقت خدا کے نور سے ہے تو
رسول اللہ کی خلقت خدا کے نور سے کیوں نہیں۔ پھر اُسی پرچہ
میں رقمطراز ہیں کہ آپ خدا کے نور سے ہیں اور تمام مخلوق آپکے
نور سے ہے۔ یہ دونوں عبارتیں آپس میں متعارض ہیں۔ آپ
کس عبارت کے متعلق غلط سلط رطب یابس حوالے یا ثبوت
یا تضییع اوقات فرمارہے ہیں جو کچھ لکھو اس پرچہ کے جواب
میں ہو تہذیب اور لیاقت سے کام لینا۔ باربار تاکید ہے
کہ جو جو عبارتیں در بارہ جسم خاکی آنحضرت پیش خدمت ہیں
تسلیم کریں یا معقول طریق سے مدلل طور پر رد کریں میرا ارادہ
ہے کہ اس پرچہ کے جواب پر جو آپ کی طرف سے آئیگا بحث ختم ہونی
چاہیئے اور ہر ایک فریق اپنا اپنا منصف مقرر کر لیوے جو حلفیہ
فیصلہ لکھیگا اور ایک غیر مذہب ثالث مقرر ہوگا۔ جسکے منصف
کا ثالث کے ساتھ اتفاق ہوگا فریقین کو منظور کرنا ہوگا پرچہ کا

جواب براہِ راست میرے پاس آنا چاہیئے۔ اس پرچہ کا جواب بصیغۂ بیرنگ یا رجسٹری آنا چاہیئے اطلاع ہووے اور یہ پرچہ بجنسہٖ واپس کیا جاوے اپنے پاس نہ رکھ لیا جاوے۔ اب بس آپ کو رخصتی یا الوداعی سلام علیکم کرکے تمام مضمون کو ایک بیت پر ختم کرتا ہوں۔ ؎

اولٰئک اٰبائی فجئنی بمثلھم
اذا جمعتنا یا مولوی کرم الدین الجامع

زیادہ والسلام۔ آپ کا تابعدار محمد فاضل بقلم خود امام مسجد چک نمبر ۲۸۲ شمالی گوگیرہ برانچ ڈاکخانہ چک نمبر ۲۵۶ براستہ تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور۔ مورخہ ۱۴ رمضان المبارک شریف مطابق ۶/۲۰ ۲ فقط مہر (محمد فاضل)

باسمہٖ عزّ اسمہٗ

(آخری پرچہ) اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِہٖ
مُھَنَّدٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ مَسْلُوْلٌ

مولوی صاحب۔ السلام علیکم۔ آپکی آخری چٹھی مجھے دیر سے ملی کیونکہ میں جہلم گیا ہوا تھا۔ اور ابھی واپس ہوا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ میں اہل سنت والجماعۃ حنفی المذہب ہوں۔ مجھے اس کے ماننے میں تامل ہے۔ اسی طرح تو مرزا قادیانی بھی اپنے آپ کو حنفی کہتا تھا۔ مولوی محمد حسین بٹالوی آخری عمر میں اہلحدیث حنفی کہلاتا تھا۔ اگر آپ حنفی المذہب ہوتے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نورانیت سے بھی منکر نہ ہوتے۔ حضور علیہ السلام کے بے سایہ ہونے آپ کے معراج جسمانی پر آپ کا ایمان ہوتا۔ حضور علیہ السلام کے متعلق چار نگشنگھ

بھنگی ہندو کتا بلا تھو وغیرہ امثال پیش کرنے سے انکو شرم آتی آپ لکھتے ہیں کہ بیٹے آپکی نسبت دل آزار الفاظ استعمال کئے ہیں۔ کلا وحاشا میرا ہرگز وطیرہ نہیں ہے کہ کیسی کی نسبت دل آزار الفاظ لکھوں۔ ہاں جب کہ آپکی طرف سے ایسا سلوک ہو تو ٹالک ٹناک سنانے سے دریغ نہیں۔ عوض معاوضہ گلہ ندارد۔ بھلا مجھے اولٹی سیدھی سنانے سے آپ کیوں دریغ کرتے۔ جب آپ سرور کائنات (فداہ ابی وامی) کی بے ادبی سے نہیں جھجکتے۔

آپ نے اپنی ایک چٹھی میں یوں گہر افشانی فرمائی ہے۔ "خدا کا نور اپنے وطن سے نکالا جاوے یا شادیاں کرے یا کفار سے جنگ کرے اور دانت شہید ہوں۔ اور غاروں میں پوشیدہ رہے۔ کیا یہ باتیں شایان نور خداوندی ہیں۔ کیا ایسے طنزیہ الفاظ رسول پاک کی نسبت ایک مومن شخص لکھنے کی جرأت کر سکتا ہے ہرگز نہیں۔ صرف کور مغز وہابی ہی ایسی جرأت کر سکتا ہے کہ وہ الفاظ جو کفار انکار رسالت کے وقت حضور علیہ السلام کی نسبت کہا کرتے تھے لکھنا گوارا کرے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب ۔ بے ادب محروم ماند از لطف رب

آیت اللہ نور السموات کے جواب میں آپ لکھتے ہیں کہ خازن میں ہے۔ قیل معناہ اللہ منور السموات والارض نور السماء بالملائکۃ ونور الارض بالانبیاء۔ بندۂ خدا اس تفسیر سے تو ثابت ہے کہ انبیاء علیہم السلام بھی ملائکہ کی طرح نور ہیں۔ آسمان کی روشنی نور ملائکہ سے اور زمین کی روشنی نور انبیاء سے ہے پھر آپ حضور علیہ السلام کی نورانیت سے کیوں منکر ہوتے ہیں۔ دقس

علیٰ ہٰذا البواقی ۔

پھر آپ لکھتے ہیں کہ "رسول اللہ کا سایہ نہ ہونا۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی ہونا۔ آنحضرتؐ کا شب معراج عرش کے اوپر جانا یا وجود آپ سے نہ ثابت ہونے کے آپکی کہانتک ثابت کرتے ہیں"۔ سو واضح ہو کہ حضور علیہ السلام کا پیدائش آدم سے پہلے نبی ہونا حدیث صحیح سے ثابت ہے جو بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۲۳۴ درج ہو چکی ہے جو اس بات کی بیّن دلیل ہے کہ آپ نور ہیں اور آپ کا نور سب سے پہلے پیدا ہوا ۔ ورنہ جب آپکا جسم اطہر موجود نہ تھا۔ تو آپ اسوقت نبی کیونکر تھے جب کہ ہنوز آدمؑ بین الماء والطین تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا شب معراج عرش معلیٰ سے اوپر جانا تمام مسلمانوں کا ایمان ہے۔ اگر آپ اس سے منکر نہیں تو پھر آخری چٹھی میں کیوں لکھتے ہیں کہ جناب نے کس جگہ لکھا ہے کہ آنحضرتؐ معراج پر نہیں گئے"۔ رہی یہ بات کہ حضور علیہ السلام کا سایہ نہ تھا آپ اس سے انکار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ کس کتاب میں ہے۔ سو میں کیا کہوں کہ آپ مجھ فاضل کہلانے ہوئے اس بدیہی الثبوت بات سے بھی جاہل ہیں۔ مبسوط کتابوں کی طرف آپکو کیوں لے جاؤں۔ مولانا جامی علیہ الرحمۃ کے تحفۃ الاحرار کا شعر ہی سنادوں شاید آپکو سمجھ آجائے ۔

سایہ ندیدست بزمین ہیچکس ۔ نور بود سایہ خورشید و بس

جانت از آلائش تن پاک بود ۔ سایہ نیندا خست برین خاک تود

اس سے بھی تسلی نہیں ہوئی۔ تو مولانا شیخ عبد الحق محدث دہلوی کا پاکیزہ خیال جو آپ نے مدارج النبوت میں بیان فرمایا ہے سن لیں۔

فتادہ سایہ زان خورشید رخ دور ۔ کہ با ہم راست ناید ظلمت و نور ۔

اندراں بالا قرآید پائے او ۔ کر افتد مرتبہ پارسایہ او
آپ لکھتے ہیں کہ حدیث نزہتہ المجالس صفحہ قابل استدلال نہیں۔
کیونکہ اسناد بیان نہیں۔ سو افسوس کہ آپ کو علامہ سیوطی جیسے
حفاظ حدیث پر بھی اعتبار نہیں۔ حالانکہ آپ لکھتے ہیں کہ فقہ پر
میرا ایمان ہے کیا مسائل فقہ میں آپ کو پورا اسناد ملتا ہے۔ اگر
نہیں تو اُسپر آپ کو کیونکر ایمان ہوگا۔ آجتک سوائے آپ کے علامہ
سیوطی رحمۃ اللہ پر کسی نے بے اعتباری نہیں کی۔ بلکہ آپ کی شہرت لکھا
ہے کہ ستر بار آپ نے خواب میں پیغمبر علیہ السلام کی زیارت کی۔ اور
احادیث کی صحت پر مہر کرائی۔ مولوی صاحب سند کے بیان نہ کرنے
سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ راوی کے پاس سند نہ تھی۔ بلکہ حدیث
کے ابتداء میں صاف لکھا ہے۔ روی عبد الرزاق بسندہٖ عن جابر
ابن عبد اللہ الانصاری۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ راوی کے پاس
پوری سند موجود تھی۔ غرض حدیث مندرجہ نزہتہ المجالس نے تو
مسئلہ کا ایسا فیصلہ کردیا ہے کہ خصم کو اب چون و چرا کی مطلق
گنجائش نہیں ہے اس حدیث میں اول ما خلق اللہ نوری
کا مضمون بڑی شرح و بسط سے بیان کیا تھا۔ یہی آپ کا تقاضا
کہ کس کتاب میں یہ حدیث مذکور ہے۔ کتاب بھی وہ جس کے مصنف
حافظ حدیث علامہ سیوطی رحمۃ اللہ ہیں۔ اگر اب بھی نہ مانو تو ضد کا علاج
ہی کیا ہے۔

یہ حدیث ایسی مشہور ہے کہ گویا تواتر کے درجہ تک پہنچ گئی ہے۔
مسلمانان خاص و عام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام کا
نور سب سے پہلے پیدا ہوا۔ اور آپ کے نور سے سب چیز پیدا ہوئی

[illegible] بچہ بچہ کی زبان
پر ہے۔ اور جس کو [illegible] ہیں ابھی
حدیث کی شرح [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
عبد اللہ قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ [illegible] وسلم
اخبرنی عن اوّل شیئ خلقہ اللہ قبل الاشیاء قال نور نبیک
من نورہ الحدیث۔ کیوں صاحب [illegible] کہتے ہوئے
شرم نہ آئے گی کہ علامہ سیوطی کو جو مولوی عبد الحی نے صحابہ میں
موضوعات کا لکھنے والا بیان کیا ہے۔ اور یہ نور والی حدیث بھی
موضوع ہے۔ مولانا عبد الحی نے تو اس حدیث کی صحت پر موہر
کر دی ہے جیساکہ آثار مرفوعہ میں درج ہے۔ کیا آپ کا علم مولانا
لکھنوی سے بڑھا ہوا ہے کہ وہ تو حدیث مذکور کو صحیح قرار دیکر
اپنی کتاب میں بطور استدلال پیش کرتے ہیں۔ اور آپ اس کو
موضوع قرار دیتے ہیں۔
اور سنئے۔ تفسیر نیشا پوری میں بتفسیر آیت وجئنا بک علی ھؤلاء
شہیدا لکھا ہے۔ لان روحہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید علی
جمیع الارواح والقلوب والنفوس لقولہ اوّل ما خلق اللہ
روحی۔ غرض مسئلہ تو صاف ہوگیا ہے ہاں مولوی محمد فاضل
کی ہدایت خدائے مطلق کے ہاتھ میں ہے۔ یضل من یشاء و
یھدی من [illegible]
اس سے بعد آپ شریعت کا مسئلہ پیش کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ

متعدد آیات میں رسول پاک کو خدا تعالیٰ نے بشر کہا ہے۔ یا حضورؐ نے خود بشریت کا اقرار کیا ہے [illegible] کہتا ہوں کہ [illegible] حضورؐ کی الوہیت کے قائل [illegible]

[illegible]

[illegible] شتن شیر و شیر

ہمسری با انبیا برداشتند ٭ اولیا را ہم چو خود پنداشتند

گفتہ اینک ما بشر ایشاں بشر ٭ ما و ایشاں بستۂ خوابیم و خور

ایں ندانستند ایشاں از عمیٰ ٭ ہست فرقے درمیاں بے منتہا

ایں خورد گردد پلیدی زو جدا ٭ واں خورد گردد ہمہ نورِ خدا

ایں خورد زاید ہمہ بخل و حسد ٭ واں خورد زاید ہمہ نورِ احد

ایں زمین پاک واں شور است و بد

ایں فرشتہ پاک واں دیو است و دد

مولوی صاحب۔ توبہ کریں اپنا ایمان نہ گنوائیں۔ آپ کا قول کہ خدا کا نور وطن سے نکالا جائے۔ شادیاں کرے الخ حد درجہ کی گستاخی ہے۔ آپ بتلائیں کہ آپ کے قول اور کفار کے قول ما انتم الا بشر مثلنا۔ یاکل مما تاکلون ویشرب مما تشربون وغیرہ میں کیا فرق ہے۔ بلکہ گستاخی میں آپ ان سے بھی بڑھ گئے ہیں معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کا رسول پاک کو بشر کہنا یا حضور علیہ السلام کا خود کو بشر کہنا [illegible] اور ہے اور آپ کا بشر کہنا [illegible] امر دیگر [illegible]

اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کی نسبت فرمایا ہے۔ فعصیٰ آدم ربہ فغوی۔ کیا اب بھی اس آیت کو پڑھکر حضرت ابو البشر کو معاذ اللہ عاصی اور غوی کہہ سکینگے۔ یا آدم علیہ السلام نے فرمایا ربنا ظلمنا انفسنا الخ کیا آپ بھی انکو ظالم خاسر کہہ سکتے ہیں۔ اگر نہیں تو آیات بالا کو پڑھکر رسول پاک کو اپنے جیسا بشر بھی آپ نہیں کہہ سکتے۔ نہ آپکے جسم اطہر کو تم نوری نہیں خاکی کہہ سکتے ہو۔ دیکھو تو والدین اپنے بچے کو نادان بچہ کہہ سکتے ہیں کیا بیٹا بھی والدین کو ایسا کہہ سکتا ہے۔ ہوش کرو۔ اس بارہ میں جس قدر آیات آپنے لکھی ہیں یا تفاسیر کے حوالے دئے ہیں سب کا یہی جواب سمجھو۔ خیر الکلام ما قل ودل۔ خلاصہ یہہ کہ حضور علیہ السلام کا نور ہونا قرآن وحدیث سے پایہ ثبوت کو پہنچ چکا۔ آپ کا سایہ نہ ہونا شب معراج میں عرش کے اوپر جانا۔ باوجودیکہ جبرئیل علیہ السلام نوری فرشتہ ہونے کے باوجود یہہ مرحلہ طے نہ کرسکے۔ آپ کا آگے پیچھے سے یکساں طور پر دیکھنا قرآن پاک میں آپ کو سراج منیر سے تعبیر کیا جانا۔ حالانکہ سورج کو سراج وہاج کہا گیا ہے۔ آیت قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین میں آپ کو نور کہا جانا۔ حضورؐ کا پیدائش آدمؑ سے پہلے نبی ہونا یہ ساری دلائل ہیں کہ آپ نور تھے۔ اور یہہ بات کہ آپ کا نور سب سے مقدم اور باقی اشیاء آپ کے نور سے مخلوق ہیں صریح حدیث سے جو نزہۃ المجالس اور آثار مرفوعہ کے حوالہ سے لکھی گئی پایہ ثبوت کو پہنچ گیا۔ اب مولوی محمد فاضل کی ساری عمارت بنیاد سے اکھڑ گئی۔ اور یہہ بھی ظاہر ہوگیا کہ آپ

ہرگز اہل سنت والجماعت حنفی المذہب نہیں ہیں۔ بلکہ آپ وہابی یا مرزائی یا اُن سے بھی کچھ درجہ بڑھے ہوئے ہیں۔ رسول پاکؐ کی عزت اور عظمت آپ کے دل میں ہرگز نہیں ہے۔ ورنہ چمار۔ بھنگی۔ کتا۔ بلا وغیرہ کی مثال پیش کرنے کی جرأت نہ کرتے۔ نہ یہ پھبتی اڑاتے کہ آپ جسارت کرتے کہ "خدا کا نور وطن سے نکالا جائے یا تعدیاں کرے یا کفار سے چھپتا پھرے اور جا بجا شب بسر ہوں اور غاروں میں پوشیدہ رہے" یہ کلمات حضور اقدسؐ کی نسبت استہزاءً بطریق طنز و استہزاء لکھے گئے ہیں جو ایک مومن کی شان سے بعید ہے کہ یوں کہے۔

مولوی صاحب کی بحث ہم سے ختم ہو چکی وہ اپنی چٹھی کو آخری پرچہ لکھ چکے ہیں۔ اور ہماری یہ تحریر بھی آخری ہے۔ اُن کی تحریرات کے ملاحظہ سے علاوہ اس کے کہ آپ کے اعتقاد و مذہب کا پتہ مل گیا حسب ذیل باتیں بھی ظاہر ہوئیں

(۱) آپ اپنی تحریرات کی ابتداء خدا کے نام پاک سے کرنا غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو پرچہ نمبر ۱ و نمبر ۲)

(۲) مکتوب الیہ کو السلام علیکم لکھنا بھی آپ کے لئے عار ہے (پرچہ جات مذکورہ) ماشاء اللہ آپ شعر خوانی کی بھی قابلیت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ پرچہ نمبر ۲ میں ذوقؔ کی طرف منسوب کر کے یہ شعر لکھتے ہیں۔ ؎ اب تو کرتا ہوں الوداع یار کو اے ذوق۔ پھر ملیں گے اگر خدا نے ملایا۔ کوئی بتلائے کہ اس شعر کا کیا حذف ہے ذوق نے اس طرح کہاں لکھا۔ اگر آپ کو اس کوچہ میں دخل نہیں تھا۔ تو کاہے کو من گھڑت شعر لکھ کر اپنی

پردہ دری کی خیر یہہ تو اُردو وہئے عربی شعر بھی سُنئے

اولئک اشھادی فجئنی بمثلھم + اذا جمعتنا یا مولوی کرم الدین المجامع - سبحان اللہ کیا کہنا ایک مصرع ایک [illegible] شان [illegible] کہہ - ایسے قابلیت کے شخص [illegible] [illegible] بڑی بات ہے - لیکن آپ [illegible] [illegible] آپ لیپٹے ہیں کیوں [illegible] آپ کا وہ [illegible] صادق نہیں ہے وہ طفل کیا پڑھے گا جو گھٹنوں کے بل چلے - امید ہے کہ منصف صاحب مولوی محمد فاضل کی شاعرانہ قابلیت کی بھی ضرور داد دیں گے -

منصف کون ہو -

چونکہ آپ حنفی المذہب کہلاتے ہیں - میں بھی حنفی ہوں تو [illegible] [illegible] حنفی المذہب [illegible] [illegible] ہوگا [illegible]

[illegible]

[illegible] [illegible] کی تحریرات اونکی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیجی جاتی ہیں اُن کا فیصلہ ناحق نہوگا - میں یہہ عرض کر دوں کہ مولانا ممدوح میرے ہرگز آشنا نہیں ہیں - نہ اس سے پہلے اون سے کوئی خط و کتابت ہے - اونکا فیصلہ بے رو و رعایت ہوگا - اور یہہ بات کہ منصف اپنا فیصلہ حلفیہ لکھے - یہہ آپ نے عجب لکھا ہے - آجتک منصف کو کسی نے حلف نہیں دی - یہ قانون اور شریعت منصف کو حلف پر مجبور کر سکتی ہے - قاضی یا جج گواہ کو تو حلف دے سکتے ہیں [illegible] [illegible] جج خود بھی فیصلہ لکھتے کے وقت [illegible] امید ہے کہ آپ

پر صاد کریں گے - جواب آنے پر طرفین کی تحریرات بذریعہ رجسٹری اُنکی
خدمت میں بھیجدی جائے گی - والسلام

[illegible] محمد کرم الدین عفا عنہ از بھیں تحصیل چکوال [illegible]

---

مشفقی [illegible] صاحب - السلام علیکم

[illegible] حال معلوم ہوا منصف کو جانے دیجئے اگر کوئی حکم شرعی ہو تو یہ بات کی جائے - جب یہ نہیں تو پھر [illegible] منصف کو پیش کیا جا سکتا ہے - رہا یہ امر کہ آپ دیوبندی مولوی صاحب کو منصف کروانا چاہتے ہیں - [illegible] علمائے دیوبند کے خلاف صادر ہو چکا ہے - آپ [illegible] میں وقت گذارنا چاہتے ہیں - اگر آپ حنفی ہیں تو مولوی [illegible] خاں صاحب کو منصف مان لیں - نہیں تو انجمن نعمانیہ ہند لاہور [illegible] سمجھے گئے [illegible] نہیں تو آپ خاموش رہیں - آپکے [illegible] مشتہرہ اشتہارات سے بخوبی ظاہر ہو گیا ہے - آپ کا عقیدہ بالکل وہابیت ہے یا دیوبندیوں کے آپ حلقہ بگوش ہیں - والسلام - محمد کرم الدین عفا عنہ از بھیں
تحصیل چکوال ضلع جہلم

---

بخدمت جناب اراکین انجمن نعمانیہ ہند لاہور

بعد السلام علیکم گزارش ہے - چونکہ ان دنوں میں بعض مولوی کرم الدین صاحب جہلمی [illegible] پوری [illegible] سائل [illegible]

اختلاف ہے جس میں مولوی کرم الدین صاحب نے انجمن نعمانیہ ہند کے فیصلہ کو منظور فرمایا ہے۔ مجھے بھی وہی فیصلہ منظور ہے کوئی انکار نہ ہوگا۔

بقلم خود محمد فاضل امام مسجد چک نمبر ۲۸۷
شمالی گ۔ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور
۱۳۔ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ = 25 11/20

**انتباہ** - مذکورہ بالا تحریرات جو انجمن میں بذریعہ فریق مدعی موصول ہوئی ہیں لفظ بلفظ نقل کی گئی ہیں۔ ان کی صحت وغیرہ کے اصل راقم ذمہ وار ہیں۔ یہ تحریرات سب سے پہلے علمائے انجمن کی خدمت میں بھیجی گئیں۔ جس پر مولوی حافظ غلام مرشد صاحب نے فتوے ذیل تحریر فرمایا۔ اور دیگر علماء نے ان سے اتفاق کیا۔

مدیر رسالہ

# اقول وبہ التوفیق

نور کا ایک تو عام فہم معنی ہے۔ واعلم ان لفظ النور موضوع فی اللغة لهذه الكيفية الفايضة من الشمس والقمر والنار۔ تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۷۴ النور الضوء المدرك بالبصر۔ بحر المحیط جلد ۶ صفحہ ۴۵۵۔

کیفیت قائمۃ من النیرین۔ بیضاوی پارہ ۷ صنٹ
والنور ضوء المنار۔ مدارک ج ۱ صف۱۹ کیفیۃ مختصۃ
خازن ج ۲ صفحہ ۲۵۵ جس کا مصداق سرور عالم فداہ ابی و امی
یا شمس یا کسی جسم نوری یا ناری عنصری یا فلکی کو قرار دینا
ہرگز صحیح نہیں۔ شعاع انما تحصل من الشمس بل هو
جسم او عرض والحق انہ هو عرض۔ ج ۲ خازن ۲۵۵
والضوء عرض لا جسم۔ شرح مواقف صفحہ ۲ والنور
اما ان یکون جسما او قائمۃ بالجسم والاول محال
لانا نعقل جسما مع الذهول عن کونہ نیرا و
لان الجسم قد ینیر بعد ان کان مظلما فثبت الثانی
مفاتیح الغیب ج ۶ صفحہ بلکہ حقیقت واجب پر بھی
اس کا اطلاق محال ہوگا۔ وهذہ الکیفیۃ یستحیل
ان یکون الہا لوجوہ۔ مفاتیح الغیب ج ۶ صفحہ
وهو بهذا المعنی لا یصح اطلاقہ علی اللہ تعالٰی۔
بیضاوی ج ۲ صنٹ واما العرض فلاحتیاجہ فی وجودہ
الی المحل والواجب مستغنی عن جمیع ما عداہ۔ شرح
مواقف صفحہ ۵۲۰

بنا بریں وہ تمام آیات اور احادیث جن سے سرور انبیاء
الوجود کا نور ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اللہ نور السموات
والارض پارہ ۱۸ وفی حدیث ابی ذر نور انی
اراہ وفی روایۃ رأیت نورا مسلم باب الرویۃ
فی المعراج صفحہ ۹۹ وغیرہ کسی طریقے سے منقول ہوتی

اختلاف ہے جس میں مولوی کرم الدین صاحب نے انجمن نعمانیہ ہند کے فیصلہ کو منظور فرمایا ہے۔ مجھے بھی وہی فیصلہ منظور ہے کوئی انکار نہ ہوگا۔

بقلم خود محمد فاضل امام مسجد چک نمبر ۲۸۶
شمالی گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور
۱۳ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ = 25 11/20

**انتباہ** - مذکورہ بالا تحریرات جو انجمن میں بذریعۂ فریق مدعی موصول ہوئی ہیں لفظ بلفظ نقل کی گئی ہیں - ان کی صحت وغیرہ کے اصل راقم ذمہ وار ہیں - یہ تحریرات پہلے علمائے انجمن کی خدمت میں بھیجی گئیں - جس پر مولوی حافظ غلام مرشد صاحب نے فتوے ذیل تحریر فرمایا - اور دیگر علما نے ان سے اتفاق کیا -

مدیر رسالہ

# اقول وبہ التوفیق

نور کا ایک تو عام فہم معنی ہے - واعلم ان لفظ النور موضوع فی اللغۃ لھذہ الکیفیۃ الفایضۃ من الشمس والقمر والنار - تفسیر کبیر جلد ۶ صفحہ ۳۷۴ النور الضوء المدرک بالبصر بحر المحیط جلد ۶ صفحہ ۴۵۵ -

کیفیت فائضة من النیرین - بیضاوی پارہ ۷ صفحہ
والنور ضوء المنام - مدارک ج ۱ صفحہ ۱۹ کیفیت مخصوصہ
خازن ج ۲ صفحہ ۲۵۵ جس کا مصداق سرور عالم فداہ ابی و امی
نہ شمس یا کسی جسم نوری یا ناری عنصری یا فلکی کو قرار دینا -
ہرگز صحیح نہیں - شعاع الفائض من الشمس بل ہو
جسما او عرض والحق انہ ہو عرض - ج ۲ خازن ۲۵۵
والضوء عرض لاجسم شرح مواقف صفحہ ۲۰۰ والنور
اما ان یکون جسما او قائمة بالجسم والاول محال
لانا نعقل جسما مع الذہول عن کونہ نیرا و
لان الجسم قد ینیر بعد ان کان مظلما فثبت الثانی
مفاتیح الغیب ج ۶ صفحہ ... بلکہ حقیقت واجب پر بھی
اس کا اطلاق محال ہوگا - وہذہ الکیفیة یستحیل
ان یکون الہا لوجوہ مفاتیح الغیب ج ۶ صفحہ ...
وہو بہذا المعنی لایصح اطلاقہ علی اللہ تعالی الخ -
بیضاوی ج ۲ صفحہ ... واما العرض فلاحتیاجہ فی وجودہ
الی المحل والواجب مستغنی عن جمیع ما عداہ - شرح
مواقف صفحہ ...

بنا بریں وہ تمام آیات اور احادیث جن سے حضرت واجب
الوجود کا نور ہونا ثابت ہوتا ہے - اللہ نور السموات
والارض پارہ ۱۸ وفی حدیث ابی ذر نور انی
اراہ وفی روایة رأیت نورا مسلم باب الرویة
فی المعراج صفحہ ۹۹ وغیرہ کسی طریقے سے منقول ہوئی

ثبت انہ لا بد من التاویل والعلماء ذکروا فیہ وجوہا۔ کبیر ج ۶ ص ۲۷۵ اور اسی طرح وہ تمام آیات اور احادیث بھی واجب التاویل ہوں گی۔ جن سے سرور عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ہونا ثابت ہوتا ہے۔ قد جاءکم من اللّٰہ نور۔ محمد علیہ السلام نیسا فوری ج ۶ ص ۸ عن جابر رض ان اللّٰہ تعالے خلق قبل الاشیاء نور نبیک حجۃ العالمین ص ۲۸ علیٰ ہذا القیاس وہ آیات اور احادیث بھی واجب التاویل ہونگی جن سے قمر یا کسی جسم نوری یا ناری کا نور ہونا ثابت ہوتا ہے والقمر نورا۔ یعنی ذا نور۔ خازن ج ۲ ص ۲۸۵ والقمر ذا نور مفاتیح ج ۴ ص ۵۴۴ وجعل القمر فیھن نورا ای منورا تفسیر ابی السعود ج ۸ ص ۵۸۔

دوسرا معنے جسے علماء اشراقیہ اور امام غزالی جیسے محققین متکلمین اور ابن العربی جیسے مدققین صوفیین نے اختیار فرمایا ہے۔ قال الامام حجۃ الاسلام النور فی الحقیقۃ اسم لکل ما ھو ظاہر بذاتہ ومظہر لغیرہ نیسا فوری ج ۱۸ ص ۹۲ کمالین ص ۲۰۶ تفسیر ابن العربی ج ۲ ص ۳۶ ابن السعود ج ۷ ص ۲۰۲۔

ا مصداق ذات حقہ اور سید الکونین اور قمر اور قرآن شریف بلکہ تمام وہ حقائق جو ظاہر اور مظہر لغیرہ ہوں بلا تاویل بنص صریحہ سے ہوں گے۔ والنور یطلق علیہ تعالیٰ۔ اللّٰہ نور السموات والارض وعلی الرسول

علیہ الصلوٰۃ والسلام قد جاءکم من اللہ نور۔ والقرآن
واتبعوا النور الذی انزل معہ والاسلام یریدون ان
یطفئوا نور اللہ۔ والعدل واشرقت الارض بنور ربہا۔
والقمر وجعل القمر فیھن نورا والنہار وجعل
الظلمات والنور والمعجزہ۔ انا انزلنا التوراۃ فیہا
ھدی ونور اور الانبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نور
علی نور۔ والمعرفۃ مثل نورہ۔ کبیر ج ۲ ص ۲۲۷۔
وما یکون ظاھرا و مظھرا لغیرہ یقال لہ النور فلہذا
یقال للسراج نورا وللشمس نورا وللقمر نورا۔ وللاجزاء
الناریۃ نورا۔ وللبصر نورا۔ وللبصیرۃ نورا۔ مفاتیح
نیسا فوری ج ۱۸ ص ۹۳۔

البتہ بلا واسطہ و بالذات اس کا مصداق۔ خالق القوے
والقدر ہے۔ جو آلائش امکانیہ اور ظلمات حدوث سے ہر طرح
پاک ہے۔ وھو النور الحقیقی۔ کبیر ج ۶ ص ۲۷۹ وھو نور الانوار
نیسا فوری ج ۱۸ ص ۹۲ کمالین ص ۲۹۶ لما وجد بوجودہ
وظہر بظہورہ کان نور السموات والارض ابن العربی
ج ۲ ص ۳۶ فانہ تعالیٰ نور الانوار خالق الاشیاء
مفاتیح ج ۶ ص ۲۷ اور باوجود شدت ظہور کے عام مخلوقات
سے مستور ہے۔ خفی لافراط الظہور تعرضت لادراک ابصار
قوما فاحش ابن العربی ج ۲ ص ۳۶ واما خفائہ
مع کونہ نورا محضا فلشدۃ الظہور وعدم الانفصال
من الاشیاء بخلاف النہار کبیر ج ۲ ص ۲۷۹ اور جیب

الہ العالمین اس نور حقیقی کے مظہر اتم۔ اور معلول اولے ہیں اور نور حقیقی سے بلا واسطہ غیر نورانیت اور وجود میں مستفیض ہیں روی عبد الرزاق بسندہٖ عن جابر ابن عبد اللہ الانصاری قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ بابی انت و امی اخبرنی عن اول شیئ خلقہ اللہ تعالیٰ قبل الاشیاء قال یا جابرؓ ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہٖ الحدیث مواھب اللدنیہ ج ۱ صفہ حجۃ العالمین صفہ ۲۸ نزہۃ المجالس صفہ ۲ وعن علیؓ کنت نورًا بین یدی ربی قبل خلق آدم مواہب ج ۱ صفہ حجۃ العالمین صفہ ۲۱

لما تعلقت ارادۃ الحق تعالیٰ۔ بایجاد خلقہ و تقدیر رزقہ ابرز الحقیقۃ المحمدیۃ من الانوار الصمدیۃ فی الحضرۃ الاحدیۃ مواہب ج ۱ صفہ در تفسیر بحر العلوم نسفی آوردہ کہ نور حضرت سید کائنات خلاصہ موجودات پیش از تمام موجودات موجود شد۔ معارج رکن اول صفہ آپ سے پہلے کوئی جسم نوری یا ناری وغیرہ موجود نہ تھا ولم یکن فی ذٰلک الوقت لوحٌ ولا قلم ولا جنۃ ولا نارٌ ولا ملک ولا سماءٌ ولا ارضٌ ولا جنٌّ ولا انس مواہب ا صفہ حجۃ صفہ ۲۸ نزہۃ صفہ آپ ہی کو ذات باری تعالیٰ نے تمام کائنات کی علت غیر موجبہ اور محتاج الیہ فی الوجود بنایا۔ لولاک ما خلقتک ولا خلقت سماءً ولا ارضًا۔ مواہب ج ۱ صفہ

ولولا محمد ما خلقت الجنۃ والنار۔ وفی روایۃ لولاہ ما خلقت السماء والارض۔ ولا الطول ولا العرض۔ ولا وضعت ثوابًا ولا خلقت جنۃً ولا نارًا ولا شمسًا ولا قمرا حجۃ صفہ ۲۷

لولاك ماخلقت الدنیا۔ رواہ ابن عساکر عن سلمان مواہب ج ۱ صلا حجۃ صفہ ۲۹ ولولا محمد ماخلقتك رواہ البیہقی والحاکم وصححہ حجۃ صفہ ۲۹۔ پس سیادت کاملہ اور افضلیت من کل الوجوہ ظاہر کرنے کے لئے عرش اور لوح اور تمام جنتیں جیسی جزول کو اپنے حبیب "الا وانا حبیب اللہ ولا فخر مشکوٰۃ باب الفضائل صفہ ۵۱۳" سے پیدا فرمایا فخلق من الجزء الاول القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش مواہب ج ۱ صفہ حجۃ صفہ ۲ اور ملائکہ جیسے نوری اجسام "خلقت الملائکۃ من نورٍ رواہ مسلم مشکوٰۃ صفہ ۵۰۶" کو اس معزز ترین مخلوق "وانا اکرم الاولین والاٰخرین علی اللہ تعالےٰ۔ رواہ ترمذی۔ مشکوٰۃ صفہ ۵۱۴" سے حصہ نور بخش کر ہمیشہ کے لئے مرہون احسان فرمایا۔ فخلق من الجزء الاول حملۃ العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث بقیۃ الملٰئکۃ مواہب ج ۱ صفہ حجۃ صفہ ۲ اور اپنے محبوب کی اظہار کرامت کی خاطر اس سراجا منیرا کے نور سے آسمان اور زمین کو ظلمات امکانیہ سے نکال کر وجود بخشا فخلق من الاول السمٰوات ومن الثانی الارضین مواہب ج ۱ صفہ حجۃ صفہ ۲ ولقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرفھم کرامتك منك ومنزلتك عندی مواہب ج ۱ صفہ ۱۲ حجۃ صفہ ۲۹ جب نور محمدی اور معلول قوی کے "جس کا اسم گرامی کئی ہزار سال سے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے سے پہلے عرش مجید اور تمام علویات پر لکھا ہوا تھا۔ ان محمدًا خاتم النبیین۔ رواہ مسلم مواہب ج ۱ صفہ ۶ فانی رأیت اسمہ مکتوبًا علی ساق العرش

وانا بین الروح والطین۔ ثم انی طفت السموات فلم ار فی السموات موضعا الا رأیت اسم محمد امکتوبا الیہ وان ربی اسکننی الجنۃ فلم ار فی الجنۃ قصرا ولا عرصۃ الا اسم محمد مکتوبا الیہ ولقد رأیت اسم محمد مکتوبا علی نحور الحور العین وعلی ورق قصب آجام الجنۃ و علی ورق شجرۃ الطوبی وعلی ورق سدرۃ المنتہی و علی اطراف الحجب و بین اعین الملائکۃ ابن عساکر عن کعب عن مواھب ج ا صـ۱۸۶ حجۃ صـ۶۸۲ فرأیت علی قوائم العرش مکتوبا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ رواہ البیہقی والطبرانی والحاکم وصححہ مواہب ج ا صـ۱۲ حجۃ صـ۶۱۲ اور جس کا ملائکہ ہر وقت ورد کرتے تھے فان الملائکۃ تذکرھا فی کل ساعاتھا۔ ابن عساکر مواہب ج ا صـ۱۸۶ ” واجب تعالے نے عالم نوری کو زیارت کروانی چاہی تو ایک قالب عنصری بے کیف تیار فرما کر اسمیں آپ کا اظہار فرمایا۔ عن کعب الاخبار لما اراد ان یخلق محمدا امر جبرائیل ان یأتیہ بالطینۃ التی ھی قلب الارض وبہاؤھا۔ لانورھا قال فھبط جبرائیل فی ملائکۃ الفردوس و ملائکۃ الرفیع الاعلی فقبض قبضۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من موضع قبرہ الشریف وھی بیضاء نیرۃ فعجنت بماء التسنیم فی معین انھار الجنۃ حتی صارت کالدرۃ البیضاء لہا شعاع عظیم ثم طافت بہا الملائکۃ حول العرش والکرسی و فی السموات والارض والجبال والبحار فعرفت الملائکۃ وجمیع الخلق سیدنا

محمداً و فضلہ قبل ان تعرف آدم علیہ السلام مواہب ج ا صث وروی ابن جوزی فی کتاب الوفاء مرقاۃ علی المشکوٰۃ باب الفضائل صالا ۵ ج ۲ صلا پھر اسی ذریعہ نور محمدی کو آدم علیہ السلام کی پیدائش سے متعدد قوالب طاہرہ میں اللہ تعالےٰ ظاہر کرتا رہا۔ وتقلبک فی الساجدین۔ عن ابن عباسؓ مازال النبی علیہ السلام متقلب فی اصلاب الانبیاء حتی ولدتہ اُمہ رواہ ابو نعیم مواہب ج ا صلا بعثت من خیر قرون بنی آدم قرناً فقرناً حتی کنت من القرن الذی کنت فیہ بخاری ج ۲ صلا۵ اور اس نور حقیقی کو جس نے انبیاء علیہم السلام کے انوار کو ڈھانپ لیا تھا۔ فقالوا یا ربنا من غشینا نورہ فقال تعالےٰ ھذا نور محمد ابن عبداللہ مواہب ج ا صث اور جس کی تصدیق اور نصرت کا عہد مضبوط انبیاء اور رسل عظام سے لیا ہوا تھا۔ لتؤمنن بہ ولتنصرنہ پارۂ ۳ اور جس کے باعث ابو البشر کو مسجود ملائکہ قرار دیا تھا۔ ان الملائکۃ امروا بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد علیہ السلام والصلوٰۃ فی جبہۃ آدم کبیر ج ۲ ص۳۰۲ اور خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی امت مسلمہ میں جس کے اظہار کو فخر سمجھا تھا۔ ربنا وابعث فیہم رسولاً منہم پارۂ ا۔ اور جس سے قوم سابقہ کا مصائب عوایصہ میں استمداد کا سلسلہ جاری تھا۔ وکانوا من قبل یستفتحون پارۂ ا۔ اور جس کے علم بالوجہ کے درجہ مشاہدات سے بڑھ

رکا تھا۔ الذین آتینٰھم الکتاب یعرفونہٗ کما یعرفون ابناءھم پارہ ۲۔ قال ابن سلام انا اعلم بہ منی بابنی مفاتیح ج ۲ صـ ۲۵۔

عالم اجسام میں عادت قدیمہ کے مطابق و لوجعلنا ہ رجلاً پارہ ۷۔ خاص قالب بشری کمشکوٰۃ فیہا مصباح المصباح فی زجاجۃ کذا جاء عن کعب الاخبار نیسا پوری جلد ۱۸ صـ ۹۵ دیگر بار افروز فرمایا۔ رأیت البیت حین وقع قد امتلاء نورًا رواہ البیہقی عن فاطمہ مواہب ج ۱ صـ ۲۲

لما انتہی الزمان باسم الباطن ظہر محمدؐ علیہ الصلوٰۃ والسلام بکلیتہ جسمًا و روحًا مواہب ج ۱ صـ ۶ جس کے ادراک میں کبار صحابہؓ تفصیل سے عاجز تھے۔ فقال اما انی ادعی ان فلا ذکرہ ابن المنیر عن خالد ابن الولید مواہب ج ۱ صـ ۱۴۹ البتہ فاما بنعمۃ ربک فحدث کو یاد رکھتے ہوئے صحابہؓ نے اجمالی تشریحات ضرور فرمائیں۔ سئل البراء اکان وجہ النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام مثل السیف قال لا بل مثل القمر بخاری ج ۱ صـ ۵۰۲ اذا استنار وجہہ حتی کانہ قطعۃ قمر بخاری ج ۲ صـ ۶۳۲ یتلألأ وجہہ تلألؤ القمر لیلۃ البدر لہ نور یعلوہ شمائل ترمذی صـ ۲ ـ یری باللیل فی الظلمۃ کما یری فی النہار فی الضوء بخاری عن ابن عباس مواہب ج ۱ صـ ۲۴۲ اذا تکلم رئی کالنور شمائل ترمذی صـ ۲ واذا ضحک یتلألأ فی الجدر رواہ البیہقی مواہب ج ۱ صـ ۲۴۲ لما انبسطت فی انوارہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وضعت کفی علی عینی

خوفاً من ذهاب بصری حجۃ عن حسان ابن ثابت ص۴۹
واخرج حکیم الترمذی عن ذکوان ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ولم یکن یری لہ ظل فی شمس ولا قمر حجۃ
ص۵۶ قال بعضہم ویشھد لہ حدیث قولہ علیہ السلام
اللّٰہم اجعل فی قلبی نوراً الی قولہ واجعلنی نوراً مسلم
ج ا ص۲۶ " اور حقیقت میں جیسے کہ حقائق نبویہ مغائر حقائق
عوام ہوتی ہیں ۔ اسی طرح ان کے بدن اور قوے بھی عوام کے
مخالف ہوتے ہیں ۔ الانبیاء علیہم السلام لابد وان
یکونوا مخالفین بغیرھم فی القوی الجسمانیۃ مدرکۃ
او محرکۃ وفی القوی الروحانیۃ لان النفوس القدسیۃ
النبویہ فی لغتہ بماھیاتہا لسائر النفوس ومن لوازم
تلک النفس الکمال فی الذکاء والفطنۃ والحریتہ و
الاستعلاء والترفع عن الجسمانیات والشھوات واذا
کانت الارواح فی غائۃ الصفاء والشرف وکان البدن
فی غائۃ النقاء والطہارۃ کانت ھذہ القوی المحرکۃ
والمدرکۃ فی غائۃ الکمال مفاتیح ج ۲ ص۴۳۳ ۔
والعقلاء اختلفوا فی النفوس الناطقۃ البشریۃ بل ھی
مختلفۃ بالماھیۃ ام لا والمختار ھو القسم الاول والقرآن
مشعر بذالک کما فی قولہ تعالٰی قل کل یعمل علی شاکلتہ
ففی النفوس الطاھرۃ یظہر آثار الکمال وفی الخبیثۃ یظہر
آثار الضلال کما ان الشمس تبیض ثوب القصار و
تسود وجھہ ۔ وتعقد الملح وتلین الدھن مفاتیح ج ۵ ص۴۳۲

وکذالک کل میسر لما خلق له مسلم ج ۲ صفحہ ۳۳۴ کنٹی است کاحد منکم مسلم ج ۱ صفحہ ۲۵۳ -

اور چونکہ حقیقت انسانیہ بدن محسوس اور قالب جسمانی کا نام نہیں ہے لان الانسان قد یکون حیا حال مایکون البدن میتا ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات کبیر ج ۲ صفحہ ۳۶ ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا پارہ ۴ -

ثم ردوا الی اللہ مولٰهم الحق - پارہ ۷ - کبیر ج ۴ صفحہ ۶۰

اخرجوا انفسکم کبیر ج ۴ صفحہ ۵۹ النار یعرضون علیها - کبیر ج ۷ صفحہ ۳۱۷ ولا تکونوا کالذین نسوا اللہ فانساهم کبیر ج ۸ صفحہ ۱۳۵ اغرقوا فادخلوا نارا کبیر ج ۸ صفحہ ۲۲۰ -

یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی کبیر ج ۸ صفحہ ۴۰۲

خلق اللہ الارواح قبل الاجساد مفاتیح جلد ۴ صفحہ ۶۰ -

القبر روضة من ریاض الجنة مفاتیح ج ۵ صفحہ ۴۲۶ واذا حمل المیت علی نعشه رفرف روحه فوق النعش و یقول یا اهلی ویا ولدی فثبت ان اعراض النار و الادخال فیها والنسیان والرجعة والعود الی اللہ تعالٰی والارتیاض والنداء لغیر هذه الهیکل المخصوص واعتقاد ان الانسان هذه الجسد خطاء فاحش مفاتیح مع التغیر. ج ۵ صفحہ ۴۳۹ لو کان الانسان عبارة عن هذه الجسد لکان اما ان یقوم لکل واحد من الاجزاء حیاة وعلم وقدرة علحدة واما ان یقوم بجموع الاجزاء والقسمان باطلان اما الاول فلانه لیس فی ذاتنا الا ذاتا واحدة وانه یستلزم

[illegible] الاقسمة [illegible] المثالى [illegible] بالسر [illegible]

[illegible] لايجوز بطلان [illegible]

الانسان جسمًا [illegible] صفحہ ۳۳ وان اجزاء الهيكل
ابدا فی النمو والذبول والزیادة والنقصان ولا شك
ان الانسان من حيث هو هو من اول العمر الی اخره
باق والباقی غیر ما هو غیر باق کبیر ج ۲ صفحہ ۳۶ وان الانسان
قد یکون عالما بنفسه حال ما یکون غافلا عن جمیع اجزائه
والمعلوم مغائر لما لیس بمعلوم ج ۳ صفحہ ۹۵ بلکہ حقیقت میں
جسم روحانی یا جوہر مجرد کا نام انسان ہے۔ جسم شریف
سماوی [illegible] النوری لطیف الجوهر فاذا کون البدن
وتم استعداده الذی ارید بقوله فاذا سویته
نفذ ذالك الجسم فی داخل ذالك البدن نفاذ الدهن فی
السمسم فهذا مذهب شریف یجب التأمل فیه فانه
شدید المطابقة لما ورد فی کتب الالهیات من احوال الاحیا
والممات او جوهر لیس بجسم ولا جسمانی وهو قول
الالهیین وذهب الیه جماعة عظیمة من علماء المسلمین
كالامام [illegible] موصوف بالعلم ونحوه
وما كان كذالك يكون جوهرا والجوهر لا يكون عرضا
کبیر ج د صفحہ ۳۳۹۔
البتہ بدن عنصری سے اُس کا تعلق ہے اس لئے بعض جگہ بدن
کو بھی انسان اور عبد کا اطلاق کیا جاتا ہے۔ قتل الانسان ما
اکفرہ پارہ ۳۰ ۔ انا خلقنا الانسان من نطفة ۔ پارہ ۲۹

المطلق اسم الانسان علی الجثۃ عرفاً مفاتیح ج ۵ صـ۴۴ ۔
وقد یراد بہ ھذا الجسد المخصوص۔ مفاتیح ج ۵ صـ۴۳ ۔
اور نہ کوئی قالب بشری کسی نورانی چیز کی نورانیت واقعیہ کے منافی ہے بلکہ عادت الٰہیہ ہے کہ وہ برگزیدہ آدمیوں کے پاس بھی عوام کا لحاظ رکھکر اجسام نوریہ کو انسانی صورت میں بھیجتا ہے۔ ھل اتاک حدیث ضیف ابراھیم المکرمین پارہ ۲۶ ولما جاءت رسلنا لوطا پارہ ۱۲ فتمثل لھا بشرا سویا پارہ ۱۶۔ وھل اتاک نبؤا الخصم اذ تسوروا المحراب پارہ ۲۳ واحیانا یتمثل الی الملک رجلا فیکلمنی بخاری ج ۲ صـ۱۳۵ فاتاہ رجل فقال ما الایمان حتی قال ھذا جبرائیل جاء یعلم الناس دینہم بخاری ج ۱ صـ۱۲۔ رأیت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم الاحد رجلین علیہما ثیاب بیاض ما رأیتہما قبل ولا بعد یعنی جبرائیل ومیکائیل مسلم ج ۲ صـ۲۵۲ اذا اطلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیہ اثر سفر ولا یعرفہ منا احد حتی قال فانہ جبرائیل یعلمکم دینکم مسلم ج ۱ صـ۲۷۔
اور ایسا ہی عبادت اور عبودیت کسی چیز کی نورانیت کے لئے مضر نہیں۔ بلکہ عبادت کو نور کہا گیا ہے۔ والصلوۃ نور والصبر ضیاء مشکوۃ صـ۳۰ لا الٰہ الا اللہ نور والوضوء نور مفاتیح ج ۶ صـ۲۶ اور اجسام نوریہ کی تکریم اور افضلیت کے عبادت کو سبب بتایا گیا ہے۔ بل عباد مکرمون۔ لا یستکبرون

عن عبادته ولا یستحسرون پارۂ ۱۷- اور علے القیاس کسی چیز کی مخلوقیت بھی اس کے نور کے منافی نہیں- وان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہٖ ولکنہما خلیقتان مشکوٰۃ صـ۱۳۱-

وجعل القمر فیھن نورا وجعل الشمس سراجا- پارہ ۲۹- والشمس والقمر والنجوم مسخرات بامرہٖ- خلقت الملائکۃ من نور مشکوٰۃ صـ۵۰۶- وجعل الظلمات والنور- پارۂ ۷-

پس جب کوئی قالب بشری اور صفت عبودیت اور مخلوقیت اور حدوث وغیرہ صفات امکانیہ مفارقات قدسیہ اور ملائکہ نوریہ اور کواکب دریہ کے نور ہونے کے منافی نہیں- تو اسیطرح حضور علیہ السلام کی بشریت- انما انا بشر مثلکم اور عبودیت تبارک الذی انزل الفرقان علی عبدہ اور مخلوقیت خلق الانسان- محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم کبیر ج ۸ صـ۴۰ اور حدوث انک میت اور تمام صفات امکانیہ آپ کے نور ہونے کے ہرگز ہرگز منافی نہیں- حاشا ذاتہٗ عن ذلک- ہر دونوں علمائے دین خصوصًا مولوی محمد فاضل صاحب سے نہایت ادب سے گذارش ہے- کہ اس قسم کے تشبیہات اور قیاسات سے بموجب سورۂ حجرات باز رہیں- اور کم از کم بموجب وصیت اساتذۂ کرام راعنا کے شان نزول کو یاد کرتے ہوئے- الفاظ موہمۂ کسر شانِ حبیب الہ العالمین سے پرہیز کریں- اور یہی کہکر چپ کردیا کریں- ✦

دع ما ادعته النصارى في نبیّهم
واحکم بما شئت مدحاً فیه واحتکم

والسلام علی من اتبع الهدی۔

---

فقیر غلام مرشد کان اللہ لہٗ

---

اجاد کل الاجاد جزاہ اللہ خیرا۔

جمال الدین امام مسجد کوچہ میاں سراج الدین لاہور

---

اصاب من اجاب شکر اللہ سعیہ

عبدہ المسکین شاہ رسول عفی عنہ

---

الجواب صحیح

محمد عالم عفی عنہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی تفرد بذاتہ وصفاتہ ۔ والصلوٰۃ والسلام علی حبیبہ الذی خلق من نور ذاتہ ۔ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ ۔ **اما بعد** مولوی محمد فاضل صاحب امام مسجد چک نمبر ۔ تحصیل ۔ ضلع لائل پور اور مولوی محمد کرم الدین صاحب ساکن موضع بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم کے درمیان حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے نور پاک کی نسبت اختلاف تھا۔ جانبین میں تبادلہ خیالات بشکل تحریری باقاعدہ بصورت تحریرات مسبوق الذکر ہوتا رہا۔ آخر کار طرفین نے انجمن نعمانیہ ہند لاہور سے اپنی تحریریں بھیجکر انجمن کے محاکمہ پر رضامندی ظاہر کی۔ چنانچہ انجمن نے مذہب اہل سنت و جماعت کے مطابق اپنا فیصلہ صادر فرمایا جو ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

## محاکمۂ انجمن نعمانیہ ہند لاہور

طرفین کی تحریرات پر غور کرنے سے پایا جاتا ہے کہ اصل نزاع اس امر میں ہے کہ آیا حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خدا کے نور سے ہیں یا نہیں۔ مولوی محمد کرم الدین صاحب اثبات کی طرف اور مولوی محمد فاضل صاحب نفی کی جانب ہیں۔ مولوی محمد کرم الدین صاحب نے حدیث جابر جو بحوالہ نزہۃ المجالس للسیوطی نقل کی ہے وہ بیشک ان کے مدعا کی مثبت ہے۔ اور یہی اہل سنت وجماعت کا مذہب ہے۔ مولوی محمد فاضل صاحب مضمون

انا من نور الله اور حدیث جابر کا مطلب سمجھ کر تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں - اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم خاکی ہونے کے متعلق چار گواہ پیش کرتے ہیں - (۱) خدا تعالےٰ کی گواہی - قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ - سورۂ کہف (۲) حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی گواہی - انما انا عبد اللہ و رسولہ - مشکوٰۃ - باب الفخر والعصبیۃ صـ۴۱۲ (۳) سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی گواہی - بنبیہ و عبدہ - فقہ اکبر - صـ۲ - (۴) مولوی عبد الحی مرحوم لکھنوی کی گواہی - فالقدیم لا یکون اصلا ومادۃ للحادث الخ - اس سے پایا جاتا ہے کہ مولوی محمد فاضل صاحب حدیث نور کا مطلب یہ سمجھے ہیں کہ نور الٰہی مادہ ہے جس سے حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا جسم اطہر بنا ہے - اور یہ محض غلط ہے - اس مقام پر مزید توضیح درکار ہے جو بطریق اختصار پیش کی جاتی ہے -

(۱) روی عبد الرزّاق بسندہٖ عن جابر بن عبد اللہ بن عبد اللہ الانصاری قال قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اوّل شیئ خلقہ اللہ قبل الاشیاء قال یا جابر ان اللہ تعالےٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہٖ فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ تعالےٰ ولم یکن فی ذلک الوقت لوح ولا قلم ولا جنۃ ولا نار ولا ملک ولا سماء ولا ارض ولا شمس ولا قمر ولا جن ولا انس فلما اراد اللہ ان یخلق الخلق قسم ذلک النور اربعۃ اجزاء فخلق من الجزء الاوّل القلم ومن الثانی اللوح ومن الثالث العرش

ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملائکة ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السموات ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الجزء الاول حملة العرش ومن الثانی الکرسی ومن الثالث باقی الملائکة ثم قسم الجزء الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول السموات ومن الثانی الارضین ومن الثالث الجنة والنار ثم قسم الرابع اربعة اجزاء فخلق من الاول نور ابصار المؤمنین ومن الثانی نور قلوبہم وھی المعرفة باللہ ومن الثالث نور السنتہم[1] وھو التوحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ الحدیث (مواہب لدنیہ مطبوعہ مصر۔ جزء اول۔ صفحہ ۹) **ترجمہ**۔ امام عبدالرزاق (متوفی ۲۱۱ھ) نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضرت جابر نے کہا میں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے پہلی چیز بتائیے جو اللہ تعالیٰ نے اشیاء سے پہلے پیدا کی۔ حضور نے فرمایا۔ اے جابر تحقیق اللہ تعالیٰ نے اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا کیا۔ پس وہ نور قدرت الٰہی سے پھرنے لگا جہاں اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ اور اس وقت نہ لوح تھی۔ نہ قلم نہ بہشت نہ دوزخ نہ فرشتہ نہ آسمان نہ زمین نہ سورج

---

[1] مواہب مطبوعہ مصر میں السنتہم چھپا ہے ۱۲

نہ چاند نہ جن نہ انسان۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے خلقت کو پیدا کرنا
چاہا۔ تو اس نور کے چار جزو کئے۔ پہلے جزو سے قلم اور دوسرے
سے لوح اور تیسرے سے عرش کو پیدا کیا۔ پھر چوتھے جزو کے چار
جزو کئے۔ پس پہلے جزو سے عرش اٹھانے والے فرشتے اور
دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی فرشتے پیدا کئے۔ پھر چوتھے
جزو کے چار جزو کئے۔ پس پہلے جزو سے آسمان اور دوسرے سے
زمینیں اور تیسرے سے بہشت و دوزخ پیدا کیا۔ پھر چوتھے جزو
کے چار جزو بنائے۔ پس پہلے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور اور
دوسرے سے ان کے دلوں کا نور یعنی معرفت الٰہی اور تیسرے سے
ان کی زبانوں کا نور یعنی توحید لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کو پیدا کیا الحدیث انتہیٰ۔ اس حدیث کو مصنف عبد الرزاق
کے حوالے سے علامہ قسطلانی (متوفی سنہ ۹۲۳ھ) کے علاوہ علامہ
سیوطی (متوفی سنہ ۹۱۱ھ) نے نزہۃ المجالس صفحہ ۸۰ میں اور شیخ ابن
حجر مکی (متوفی سنہ ۹۷۳ھ) نے شرح ہمزیہ فی المدائح النبویہ صفحہ ۱۶ میں
اور سیدنا شیخ احمد دردیر مالکی مصری (متوفی سنہ ۱۲۰۱ھ) نے مولد
شریف (مجموعہ الانوار للنبہانی جزء ثالث صفحہ ۱۲۷۵) میں اور
مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی نے آثار مرفوعہ صفحہ ۲۷۳ میں بطریق
استدلال نقل کیا ہے جو ہمارے مدعا کے واسطے کافی ہے۔ جس کو
اس حدیث کا پورا اسناد یا باقی حصہ دیکھنا مطلوب ہو وہ مصنف
عبد الرزاق کا مطالعہ کرے۔ امام زرقانی (متوفی سنہ ۱۱۲۲ھ) اس
حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔ (اس نور کا) اضافت تشریف
واشعار بانہ خلق عجیب وان لہ شانا لہ مناسبۃ ما

الى الحضرة الربوبية على حد قوله تعالى ونفخ فيه من روحه
وهي بيانية أي من شيء هو ذاته لا بمعنى انها مادة
خلق نوره منها بل بمعنى تعلق الارادة به بلا واسطة
شيء في وجوده وهذا اولى من احتمال ان المراد من نور
مخلوق له تعالى قبل خلق نور المصطفى واضافه اليه لتولي
خلقه وايجاده لما يلزم عليه من سبق مخلوق على نور المصطفى
وهو خلاف المنصوص والمراد ومن تجويز انه معنى عبر
عنه بالنور مشابهة أي خلق نور المصطفى من معنى
يشبه النور موجود ازلا كوجود الصفات القديمة القائمة
به تعالى فانها الاول لوجودها المافيه من اثبات مالم يردوا
لقلاقة بايهامه تعدد القدماء وان كان المراد التشبيه في
مطلق الوجود ... (فلما اراد الله ان يخلق الخلق قسم
ذلك النور اربعة اجزاء) أي زاد فيه لا انه قسم ذلك
النور الذي هو نور المصطفى اذ الظاهر انه حيث صوره
بصورة مماثلة لصورته التي يصير عليها لا يقسمه اليه
والى غيره (شرح الزرقاني على المواهب مطبوعه مصر
جزء اول صفحہ ٤٦) - ترجمہ - (اپنے نور سے) اضافت تشریفی
ہے اور آگاہ کرنا ہے کہ وہ نور عجیب مخلوق ہے - اور اس نور
کی بڑی شان ہے کہ جس کو حضرت ربوبیت کی طرف کچھ مناسبت
ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ونفخ فیہ من روحہ
اور یہ اضافت (علم نحو و بیان میں) بیانیہ ہے یعنی (پیدا کیا)
نور سے جو ذات الٰہی ہے - نہ یہ معنی کہ ذات الٰہی ایک مادہ ہے

جس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا گیا - بلکہ بدیں معنے کہ ذات باریتعالے کے ارادے نے اس نور کی ایجاد میں بلا واسطہ شئے اس سے تعلق پکڑا - کسی نے یہہ احتمال بیان کیا ہے کہ نور سے مراد ایک مخلوق ہے جو اللہ تعالےٰ نے حضرت کے نور سے پہلے پیدا کیا اور اس کو اپنی طرف مضاف کیا اس لیئے کہ خود اس مخلوق کی پیدائش و ایجاد کا متولی ہوا - مگر پہلے معنے اس احتمال سے اولے ہیں - کیونکہ اس احتمال کی رو سے لازم آتا ہے کہ حضرت کے نور سے پہلے اور مخلوق ہو اور یہہ منصوص و مراد کے خلاف ہے - اور کسی نے یہہ تجویز کیا ہے کہ اس سے مراد ایک معنے ہے جو بوجہ مشابہت نور سے تعبیر کیا گیا - یعنی اللہ تعالےٰ نے حضرت کے نور کو ایک معنے سے پیدا کیا جو نور کے مشابہ اور ازل سے موجود تھا جیسا کہ وجود صفات قدیمہ جو اللہ تعالےٰ کے ساتھ قائم ہیں - کیونکہ صفات قدیمہ کے وجود کا آغاز نہیں - مگر پہلے معنے اس تجویز سے بھی اولے ہیں کیونکہ اس صورت میں ثابت کرنا ہے اس کا جو مراد نہیں اور اضطراب اور کھٹکا ہے اس لیئے کہ تعدد قدماء کا وہم ہوتا ہے اگرچہ مراد مطلق وجود میں تشبیہ ہو ..... (پس جب اللہ تعالےٰ نے ارادہ کیا کہ خلقت کو پیدا کرے - تو اس نور کے چار جزو بنائے) یعنی اُس نور میں چار جزو کی زیادتی کر دی - یہہ معنے نہیں کہ حضرت کے نور کے چار حصے کر دئے - کیونکہ ظاہر ہے کہ چونکہ خدا نے اُس نور کو شکل میں حضرت کی اُس صورت کے مشابہ بنایا جس میں حضرت دنیا میں ہونے والے تھے - اس لئے اس نور کی تقسیم اُس نور اور غیر کی طرف نہیں ہو سکتی انتہے -

(۲) شیخ عبدالحق محدث دہلوی (متوفی ۱۰۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں۔ بدانکہ اول مخلوقات و واسطۂ صدور کائنات و واسطۂ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم چنانکہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول ما خلق اللہ نوری۔ و سائر مکونات علوی و سفلی ازاں نور و ازاں جوہر پاک پیدا شدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و ملک و فلک و انس و جن و آسمان و زمین و بحار و جبال و اشجار و سائر مخلوقات۔ و در کیفیت صدور ایں کثرت ازاں وحدت و بروز و ظہور مخلوقات ازآں جوہر عبارات و تعبیرات غریب آوردہ اند (مدارج النبوۃ مطبوعہ نولکشور۔ جلد دوم۔ ص ۲) شیخ موصوف دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ و حقیقت صفت نوریت منحصر است در وے و نور از اسمائے اوست صلی اللہ علیہ وسلم۔ و اگرچہ انبیاء و اولیاء متصف اند بایں صفت و متحقق اند بداں و لیکن وے صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت ایں صفت است و فرق است میان حقیقت شے و کسیکہ متحقق است بداں و ہمہ اشیاء مظاہر آں نور و مجلائے آں ظہور اند۔ و قول وے صلی اللہ علیہ وسلم انا من نور اللہ و المومنون من نوری و فی روایۃ انا من اللہ والمومنون منی اشارت بآنست۔ و تخصیص مومنین اتفاقی و بموافقت مقام است (مدارج النبوۃ۔ جلد دوم۔ ص ۶۶۲)

(۳) فاضل کامل شیخ اسماعیل حقی (متوفی ۱۱۳۷ھ) قد جاءکم من اللہ نور و کتاب مبین (مائدہ۔ ۶۔ ۱۵) کے تحت میں لکھتے ہیں۔ واعلم ان اللہ تعالٰی بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

نوراً مبین حقیقۃ حظ الانسان من اللہ تعالٰی وانہ تعالٰی
سمی نفسہ نوراً بقولہ تعالٰی اللہ نور السّمٰوات والارض
لانہما کانتا مخفیتین فی ظلمۃ العدم فاللہ تعالٰی اظہرہما
بالایجاد وسمی الرسول نوراً لان اوّل شئ اظہرہ الحق بنور
قدرتہ من ظلمۃ العدم کان نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کما قال اوّل ما خلق اللہ نوری ثم خلق العالم بما فیہ من نورہ
بعضہ من بعض فلما ظہرت الموجودات من وجود نورہ سماہ
نوراً وکل ما کان اقرب الی الاختراع کان اولی باسم النور
کما ان عالم الامر اقرب الی الاختراع من عالم الاجسام
فلذلک سمی عالم الارواح والعلویات نورانیا بالنسبۃ الی
السفلیات واقرب الموجودات الی الاختراع لما کان نور النبی
علیہ السلام کان اولی باسم النور ولہذا کان یقول انا من اللہ
والمومنون منی وقال تعالٰی قد جاءکم من اللہ نور (روح
البیان جزء اوّل ص ۳۶۲) ترجمہ۔ جان لے کہ اللہ تعالٰی
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بنا کر بھیجا جو اللہ تعالٰی سے
انسان کے حظ کی حقیقت ظاہر کرتا ہے۔ اللہ تعالٰی نے اپنا نام
نور رکھا۔ چنانچہ فرمایا۔ اللہ نور السّمٰوات والارض
کیونکہ آسمان وزمین نیستی کی ظلمت میں پوشیدہ تھے۔ اللہ تعالٰی
نے ان کو ایجاد کر کے ظاہر کر دیا۔ اور اپنے رسول کا نام بھی
نور رکھا۔ چنانچہ حضرت نے فرمایا۔ اوّل ما خلق اللہ نوری
پھر اللہ تعالٰی نے جہان کو سب ان چیزوں کے جو جہان میں ہیں
آپ کے نور سے بعض کو بعض سے پیدا کیا۔ پس جب موجودات

آپ کے نور کے وجود سے ظاہر ہوئی۔ تو آپ کا نام نور رکھا۔ اور جو شے اختراع کے زیادہ قریب ہے وہ نور کے نام کے لیے اولیٰ ہے۔ چنانچہ عالم ارواح جو عالم اجسام سے اختراع کے زیادہ نزدیک ہے عالم انوار کہلاتا ہے اور علویات کو سفلیات کی نسبت نورانی کہتے ہیں۔ لہٰذا چونکہ نبی علیہ السلام کا نور موجودات میں سے اختراع کے زیادہ نزدیک ہے اس لئے آپ نور کے لئے اولیٰ ہوا اسی لئے آپ فرماتے تھے۔ انا من اللہ والمؤمنون منی۔ اور اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ قد جاءکم من اللّٰہ نور الخ۔

بیان بالا سے اظہر من الشمس ہے کہ مولوی محمد فاضل صاحب کا حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم خاکی کے متعلق چار گواہ پیش کرنا بالکل بے سود ہے۔ کیونکہ حضور اقدس اہل ہو دامی کے من نور اللہ ہونے اور آپ کے جسم اطہر کے خاکی ہونے میں کوئی منافات نہیں۔ حضور کا نور آپ کے آبا کی پشتوں اور امہات کے رحموں میں منتقل ہوتا ہوا آپ کے والدین تک پہنچا ہے۔ چنانچہ حدیث ذیل سے ثابت ہے۔ حدثنا محمد بن سلیمان الہاشمی قال ثنا احمد بن محمد بن سعید المروزی قال محمد بن عبد اللہ حدثنی انس بن محمد قال ثنا موسےٰ بن عیسےٰ قال ثنا یزید بن ابی حکیم عن عکرمۃ عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لم یلتق ابوای فی سفاح لم یزل اللہ عز وجل ینقلنی من اصلاب طیبۃ الی ارحام طاہرۃ صافیا مہذبا لا تتشعب شعبتان الا کنت فی خیرھما (دلائل النبوۃ للحافظ ابی نعیم

الاصبہانی المتوفی ۴۳۰ھ - مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف النظامیہ حیدر آباد دکن - ص۱۱) -

ترجمہ (بحذف اسناد) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے ماں باپ زنا میں جمع نہیں ہوئے - اللہ عزوجل مجھے پاک پشتوں سے پاک رحموں کی طرف صاف و مہذب نقل کرتا رہا - کوئی دو گروہ جدا نہ ہوتے تھے - مگر میں ان کے بہتر میں تھا انتہے -

اس حدیث کو قاضی عیاض (شفا - جزء ثانی ۱۱۱) اور قسطلانی (مواہب - جزء اول - ص۱۳) اور جلال الدین سیوطی (خصائص کبرے - جزء اول - ص۳۷) اور شیخ ابن حجر مکی (شرح ہمزیہ ص۲۱) اور شیخ عبد الحق دہلوی (مدارج النبوۃ - جلد ثانی - ص۶) نے نقل کیا ہے اور اس سے استدلال کیا ہے - دیگر احادیث صحیحہ سے اسی مضمون کی تائید ہوتی ہے - چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ (مشکوۃ - باب فضائل سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم) یعنی میں بنی آدم کے بہترین طبقات سے بھیجا گیا ایک قرن بعد دوسرے قرن کے یہانتک کہ میں اس قرن سے ہوا کہ جس سے ہوا - بقول ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما قرآن کریم سے بھی یہی ثابت ہے - حدثنا ابو بکر محمد بن الحسن قال ثنا الحسن بن بشر ثنا سعدان بن الولید عن عطاء عن ابن عباس و تقلبک فی الساجدین مازال النبي

صلی اللہ علیہ وسلم یتقلب فی اصلاب الانبیاء حتی ولدتہ امہ۔ (دلائل النبوۃ للحافظ ابی نعیم صفحہ ۱۱)

ترجمہ (بحذف اسناد) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ وتقلبک فی الساجدین سے یہ مطلب ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں[1] کی پشتوں میں منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ آپ اپنی والدہ ماجدہ کے شکم مبارک سے پیدا ہوئے انتہی۔ الغرض حضور اقدس بابی ہو وامی کا نور اطہر آپ کے آباء کرام کی پشتوں میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا۔ اور اسی نور کو پاک وصاف رکھنے کے لیے وہ شرک کی نجاست اور زنا کی آلودگی سے پاک رہے۔ اور اسی کی برکت حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ملائکہ[2] کے مسجود بنے۔

---

[1] اس سے یہ مراد نہیں کہ حضور اقدس بابی ہو وامی کے آباء کرام میں کوئی غیر نبی نہ تھا۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ آپ کے نسب شریف میں انبیاء ہوئے ہیں
وھذا لاینافی وقوع من لیس نبیا فی آبائہ فالمراد وقوع الانبیاء فی نسبہ (روح البیان جزء ثانی۔ صفحہ ۲۹۷) ۱۲

[2] چنانچہ تفسیر کبیر (جزء ثانی۔ صفحہ ۱۲۲) میں ہے۔ ان الملائکۃ امروا بالسجود لآدم لاجل ان نور محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام فی جبہۃ آدم یعنی فرشتوں کو حضرت آدم کے لیے سجدہ کرنے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ حضرت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ان کی پیشانی میں تھا۔ ۱۲

اور اسی کی برکت سے حضرت ابراہیم علےٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمرود کی آگ سے نجات پائی۔ چنانچہ خصائص کبرےٰ للسیوطی (جزء اول۔ صـ۳۹) میں ہے۔ اخرج الحاکم والطبرانی عن خریم بن اوس قال هاجرت الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم منصرفه من تبوك فسمعت العباس یقول یا رسول اللہ انی ارید ان امتدحك قال قل لا یفضض اللہ فاك فقال

من قبلها طبت فی الظلال وفی - مستودع حیث یخصف الورق

ثم هبطت البلاد لا بشر - انت ولا مضغة ولا علق

بل نطفة ترکب السفین وقد - الجم نسرا واهلہ الغرق

تنقل من صالب الی رحم - اذا مضی عالم بدا طبق

وردت نار الخلیل مکتتما - فی صلبه انت کیف یحترق

حتی احتوی بیتك المهیمن من - خندف علیا تحتها نطق

وانت لما ولدت اشرقت الار - ض وضاءت بنورك الافق

فنحن فی ذالك الضیاء وفی ال - نور وسبل الرشاد نخترق

ترجمہ۔ حاکم اور طبرانی نے روایت کی کہ حضرت خریم بن اوس نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے واپس تشریف لانے پر میں ہجرت کرکے مدینہ منورہ میں آیا۔ وہاں میں نے حضرت عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو یوں کہتے سُنا۔ یارسول اللہ میں آپ کی مدح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ کہہ۔ اللہ تیرا مُنہ نہ توڑے[سلہ]۔ پس حضرت عباس نے یہہ شعر کہے۔

سلہ یعنی اللہ تعالےٰ تیرے مُنہ کو دانتوں کے گرنے اور دیگر خلل سے محفوظ رکھے ۱۲

## (ترجمۂ اشعار)

آپ زمین پر نزول سے پہلے طیب تھے بہشت کے سایوں میں اور
اُس قرارگاہ میں جہاں پتوں پر پتے جوڑے جاتے تھے[1]
پھر آپ اترے (پشتِ آدم میں) زمین پر اس حال میں کہ نہ تھے
آپ بشر نہ پارۂ گوشت نہ پھٹکی خون کی
بلکہ نطفہ تھے اور (پشتِ سام میں) کشتی پر سوار تھے
درآنحالیکہ غرق نے نسر[2] اور نسر پوجنے والوں کو آلیا تھا
آپ پشتوں سے رحموں کی طرف منتقل ہوتے رہے
جب ایک قرن (جس میں آپ ہوتے) گزرتا۔ تو دوسرا ظاہر ہوتا
آپ آتشِ خلیل میں پوشیدہ داخل ہوئے۔
آپ خلیل اللہ کی پشت میں تھے وہ کیونکر جل سکتے تھے

---

[1] یہ اشارہ ہے اس آیت کے مضمون کی طرف۔ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْآتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ (اعراف ع ۲)
ترجمہ۔ پھر جب چکھا دونوں نے درخت۔ کھل گئے ان پر عیب اُن کے اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پتے بہشت کے

[2] حضرت نوح علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم جن بتوں کو پوجتی تھی۔ اُن میں سے ایک کا نام نسر تھا جیسا کہ قرآن کریم (سورہ نوح ع ۱) میں مذکور ہے

یہاں تک کہ آپ کے شرف و نسب نے جو آپ کی بزرگی پر شاہد ہے
خِندِف[1] کے نسب سے اعلیٰ درجہ پایا کہ جس کے نیچے دامنہائے کوہ ہیں
آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی
اور آپ کے نور سے آفاقِ عالم روشن ہو گئے
ہم اُس روشنی اور اُس نور میں ہیں۔
اور ہم راستی کے رستے چل رہے ہیں

اشعار مذکورہ بالا کو علامہ سیوطی کے علاوہ ابن عبد البر مالکی (متوفی ۴۶۳ھ) نے کتاب الاستیعاب (مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف حیدر آباد۔ جزء اول۔ ص۱۲۵) میں اور قاضی عیاض مالکی (متوفی ۵۴۴ھ) نے شفا (نسیم الریاض۔ جزء ثانی۔ ص۱۱۲) میں اور علامہ دمیری شافعی (متوفی ۸۰۸ھ) نے حیوۃ الحیوان (مطبوعہ مصر جزء ثانی۔ ص۲۹۱) میں اور علامہ قسطلانی نے مواہب لدنیہ (جزء اول۔ ص۱۱۳) میں نقل کیا ہے۔ اور حافظ ابن حجر عسقلانی (متوفی ۸۵۲ھ) نے اصابہ (مطبوعہ مصر۔ جزء ثانی۔ ترجمہ خریم بن اوس)

---

[1] خِندِف نام ہے الیاس بن مضر کی عورت کا جو اچھے نسب والی تھی۔ اس لئے نسب عالی میں ضرب المثل ہے۔ نُطُق (نطاق واحد) کے معنے ہیں نواحیٔ کوہ۔ یا دامن کوہ جو سیکے بر دیگرے کمر کہ پٹکوں کی طرح ہوں۔ مطلب یہ ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا نسب شریف اپنی قوم میں سب سے اعلیٰ ہے اور دوسروں کے نسب اس کے نیچے ہیں جیسا کہ پہاڑ کے نیچے نواحیٔ کوہ ہوتے ہیں ۱۲ +

میں ان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ان اشعار کا مضمون حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے۔ چنانچہ علامہ سیوطی لکھتے ہیں۔ اخرج ابن عمر العدنی فی مسندہ عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان قریشا کانت نورا بین یدی اللہ عز وجل قبل ان یخلق آدم بالفی عام یسبح ذلک النور و تسبح الملائکۃ بتسبیحہ فلما خلق اللہ آدم القی ذلک النور فی صلبہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاھبطنی اللہ الی الارض فی صلب آدم و جعلنی فی صلب نوح و قذف بی فی صلب ابراھیم ثم لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ الی الارحام الطاھرۃ حتی اخرجنی من بین ابوی لم یلتقیا علی سفاح قط (خصائص کبری۔ جزء اول۔ صفحہ ۳۹) ترجمہ محمد بن عمر عدنی (متوفی ۲۴۳ھ) نے اپنی مسند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے کہ قریش حضرت آدم کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے اللہ عز وجل کے آگے ایک نور تھے۔ وہ نور تسبیح کرتا تھا اور فرشتے اس کی تسبیح کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو پیدا کیا تو وہ نور اس کی پشت میں ڈال دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی پشت میں مجھے زمین پر اتارا۔ کیا مجھے حضرت نوح کی

پشت میں رکھا۔ اور مجھے حضرت ابراہیم کی پشت میں ڈالا۔ پھر اللہ تعالےٰ مجھے شریف پشتوں سے پاک رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا۔ یہانتک کہ میرے والدین سے مجھے دنیا کی طرف نکالا حالانکہ وہ کبھی زنا پر جمع نہ ہوئے انتہے۔ یہہ حدیث شفاء قاضی عیاض (نسیم الریاض۔ جزء اول۔ صفحہ ۳۵۹) میں بھی موجود ہے۔ خلاصہ کلام یہہ کہ حدیث نور صحیح ہے۔ اور اس کا وہی مطلب ہے جو اوپر بیان ہوا۔ مولوی محمد فاضل صاحب کے مزید اطمینان کے لئے ذیل میں اُنہی کے گواہ چہارم کی پوری شہادت نقل کی جاتی ہے۔ **وھی ھذہ**

**سوال** ما قولکم ایہا العلماء السادات فی ذات اللہ عز وجل فھل یکون اصلا ومادۃ لذات نبینا صلے اللہ علیہ وسلم ام لا وما معنی کونہ صلے اللہ علیہ وسلم من نور اللہ تعالے وایضا ذاتہ صلے اللہ علیہ وسلم ھل ھو حادث ام قدیم بینوا ماجورین رحمکم اللہ۔

**جواب** ان ذاتہ سبحانہ وتعالےٰ قدیم وذات نبینا صلے اللہ علیہ وسلم حادث فالقدیم لا یکون اصلا و مادۃ للحادث لان القدیم فرد واحد لا یتجزی ولا یتبعض فلا ینفصل منہ شئ فالذی لا یتجزی ولا ینفصل منہ شئ لا یکون اصلا لشئ کما یفھم من کتب العقائد و وقال الزرقانی فی شرح المواھب اللدنیہ فی شرح من نورہ

اى من نور هو ذاته لا بمعنى انها مادة خلق نوره
منها بل بمعنى تعلق الارادة به بلا واسطة شئ فى
وجوده انتهى- واما معنى كونه صلى الله عليه وسلم
من نور الانوار انه منه دون واسطة كما فيه
ايضا واما القديم فهو قديمان قديم حقيقى وهو
الذى لا ابتداء لوجوده فهو الحق سبحانه وتعالى و
قديم مجازى وهو ما لوجوده ابتداء لكن باعتبار
اصلية كل شئ وطولية العمر يطلق عليه القديم مجازا
فهو ذات نبينا صلى الله عليه وسلم كما قال الزرقانى
فى شرح المواهب اللدنية الازل القدم ليس له ابتداء
ويطلق مجازا على ما طال عمره والوجود ثلاثة لا رابع
لها ازلى وابدى وهو الحق سبحانه وتعالى ولا ازلى ولا
ابدى وهو الدنيا وابدى غير ازلى وهو الآخرة انتهى
ملخصا نعم ان لشانه المناسبة ما الى الحضرة الربوبية
كما فيه ايضا والله اعلم بالصواب كتبه خادم الطلبة
شيخ يوسف بن قادر احمد عفى عنهما وعن اسلافهما
ما احسن هذا الجواب لقد فاز المجيب بالصواب وهذا
هو معتقد جميع اهل الاسلام ومن اعتقد خلافه فهو
اما كافر مجاهر او ملحد وزنديق عند اهل الاسلام
راقمه [illegible] الراجى عفو ربه القوى ابو الحسنات محمد
عبد الحى تجاوز الله عن ذنبه الجلى والخفى-

# استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

سوال :- ما قولکم ایہا العلماء السادات فی ذاتہ
سبحانہ وتعالیٰ هل یمکن ان یکون مادۃ لذات نبینا
صلی اللہ علیہ وسلم ام لا - وما معنی ان لہ شانا المناسبۃ
ما الی الحضرۃ الربوبیۃ وایضا ما قولکم فی ذات نبینا
صلی اللہ علیہ وسلم هل هو حادث ام قدیم بینوا ماجورین
یرحمکم اللہ - هو المصوب

ذات النبی صلی اللہ علیہ وسلم حادثۃ والقدم بمعنی الازلیۃ
وعدم سبق العدم مختص بالحق سبحانہ وتعالیٰ عند اهل
الاسلام خلافا للفلاسفۃ حیث قالوا بقدم العقول زمانا
کما ان القدم بمعنی عدم الاحتیاج الی الغیر مختص بالواجب
اتفاقا وقد دلت الاخبار الصحیحۃ علی انہ کان اللہ ولم یکن
معہ شئ والذات الالٰہیۃ لیست مادۃ للذات النبویۃ
وکیف یجوز ان یکون القدیم مادۃ للحادث وما
اشتہر من ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلق من نور اللہ
فلیس المراد بہ کون النور الالٰہی مادۃ للنور المحمدی بل
الاضافۃ فیہ تشریفیۃ کما یقال للکعبۃ بیت اللہ ولسیدنا
عیسیٰ روح اللہ ولما کان النور المحمدی مخلوق قبل

انوار جمیع الانبیاء وکان مشمولا فی ذلک الوقت بالعنایۃ الربانیۃ والمواهب الربانیۃ قیل انہ من نور اللہ واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔

# ترجمہ

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے میں کہ آیا اللہ عزوجل کی ذات ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے اصل اور مادہ بن سکتی ہے یا نہیں۔ اور اس کے کیا معنی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے کے نور سے پیدا ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حادث ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا رحمکم اللہ

## جواب

اللہ سبحانہ وتعالے کی ذات قدیم ہے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حادث ہے پس قدیم حادث کے لئے اصل و مادہ نہیں بن سکتا۔ کیونکہ قدیم ایک ذات ہے جو جزء اور ٹکڑے نہیں ہو سکتا۔ پس اس سے کوئی چیز جدا

نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا وہ جو جزو نہیں ہو سکتا اور جس سے کوئی چیز
جدا نہیں ہو سکتی کسی شے کے لئے اصل نہیں بن سکتا جیسا کہ کتب
عقائد سے پایا جاتا ہے۔ امام زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ میں من
نورہ (اپنے نور سے) کی شرح میں فرمایا ہے۔ یعنی نور سے
جو ذات باری تعالیٰ ہے۔ نہ یہ معنے کہ وہ ذات مادہ ہے
جس سے ان حضرت کا نور پیدا کیا گیا بلکہ بدیں معنے کہ ارادہ
ذات باری تعالیٰ نے حضرت کے نور سے اس کے وجود میں بلا
واسطہ شے تعلق پکڑا انتہٰی۔ اور معنے اس عبارت کے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے ہیں یہ ہیں کہ آپ کو
اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ پیدا کیا ہے جیسا کہ اسی شرح زرقانی
میں ہے۔ نا قدیم ہونا۔ سو اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قدیم
حقیقی کہ جس کے وجود کی ابتدا نہ ہو وہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہے
اور دوسرے قدیم مجازی کہ جس کے وجود کی ابتدا ہو۔ مگر اس
اعتبار سے کہ وہ طویل العمر اور ہر شے کی اصل ہو اس پر مجازاً
قدیم کا اطلاق ہوتا ہے اور وہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی ذات پاک ہے۔ کیونکہ امام زرقانی نے شرح مواہب لدنیہ
میں فرمایا ہے کہ ازل کے معنے قدم ہیں کہ جس کی ابتدا نہ ہو۔
اور مجازاً اس پر بھی بولا جاتا ہے کہ جس کی عمر دراز ہو۔ اور
وجود کی تین قسمیں ہیں کہ جن کے سوا چوتھا نہیں۔ ازلی و ابدی
اور وہ حق سبحانہ و تعالیٰ ہے۔ نہ ازلی نہ ابدی اور وہ دنیا
ہے۔ ابدی غیر ازلی اور وہ آخرت ہے انتہٰی ملخصاً۔ ہاں حضرت

کے لئے ایک شان ہے جسے حضرت ربوبیت سے کچھ مناسبت ہے
جیسا کہ زرقانی ہی میں ہے واللہ اعلم بالصواب۔ کتبہ فقیر اللہ
شیخ یوسف بن قادر احمد عفی عنہما وعن اسلافہما۔ یہ جواب کیسا
اچھا ہے۔ بے شک جواب دینے والے نے صحیح جواب دیا ہے۔
اور یہی تمام اہل اسلام کا عقیدہ ہے۔ جو اس کے خلاف عقیدہ
رکھے۔ وہ اہل اسلام کے نزدیک کافر یا فاجر یا ملحد یا زندیق
ہے۔ واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات
محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔

# استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ
والسلام علی اشرف المرسلین سیدنا محمد وآلہ وصحبہ
اجمعین۔

## سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ میں کہ ذات اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی
کی ذات ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی [illegible]
حادث ہے یا نہیں۔ اور اس کے کیا معنی ہیں [illegible]
شان ہے جسے حضرت ربوبیت سے کچھ مناسبت ہے
اور نیز ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات قدیم ہے یا
حادث۔ بینوا توجروا رحمکم اللہ۔

ھو المصوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات حادث ہے

اور وہ قدم جس کے معنے ازلی ہونا اور مسبوق بالعدم نہ ہونا ہیں
اہل اسلام کے نزدیک حق سبحانہ و تعالے سے خاص ہے بخلاف
فلاسفہ کے کہ وہ عقول کے قدم زمانی کے قائل ہیں جیساکہ
قدم بمعنے عدم احتیاج الے الغیر بالاتفاق واجب تعالے سے
خاص ہے۔ اور صحیح حدیثیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ
اللہ تعالے تھا اور اس کے ساتھ کوئی شے نہ تھی۔ اور
اللہ تعالےٰ کی ذات نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات کے لئے
مادہ نہیں اور یہ کیونکر جائز ہوسکتا ہے کہ قدیم حادث کے
لئے مادہ ہو۔ اور یہ جو مشہور ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
اللہ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ
نور الٰہی نور محمدی کے لئے مادہ ہے۔ بلکہ اس میں اضافت تشریفی
ہے جیساکہ کعبہ کو بیت اللہ اور حضرت عیسےٰؑ کو روح اللہ
کہا جاتا ہے۔ چونکہ نور محمدی تمام نبیوں کے نور سے پہلے پیدا
کیا گیا اور اُسی وقت میں مشمول عنایت ربانیہ و عنایات
ربانیہ تھا۔ اس لئے کہا گیا کہ وہ اللہ کے نور سے ہیں واللہ
اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی
تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی انتہیٰ۔

اس بحث کے ضمن میں کئی اور مسئلے پیش آگئے ہیں جن میں طرفین
میں اختلاف ہے۔ ان میں سے ایک یہ حدیث ہے۔ عن ابی
ھریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ

قال وآدم بین الروح والجسد (مشکوٰۃ - ص۵۱۳)

ترجمہ - حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بعض صحابہ کرام نے عرض کی - یا رسول اللہ آپ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی - آپ نے فرمایا - جس حال میں کہ آدم روح وجسم کے درمیان تھے اُنتہے - اس حدیث سے مولوی محمد کرم الدین صاحب کے نزدیک حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی ہونا ثابت ہوتا ہے - مگر مولوی محمد فاضل صاحب اسے تسلیم نہیں کرتے - عند التحقیق مولوی محمد کرم الدین صاحب کا قول راجح بلکہ صحیح ہے جیسا کہ عبارات ذیل سے ظاہر ہے -

(۱) علامہ شہاب خفاجی حنفی (متوفی ۱۰۶۹ھ) حدیث زیر بحث کے تحت میں تحریر فرماتے ہیں - ولیس المعنی انہ کان نبیا فی علم اللہ کما قیل لانہ لا یختص بہ بل ان اللہ خلق روحہ قبل سائر الارواح وخلع علیہا خلعۃ التشریف بالنبوۃ اعلاما للملاء الاعلی بہ واذا کانت النبوۃ صفۃ لروحہ علم انہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد موتہ نبی رسول ولا یضر انقطاع الاحکام والوحی وقد اکمل دینہ وانکار ذلک جہل فاحفظہ فانہ نفیس جدا وھذا ھو المراد بقولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالیٰ خلق نورہ قبل ان یخلق آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام باربعۃ عشر الف عام کما رواہ

ابن القطان وفی روایۃ یسبّح ذلک النّور وتسبّح الملائکۃ بتسبیحہ وھذا یؤید انّہ صلی اللہ علیہ وسلم مرسل للملائکۃ کغیرھم فھذا صریح فی ان نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہرت فی الوجود العینی قبل نبوۃ آدم وغیرہ وان الملائکۃ لم تعرف نبیًا قبلہ وانّہ صلی اللہ علیہ وسلم النبی المطلق وسائر الانبیاء علیھم الصّلوۃ والسّلام خلفاؤہ والشرائع شریعتہ ظھرت علی لسان کل نبی بقدر استعداد اھل زمانہ فھو صلی اللہ علیہ وسلم اوّل الانبیاء وآخرھم ولا یمکن ان یجری علی شریعتہ فلم نسخ والبینیۃ فی ھذا الحدیث الظاھر انّ المراد بھا عدم الطرفین الرّوح والجسد أی لاروح ولاجسد کما صرح بہ فی الروایۃ السّابقۃ لا آدم ولاماء ولاطین لانّک اذا قلت مسکنی بین البصرۃ والکوفۃ علم انّہ لیس بھما فاریدبہ لازمہ معناہ بطریق الکنایۃ ولیس المراد انہ قریب منھما کما یقال لون بین البیاض والحمرۃ ومزاج بین الصحۃ والمرض کما قیل ولیس معنی بین الماء والطین انہ لم یکن ماء صرفا ولاطینا صرفا لنبو المقام عنہ وعدم ملائمتہ لما قررناہ وقد حققنا ھذا المقام بما لم نسبق الیہ وللہ الحمد انتھی ملخصا (نسیم الرّیاض شرح الشفا للقاضی عیاض جزء ثانی صفحہ ۲۱۶)

ترجمہ - اس حدیث کے یہہ معنے نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے کے علم میں نبی تھے جیسا کہ کہا گیا ہے کیونکہ علم الٰہی میں نبی ہونا حضرت سے خاص نہیں بلکہ یہہ معنے ہیں کہ اللہ تعالے نے آپ کی روح کو سب روحوں سے پہلے پیدا کیا - اور اُسے نبوت کا خلعت پہنایا تاکہ ملاء اعلےٰ کو اس امر کی آگاہی ہو جائے - چونکہ نبوت آپ کی روح کی صفت تھی - اس لئے معلوم ہوا کہ آپ کی وفات کے بعد کسی نبی رسول کا آنا اور احکام و وحی کا بند ہو جانا ضرور نہیں جس حال میں کہ اللہ تعالے نے آپ کا دین کامل بنا دیا ہے - اس کا انکار کرنا نادانی ہے - تو اسے یاد رکھ کیونکہ یہہ بہت نفیس بات ہے - اور یہی معنے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس قول کے کہ اللہ تعالے نے حضرت آدم عم کی پیدائش سے چودہ ہزار برس[ملہ] پہلے آپ کا نور پیدا کیا جیسا کہ حافظ ابن القطان (متوفی ۶۲۸ھ) نے روایت کی ہے - اور ایک روایت میں ہے کہ وہ نور تسبیح پڑھتا تھا اور اس کی تسبیح کے ساتھ فرشتے بھی تسبیح پڑھتے تھے - اور یہہ تائید ہے اس امر کی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرشتوں کے لئے بھی پیغمبر ہیں جیسا کہ اوروں کے لئے ہیں - اس یہہ صریح ہے اس بات میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت حضرت آدم وغیرہ کی نبوت سے پہلے وجود

---

[ملہ] دیکھو مواہب لدنیہ - جزء اول - صفحہ ۱۲

عینی میں ظاہر ہوئی اور آپ سے پہلے فرشتوں کا کوئی نبیؐ نہ تھا۔ اور آپ نبی مطلق ہیں اور باقی انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آپ کے خلیفے ہیں۔ اور اُن کی شریعتیں آپ کی شریعت ہے جو ہر نبی کی زبان سے اہل زمانہ کی استعداد کے مطابق ظاہر ہوئی۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے پہلے اور اخیر ہیں۔ اور ممکن نہیں کہ آپ کی شریعت پر منسوخ کرنے کا قلم پھیرا جائے۔ اور اس حدیث میں بینیت سے مراد بظاہر روح وجسد ہر دو کا عدم ہے۔ یعنی (آپ نبیؐ تھے جبکہ) نہ آدمؑ کی روح تھی نہ جسد تھا جیسا کہ روایت سابقہ میں تصریح آئی ہے کہ نہ آدم تھا نہ پانی نہ مٹی۔ کیونکہ جب تو کہتا ہے کہ میرا مکان بصرہ اور کوفہ کے درمیان ہے۔ تو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ نہ بصرہ میں ہے نہ کوفہ میں۔ پس اس سے بطریق کنایہ لازم معنے مراد ہے۔ اور یہہ مراد نہیں کہ وہ ان دونوں کے قریب ہے جیسا کہ کہا کرتے ہیں سفیدی اور سرخی کے درمیان رنگ اور صحت ومرض کے درمیان مزاج۔ اور بین الماء والطین کے یہہ معنے نہیں کہ حضرت آدمؑ نہ خالص پانی نہ تھے اور نہ خالص مٹی تھے۔ کیونکہ یہہ معنے مقام اور تقریر بالا کے مخالف ہیں۔ ہم نے اس مقام کی جو تحقیق کی ہے وہ ہم سے پہلے کسی نے نہیں کی۔ وللہ الحمد انتہے۔

علامہ موصوف اسی حدیث کے متعلق دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں۔ وھھنا بحث وھو ان بین ظرف مکان معنا

بمکان توسط بین شیئین اضیف لهما وقد یکون للزمان وهو فی الاصل مصدر بمعنی افتراق ویتجوز بہ عن معان آخر کما یقال بین الخوف والرجاء أی متردد بینهما یکون تارۃ خائفًا وتارۃ راجیًا وبین الحلو والحامض أی متز والکلمۃ بین اسم وفعل وحرف أی منقسمۃ لہا۔ وقولہ فی الحدیث بین الروح والجسد لیس بمعناہ الحقیقی لاقتضائہ وجود روح آدم علیہ الصلوۃ والسلام وجسدہ حین بعث نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ولا یصح ھذا ولا شیٔ من المعانی السابقۃ فالظاھر انہ ظرف زمان أی فی زمان کان بین خلق روحہ وجسدہ فیفید ظهور نبوتہ بعد خلق روحہ وقبل خلق جسدہ علی انہ نبأہ فی عالم الارواح واطلع الارواح علی ذلک وامرھا بمعرفۃ نبوتہ صلی اللہ علیہ وسلم والاقرار بہا و ھذا المعنی یفیدہ قولہ بین الماء والطین أی بعد خلق عناصرہ غیر مرکبۃ ولا منفوخ فیها الروح فهو بمعنی الحدیث الذی صححوہ فیکون روایۃ بالمعنی ان لم یثبت بہذا اللفظ وھذا مما لم یحم احد حول حماہ والحمد للہ الذی ھدانا لہذا وما کنا لنهتدی لولا ان ھدانا اللہ (نسیم الریاض جزء اول صـ۳۰۳) ترجمہ۔ اور اس مقام پر ایک بحث

ہے اور وہ یہ ہے کہ لفظ بین ظرف مکان ہے۔ جس کے معنے ایک مکان ہے جو دو چیزوں کے درمیان اور ان کی طرف مضاف ہو۔ اور کبھی ظرف زمان کے لئے آتا ہے۔ اصل میں یہ مصدر ہے بمعنے افتراق۔ اور مجازاً اور معنے کے لئے بھی آتا ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے۔ خوف وامید کے درمیان یعنی دونوں میں متردد کہ کبھی خائف ہو اور کبھی امید وار۔ اور شیریں اور ترش کے درمیان یعنی ترش شیریں۔ اور کلمہ اسم و فعل و حرف کے درمیان ہے یعنی اس کی تین قسمیں ہیں۔ اور حدیث میں جو بین الروح والجسد ہے وہ حقیقی معنے میں نہیں کیونکہ حقیقی معنے تو ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت حضرت آدم علےٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح اور جسد کے وجود کے مقتضی ہیں اور یہ صحیح نہیں۔ اور نہ پہلے معنوں میں سے کوئی معنے درست ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ظاہر یہ ہے کہ یہ کلمہ ظرف زمان ہے۔ یعنی (آپ نبی تھے) اس زمانے میں جو حضرت آدمؑ کی روح اور جسد کے پیدا کرنے کے درمیان تھا۔ پس اس سے پایا جاتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت حضرت آدم علیہ السلام کی روح کی پیدائش کے بعد اور جسد کی پیدائش سے پہلے ظاہر ہوئی بدیں طور کہ اللہ تعالےٰ نے آپ کو عالم ارواح میں نبی بنایا اور ارواح کو اس سے آگاہ کیا اور ارواح کو حکم دیا کہ حضرت کی نبوت کو پہچانیں اور اس کا اقرار کریں۔ یہی معنے ہیں بین الماء والطین کے یعنی حضرت

آدم ہوئے عناصر کی پیدائش کے بعد در انحالیکہ وہ عناصر مرکب نہ ہوئے تھے اور ان میں روح نہ پھونکی گئی تھی۔ پس یہ (وآدم بین الماء والطین) اس حدیث کے معنے میں ہوا جس کو حفاظ حدیث نے صحیح کہا ہے۔ اسی طرح یہ روایت بالمعنے ہوئی اگر ان الفاظ سے ثابت نہ ہو۔ اور اس بحث کو کسی نے بیان نہیں کیا۔ والحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ انتھی۔

(۴) امام شرف الدین بوصیری رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۶۹۴ھ) اپنے قصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں۔

وکل آی اتی الرسل الکرام بھا — فانما اتصلت من نورہ بھم

(اور تمام آیات معجزات جو بزرگ رسول لائے — وہ صرف حضور کے نور سے ان کو پہنچے)

علامہ شہاب خفاجی اس بیت کے متعلق لکھتے ہیں۔ اقول الحق ان نقول ان اللہ خلق روحہ صلی اللہ علیہ وسلم قبل الارواح وخلع علیھا خلعۃ النبوۃ ثم خلق ارواح البشر وامر ارواح الانبیاء بان یؤمنوا واخذ علیھم المیثاق باتباعہ ان ادرکوہ کما نطق بہ الکتاب العزیز فلما اجابوہ اشرق علیھم نورہ الروحانی الربانی وصارت فی ارواحھم قوۃ مستعدۃ لاظھار المعجزات کما الاولیاء امتہ اذا اظھروا الکرامات لما اشرق علیھم نورہ وھذا ھو الذی قصدہ

الابوصیری رحمہ اللہ تعالے فاعرفہ (نسیم الریاض-
جزء ثانی صفحہ ۱۳۱)- ترجمہ میں کہتا ہوں کہ حق یہ ہے کہ ہم
کہیں کہ اللہ تعالےٰ نے سب روحوں سے پہلے حضور
اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی روح پیدا کی - اور اُسے
نبوت کا خلعت پہنایا - پھر انسانوں کی روحیں پیدا
کیں - اور پیغمبروں کی روحوں کو حکم دیا کہ حضرت پر ایمان
لائیں - اور ان سے آپ کی پیروی کا عہد لیا اگر وہ آپ
کے زمانے کو پائیں جیسا کہ قرآن[1] کریم سے ظاہر ہے - جب
انہوں نے اقرار کر لیا - تو حضرت کا روحانی ربانی نور ان پر
چمکا - اور ان کی روحوں میں معجزے ظاہر کرنے کی قوتیں پیدا

---

[1] اس آیت کی طرف اشارہ ہے - واذ اخذ اللہ میثاق
النبیین لما اٰتیتکم من کتٰب وحکمۃ ثم جآءکم
رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ط
قال ءاقررتم واخذتم علٰی ذلکم اصری ط قالوا اقررنا ط
قال فاشھدوا وانا معکم من الشٰھدین (آل عمران - ع ۹)
ترجمہ - اور جب وقت اللہ نے پیغمبروں کا عہد لیا - البتہ جو کچھ میں
تم کو کتاب اور حکمت سے دوں - پھر تمہارے پاس رسول آوے تصدیق
کرنے والا اُس کو جو تمہارے ساتھ ہے - اس پر ضرور ایمان لائیو اور
ضرور اس کو مدد دیجو - کہا کیا تم نے اقرار کیا اور اس پر میرا بھاری
عہد لیا - انہوں نے کہا - ہم نے اقرار کیا - کہا پس تم شاہد رہو اور میں
تمہارے ساتھ شاہدوں میں سے ہوں انتہی - ۱۱۲ ✦

ہوگئیں جیساکہ اولیاے اُمت نے کرامات ظاہر کیں جب ان پر حضرت کا نور چمکا - اور یہی مقصود ہے امام بوصیری رحمہ اللہ تعالےٰ کا۔ پس تو اسے جان لے انتہے -

(۳) شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں - و فضیلت اعلےٰ و اکمل وے صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم آنست کہ پروردگار تعالےٰ روح او را پیشتر از ارواح خلائق پیدا کردہ و ارواح سائر مکونات را از نور روح وے منشعب گردانیدہ ہمہ را از نور وے آفریدہ و وے صلے اللہ علیہ وسلم نبی بودہ و آدم ہنوز میان روح و جسد بود کما رواہ الترمذی عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ - و در عالم ارواح نیز فیض بارواح انبیا از روح او رسیدہ شعر -

وکل آی اتی الرسل الکرام بہا - فانما اتصلت من نورہ بہم

فانہ شمس فضل ھم کواکبہا - یظہرن انوارھا للناس فی الظلم

یعنی آنکہ آفتاب روح او در پردہ غیب بود کواکب ثواقب حضرات انبیا کہ متنور بنور او بودند ظہور نمودند - و چوں آفتاب نبوت وے ظہور کرد محو و مختفی شدند بعینہ در رنگ ظہور کواکب در شب و اختفاے ایشاں نزد طلوع آفتاب چنانکہ ابوہریرہ روایت کردہ کہ فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم من اول انبیا ام در خلق و آخر ایشانم در بعث (مدارج النبوۃ -

جلد اول۔ صفحہ ۱۴۴)

(۴) شیخ ابن حجر مکی تحریر فرماتے ہیں۔ وصح خبر متی کنت او کتبت نبیا قال وآدم بین الروح والجسد ولیس المراد من ذٰلک التقدیر لان غیرہ کذلک بل الاشارۃ الی کون روحہ العلیۃ ثبت لہا ذٰلک الوصف دون غیرہا فی عالم الارواح اذ ورد ان الارواح خلقت قبل الاجساد بالفی عام (شرح ہمزیہ۔ صفحہ ۱) ۔ ترجمہ یہ حدیث ثابت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا کہ آپ کب نبی تھے یا کب نبی لکھے گئے۔ آپ نے فرمایا۔ جس حال میں کہ آدمؑ روح وجسم کے درمیان تھے۔ اس سے مراد علم وتقدیر الٰہی نہیں کیونکہ دوسرے انبیاءؑ بھی ایسے ہی تھے۔ بلکہ اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ آپ کی روح شریف کے لئے یہ وصف عالم ارواح میں ثابت تھا جو دوسروں کے لئے نہ تھا۔ کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ روحیں دو ہزار[1] سال جسموں سے پہلے پیدا کی گئیں انتہے۔

(۵) امام تقی الدین سبکی (متوفی ۷۵۶ھ) اپنے رسالہ التعظیم والمنۃ فی لتؤمنن بہ ولتنصرنہ میں لکھتے ہیں۔ وتبین بذلک معنے قولہ صلے اللہ علیہ وسلم کنت نبیا وآدم

---

[1] بعض روایتوں میں چار ہزار آیا ہے۔ وروی باربعۃ الاف اھ ابن قاسم رحاشیہ شرح الھمزیۃ۔ صفحہ ۱)

بین الرّوح والجسد وان من فسرہ بعلم اللہ بانہ سیصیر نبیا لم یصل الی ھذا المعنی لانّ علم اللہ محیط بجمیع الاشیاء ووصف النبی صلے اللہ علیہ وسلم بالنبوۃ فی ذلک الوقت ینبغی ان یفھم منہ انہ امر ثابت لہ فی ذلک الوقت ولھذا رأی آدم اسمہ مکتوبا علی العرش محمد رسول اللہ فلا بد ان یکون ذلک معنے ثابتا فی ذلک الوقت ولو کان المراد بذلک مجرد العلم بما سیصیر فی المستقبل لم یکن لہ خصوصیۃ بانہ نبی وآدم بین الرّوح والجسد لان جمیع الانبیاء یعلم اللہ نبوتھم فی ذلک الوقت وقبلہ فلا بد من خصوصیۃ للنبی صلے اللہ علیہ وسلم لاجلھا اخبر بھذا الخبر اعلاما لامتہ لیعرفوا قدرہ عند اللہ تعالی (خصائص کبریٰ للسیوطی جلد اول صک) - **ترجمہ** اور اس سے حدیث (کنت نبیا وآدم بین الرّوح والجسد) کے معنے ظاہر ہو جاتے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہو جاتا ہے کہ جس شخص نے اس حدیث کے یہ معنے لئے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کو علم تھا کہ حضرت نبی ہوں گے وہ اس مطلب کو نہیں پہنچا - کیونکہ اللہ تعالےٰ کا علم تو تمام اشیاء کو محیط ہے - اس وقت میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے ساتھ متصف کرنے سے یہ ضرور سمجھا جانا چاہئے کہ یہ وصف آپ کے لئے اس وقت میں ثابت تھا - اسیواسطے حضرت آدمؑ نے آپ کا اسم گرامی عرش پر محمد رسول اللہ لکھا دیکھا - پس ضرور ہے

کہ وہ وصف آپ کے لئے اس وقت ثابت ہو۔ اگر اس سے مُراد فقط اسی قدر ہو کہ اللہ تعالےٰ کو علم تھا کہ حضرت، زمانہ آئندہ میں پیغمبر ہوں گے۔ تو آپ کے لئے یہ خصوصیت نہ ہوئی کہ آپ پیغمبر تھے اُس حال میں کہ حضرت آدمؑ روح وجسد کے درمیان تھے۔ کیونکہ تمام پیغمبروں کی نبوتوں کو اللہ تعالےٰ اُس وقت اور اس وقت کے بعد جانتا تھا۔ اس لئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کوئی ایسی خصوصیت ہونی چاہیئے جس کے لئے آپ نے اس حدیث کے ساتھ اپنی امت کو آگاہ کر دیا تاکہ وہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک آپ کی قدر کو پہچانیں انتہے۔

(۶) مولانا علی القاری (متوفی ۱۰۱۴ھ) تحریر فرماتے ہیں۔

یدل حدیث کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد علی انه متصف بوصف النبوة فی عالم الارواح قبل خلق الاشباح وھذا وصف خاص له لا انه محمول علی خلقه للنبوة واستعداده للرسالة کما یفھم من کلام الامام حجة الاسلام فانه حینئذ لا تمیز عن غیره حتی یصلح ان یکون ممدوحا بھذا النعت بین الانام (شرح فقہ اکبر مطبوعہ لاھور ص۴۲) ترجمہ حدیث کنت نبیاً دلالت کرتی ہے کہ حضرت اجسام کی پیدائش سے پہلے عالم ارواح میں صفت نبوت کے ساتھ متصف تھے۔ اور یہ وصف آپ کے لئے خاص تھا اس کے یہ معنے نہیں کہ آپ نبوت ورسالت کے لئے پیدا کیے گئے جیسا کہ امام حجۃ الاسلام غزالی کے کلام سے سمجھا جاتا ہے

کیونکہ اُس صورت میں آپ کے لئے غیر سے کوئی امتیاز نہیں رہتا کہ جس سے آپ لوگوں میں اس وصف کے سبب ممدوح ہونے کے قابل ہوں انتہی۔ مواہب لدنیہ اور شرح دلائل الخیرات للعلامہ الفاسی میں بھی یہی مضمون موجود ہے۔ مگر نظر بر اختصار یہاں نقل نہیں کیا گیا۔

ایک اور مسئلہ جو ضمن بحث میں مذکور ہے یہ ہے کہ آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ تھا یا نہ۔ اس میں بھی مولوی محمد فاضل صاحب ثبوت طلب کرتے ہیں۔ مولوی محمد کرم الدین صاحب نے یہ درست فرمایا ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام چونکہ نور تھے اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔ مگر یہاں بھی مزید توضیح درکار ہے۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت جب کسی امر کی بحث ہو تو حضور کی شان والا کو مدنظر رکھنا فرض ہے۔ کوئی کلمہ موہم تنقیص شان نہ ہونا چاہیئے۔ اس میں شک نہیں کہ ہر انسان کو خدا نے جسم دیا ہے۔ مگر حضور اقدس بابی ہو و اُمی کے جسد شریف سے اُسے کیا نسبت۔ علامہ قسطلانی فرماتے ہیں۔ ان من تمام الایمان بہ صلے اللہ علیہ وسلم الایمان بان اللہ تعالے جعل خلق بدنہ الشریف علی وجہ لم یظہر قبلہ ولا بعدہ خلق آدمی مثلہ فیکون ما یشاہد من خلق بدنہ آیات علی ما یتضمن من تعظیم خلق نفسہ الکریمۃ وما تضمنہ من عظیم اخلاق نفسہ آیات علی ما تحقق لہ من سر قلبہ

المقدس ( مواہب لدنیہ جزء اوّل صفحہ ۲۴۵ ) اس عبارت کا
مطلب یہ ہے کہ اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ہمارا
پورا ایمان ہے ۔ تو ہمیں اعتقاد کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ
نے آپ کے بدن شریف کو اس شکل وہیئت کا بنایا ہے کہ آپ سے
پہلے اور پیچھے کسی انسان کا بدن ایسا نہیں بنایا ۔ پس آپ
کے بدن شریف کا ظاہر حال آپ کے اخلاق حسنہ کی دلیل ہے ۔
اور آپ کے اخلاق حسنہ ان علوم و معارف کی دلیل ہیں جو
آپ کے قلب مبارک کو عطا کئے گئے ۔ اگرچہ حضور سے بیشمار
کمالات ظاہر ہوئے ۔ مگر وہ حضور کے ان کمالات کی نسبت
جو پوشیدہ رہے سمندر میں سے ایک قطرہ کی مثل تھے ۔ علامہ
شہاب خفاجی لکھتے ہیں ۔ حاصلہ ان اللہ خلقہ صلے اللہ
علیہ وسلم کامل البنیۃ مکملۃ فاقتضت الحکمۃ الربانیۃ
ان یکون جسمہ احسن الاجسام وقلبہ اقوی القلوب
کما ان روحہ صلے اللہ علیہ وسلم اعظم الارواح
وانورھا ( نسیم الریاض جزء ثانی صفحہ ۲۳۹ ) ۔
ترجمہ ۔ حاصل کلام یہ کہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کو مکمل کامل الخلقت پیدا کیا ۔ پس حکمت الٰہی مقتضی
ہوئی کہ آپ کا جسم اطہر احسن الاجسام اور آپ کا قلب
شریف اقوی القلوب ہو جیسا کہ آپ کی روح پاک اعظم
الارواح اور انور الارواح ہے انتہٰی ۔ حضرت عبداللہ بن
رواحہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ ( متوفی سنہ ۸ھ ) نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

لو لم یکن فیہ آیات مبینہ ۔ لکان منظرہ ینبئک بالخبر
(اگر آپ میں معجزات نہ بھی ہوتے ۔ تو آپ کا ظاہر ہی بتا دیتا [illegible])

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نور پاک کے سبب آپ کے
تمام اجداد حسین و مرجع خلائق تھے ۔ اور وہ نور ان کی
پیشانیوں میں مثل نور قمر [illegible]
پایا جاتا ہے کہ جس طرح حضور کا نور پاک [illegible]
پہلے پیدا ہوا ۔ آپ کے جسم مبارک کا مادہ [illegible]

---

لہ روی ابن الجوزی فی الوفاء [illegible]
لما اراد ان یخلق محمدا صلی اللہ علیہ [illegible] جبرئیل
علیہ الصلوۃ والسلام ان یاتیہ بالطینۃ البیضاء [illegible]
فی ملائکۃ الفردوس [illegible] وقبض قبضۃ من موضع قبرہ [illegible]
[illegible] بماء التسنیم [illegible] معین الجنۃ حتی صار [illegible]
کالدرۃ البیضاء لہا شعاع عظیم ثم طافت بہا الملائکۃ
حول العرش والکرسی والسموات والارض [illegible]
الملائکۃ [illegible] قبل ان عرفت آدم علیہ الصلوۃ والسلام
(النسیم الریاض ۔ جزء ثانی ۔ [illegible]
اول ۔ ص [illegible] ۔ مرقات شرح مشکوۃ جزء خامس [illegible]
ترجمہ امام ابن جوزی نے اپنی کتاب وفا میں حضرت کعب احبار [illegible]
روایت کی کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

کے مادوں سے پہلے پیدا کیا گیا۔ اور وہ بڑے سفید موتی کی مانند چمکتا تھا۔ اُسی کو آپ کے آبا کی پشتوں میں بطور امانت رکھا گیا۔ لہٰذا آپ کے جسد اطہر کا کیا بیان ہو سکتا ہے۔ آپ کا چہرہ مبارک چودھویں رات کے چاند کی مثل چمکتا تھا (شمائل ترمذی باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم)۔ آپ اندھیری رات میں روز روشن کی طرح دیکھتے تھے (خصائص کبریٰ للسیوطی بحوالہ بیہقی۔ جزء اول۔ صلا)۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ سے تمہارا رکوع و خشوع پوشیدہ نہیں۔ میں تم کو اپنی پیٹھ کے پیچھے دیکھتا ہوں (صحیح بخاری۔ باب الخشوع فی الصلوٰۃ)۔ آپ جب کلام فرماتے۔ تو دندانہائے پیشیں میں سے نور نکلتا دکھائی دیتا تھا۔ آپ کی گردن مبارک کیا تھی گویا تصویر عاج کی گردن تھی چاندی کی مانند صاف (شمائل ترمذی۔ باب ما جاء فی خلق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم) آپ کی پشت

---

(متعلق صفحہ سابقہ) کو پیدا کرنا چاہا۔ تو حضرت جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ سفید مٹی لائے۔ پس حضرت جبریلؑ بہشت کے فرشتوں کے ساتھ اترے اور حضور کی قبر شریف کی جگہ سے ایک سفید چمکتی دمکتی مٹھی بھر خاک اُٹھالی پھر وہ مشتِ خاکِ سفید بہشت کے چشمہ میں تسنیم کے پانی سے گوندھی گئی یہانتک کہ سفید بڑے موتی کی مانند ہو گئی جس کی بڑی شعاع تھی۔ پھر وہ فرشتے اُسے لیکر عرش و کرسی کے گرد اور آسمانوں اور زمین میں پھرے یہانتک کہ تمام فرشتوں نے آپ کو حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے پہلے پہچان لیا۔ انتہے۔ ۱۲ ۞

مبارک ایسی صاف۔ سفید تھی کہ گویا پگھلائی ہوئی چاندی ہے۔ (خصائص کبریٰ۔ جزء اول۔ ص۶۳)۔ جب آپ ضحک فرماتے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔ (خصائص کبریٰ۔ جزء اول ص۶۳)

غرض جب یہ امر مسلّم ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم اقدس سا کوئی جسم لطیف پیدا نہیں ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ تو عقلاً یہ محال نہیں کہ آپ کے جسم اطہر کا سایہ نہ ہو۔ اب عقل کے ساتھ نقل کو بھی دیکھئے۔

(۱) امام زرقانی شرح مواہب میں لکھتے ہیں۔ (ولم یکن له صلے اللہ علیه وسلم ظل فی شمس ولا قمر) لانه کان نوراً کما قال ابن سبع وقال رزین لغلبة انواره قیل وحکمة ذلك صیانته عن ان یطأ کافر علی ظله (رواه الترمذی الحکیم عن ذکوان) ابی صالح السمان الزیات المدنی او ابی عمرو المدنی مولی عائشة وکل منهما ثقة من التابعین فهو مرسل لکن روی ابن المبارك و ابن الجوزی عن ابن عباس لم یکن للنبی صلے اللہ علیه وسلم ظل ولم یقم مع الشمس قط الا غلب ضوءه ضوء الشمس ولم یقم مع سراج قط الا غلب ضوء السراج (وقال ابن سبع کان صلے اللہ علیه وسلم نوراً فکان اذا مشی فی الشمس او القمر لا یظهر له ظل) لان النور لا ظل له (قال غیره ویشهد له قوله صلے اللہ علیه وسلم فی دعائه) لما سأل اللہ تعالیٰ ان یجعل فی جمیع اعضائه وجهاته

نوراً الخ ثم بقوله (واجعلني نوراً) أي والنور لا ظل له وبه يتم الاستشهاد (شرح زرقانی على المواهب —
جزء ۵ … ترجمہ :- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا (نہ آفتاب میں اور نہ چاند میں) کیونکہ آپ نور تھے جیسا کہ امام ابن سبع نے کہا ہے - اور ابن رزین نے کہا کہ آپ کے انوار کے غلبہ کے سبب آپ کا سایہ نہ تھا اور کہا گیا ہے کہ آپ کا سایہ نہ ہونے میں حکمت یہ تھی کہ آپ اس امر سے محفوظ رہیں کہ آپ کے سایہ کو کوئی کافر پامال کرے (روایت کیا ہے اس کو حکیم ترمذی نے ذکوان سے) یعنی ابو صالح سمان زیات مدنی سے جو حضرت عائشہ کے غلام تھے - اور ان دونوں میں سے ہر ایک تابعی ہے - پس یہ حدیث مرسل ہے - لیکن ابن مبارک اور ابن جوزی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا - آپ جب کبھی دھوپ میں کھڑے ہوتے - تو آپ کا نور آفتاب کی روشنی پر غالب آجاتا اور جب آپ چراغ کی روشنی میں کھڑے ہوتے - تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر غالب آجاتا (اور ابن سبع نے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نور تھے - اس لئے جب آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے - تو آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا) کیونکہ نور کا سایہ نہیں ہوتا - (ابن سبع کے سوا اوروں نے کہا کہ اس کا شاہد ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قول اپنی دعا میں) جب آپ نے اللہ تعالےٰ سے دعا مانگی کہ وہ

آپ کے تمام اعضا اور جہات میں نور کر [illegible]

ہوا، گویا [illegible] تصیر نور کر دیئے [illegible]

سے استشہاد پورا ہو جاتا ہے [illegible]

اور [illegible]

[illegible]

[illegible] (جلد اول [illegible]) اور مدارج النبوۃ [illegible]

(جلد اول [illegible]) اور [illegible] جلد اول [illegible]

[illegible]

[illegible] واعضائه [illegible]

[illegible]

[illegible]

بالله [illegible]

الله تعالى عليه [illegible]

وسلم [illegible]

[illegible]

وسلم [illegible] الله [illegible]

[illegible] فلا يظهر [illegible]

[illegible] شق صدره [illegible]

(شرح [illegible])

[illegible]

---

[illegible] صحیح مسلم [illegible]

کے حواس و اعضائے بدن کو نور بنادے۔ اس دعا سے
مقصود یہ ظاہر کرنا تھا کہ مضمون دعا وقوع میں آگیا ہے
اور اللہ تعالے نے عنایت کر دیا ہے تاکہ اس دعا سے اس
عنایت الٰہی پر آپ کا اور آپ کی امت کا شکر زیادہ ہو
جیسا کہ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ہم سورۂ بقرہ کے آخر کی دعا
مانگیں باوجودیکہ وہ مضمون وقوع میں آچکا ہے اور اللہ
تعالے عنایت کر چکا ہے۔ ہماری یہ دعا اظہار شکر کے لئے
ہے۔ اور اس امر کی تائید کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نور ہو گئے یہ ہے کہ آپ جب سورج یا چاند کی روشنی میں
چلتے۔ تو آپ کا سایہ نہ ہوتا۔ کیونکہ سایہ تو صرف کثیف جسم کا
ہوتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالے نے تمام
جسمانی کثافتوں سے پاک کر دیا تھا اور آپ کو نور بنا دیا تھا کہ بطور
خرق عادت آپ کا سایہ ظاہر نہ ہوتا جیسا کہ بطور خرق عادت
آپکے سینہ اور دل مبارک کو کئی بار شق کیا گیا اور آپکے اس سے درد نہ ہوا انتھٰی

(۴۳) امام مناوی (متوفی ۱۰۳۱ھ) جامع صغیر کی شرح میں
حدیث انی لاراکم من وراء ظہری کے تحت میں لکھتے ہیں۔

---

(متعلق صفحہ ما قبل) میں بروایت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما یوں مذکور ہے۔ اللہم اجعل فی قلبی نورا وفی لسانی نورا
واجعل فی سمعی نورا واجعل فی بصری نورا واجعل من خلفی
نورا واجعل من فوقی نورا ومن تحتی نورا اللہم اعطنی نورا ؎

وکلام جمیع المتقدمین مصرح بالعموم الاتری الی قول المطامح وغیرھا انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبصر من خلفہ لانہ کان یری من کل جہۃ من حیث کان نوراً کلہ وھذا من عظیم معجزاتہ صلی اللہ علیہ وسلم ولھذا کان لاظل لہ اذ النور الذی افیض علیہ منع من حجب الظلمۃ ولذلک تجلت لہ الجنۃ والنار فی الجدار صلی اللہ علیہ وسلم (جواھر البحار للنبہانی جزء اوّل ۔ ص ۴۹۶) ۔ ترجمہ ۔ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا پس پشت دیکھنا حالت نماز کے ساتھ خاص نہ تھا بلکہ عام تھا جیسا کہ تمام متقدمین کا کلام اس کی تصریح کرتا ہے ۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ مطامح الافہام فی شرح الاحکام للقاضی عیاض اور دوسری کتابوں میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے پیچھے سے دیکھ لیتے تھے ۔ کیونکہ آپ ہر جہت سے دیکھ سکتے تھے اس لئے کہ آپ سراسر نور تھے اور یہ آپ کے بڑے معجزوں میں سے ہے ۔ اور اسیواسطے آپ کا سایہ نہ تھا ۔ کیونکہ نور جو آپ پر افاضہ کیا گیا تھا وہ ظلمت کے حاجب ہونے سے مانع تھا اور اسیواسطے آپ کے لئے بہشت اور دوزخ دیوار میں ظاہر ہوا انتہے ۔

(۴۳) قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجددی رحمہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں ۔ اولیاء اللہ گفتہ اند ارواحنا اجسادنا واجسادنا ارواحنا یعنی ارواح ما کارا جساد مے کنند وگاہے اجساد از غایت لطافت برنگ ارواح مے برآید میگویند کہ رسول خدا را سایہ نبود صلے اللہ علیہ آلہ وسلم (تذکرۃ الموتےٰ والقبور مطبوعہ مجتبائی دہلی ۔ ص ۱۳)

(۱۵) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنے مکتوبات شریف (دفتر سوم۔ مکتوب صدم) میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست۔ بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد۔ کہ او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با وجود نشأ عنصری از نور حق جل وعلا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ۔ و دیگراں را ایں دولت میسر نشدہ است۔ بیان ایں دقیقہ آنست کہ در ما سبق گزشتہ است کہ صفات ثمانیہ حقیقیہ حضرت واجب الوجود جل سلطانہ ہر چند داخل دائرہ وجوب است اما بواسطہ احتیاج کہ اینہا را بحضرت ذات است تعالٰی رائحہ امکان در اینہا کائن است وچوں در صفات حقیقیہ قدیمہ رائحہ امکان را گنجائش گشت در صفات اضافیہ حضرت واجب الوجود تعالٰی ثبوت امکان بطریق اولٰی باشد و عدم قدم شاں نیز اول دلیل باشد بر امکان شاں۔ وبکشف صریح معلوم گشتہ است کہ خلقت آنسرور علیہ وعلٰی آلہ الصلوات والتسلیمات ناشی ازیں امکان است کہ بصفات اضافیہ تعلق دارد نہ امکانیکہ در سائر ممکنات عالم کائن است۔ وہر چند بدقت نظر تمامیہ ممکنات عالم را مطالعہ نمودہ آید وجود آنسرور آنجا مشہود نمے گردد بلکہ منشأ خلقت وامکان آنسرور علیہ وعلٰی آلہ الصلوٰۃ والسلام وجود صفات اضافیہ وامکان شاں محسوس میگردد۔ وچوں وجود آنسرور علیہ وعلٰی آلہ الصلوٰۃ والسلام در عالم

ممکنات نباشد بلکہ فوق ایں عالم باشد ناچار اور اسایہ نبود۔ ونیز در عالم شہادت سایہ شخص از شخص لطیف تر است وچوں لطیف ترے از وے در عالم نباشد اور اسایہ چہ صورت دارد علیہ وعلٰے آلہ الصلوات والتسلیمات انتہٰی۔

ایک اور مسئلہ جو ضمن بحث میں آگیا ہے یہ ہے کہ آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج میں عرش پر تشریف لے گئے ہیں یا نہیں۔ اس مسئلے میں مولوی محمد کرم الدین صاحب اثبات کی طرف اور مولوی محمد فاضل صاحب نفی کی جانب ہیں۔ تمام صوفیہ کرام کا اجماع ہے کہ حضور عرش پر نعلین سمیت تشریف لے گئے ہیں۔ ہاں بعضے محدثین نے اس سے انکار کیا ہے۔ چنانچہ امام رضی الدین قزوینی سے جب یہ مسئلہ دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے یہ جواب دیا۔ اما حدیث وطء النبی صلی اللہ علیہ وسلم العرش بنعلہ فلیس بصحیح ولا ثابت بل وصولہ الی ذروۃ العرش لم یثبت فی خبر صحیح ولا حسن ولا ثابت اصلا وانما صح فی الاخبار انتهاؤه الی سدرۃ المنتہی فحسب واما الی ما وراءها فانما ورد ذلک فی اخبار ضعیفۃ ومنکرۃ لا یعرج علیہا اھ۔ ترجمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے نعل مبارک سے عرش کو پامال کرنا صحیح نہیں اور نہ ثابت ہے بلکہ آپ کا عرش کے اوپر پہنچنا کسی حدیث صحیح یا حسن یا ثابت سے پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا۔ ہاں احادیث میں آپ کا فقط سدرۃ المنتہٰی تک پہنچنا ثابت ہے۔ اور اس سے اوپر تشریف

(۵) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سیدنا شیخ احمد سرہندی
رحمۃ اللہ تعالےٰ عنہ اپنے مکتوبات شریف (دفتر سوم۔ مکتوب صدم)
میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر
افراد انسانی نیست۔ بلکہ بخلق ہیچ فردے از افراد عالم مناسبت
ندارد کہ او صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با وجود نشأ عنصری از نور
حق جل و علا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ
والسلام خلقت من نور اللہ۔ و دیگراں را ایں دولت میسر نہ
شدہ است۔ بیان ایں دقیقہ آنست کہ در ما سبق گزشتہ است
کہ صفات ثمانیہ حقیقیہ حضرت واجب الوجود جل سلطانہ ہر چند
داخل دائرہ وجوب است اما بواسطہ اعتبا جیکہ اینہارا بحضرت
ذات است تعالےٰ رائحہ امکان در اینہا کائن است و چوں در
صفات حقیقیہ قدیمہ رائحہ امکان را گنجائش گشت در صفات
اضافیہ حضرت واجب الوجود تعالےٰ ثبوت امکان بطریق اولےٰ باشد
و عدم قدم شاں نیز ادل دلیل باشد بر امکان شاں۔ و بکشف
صریح معلوم گشتہ است کہ خلقت آنسرور علیہ و علےٰ آلہ الصلوات
والتسلیمات ناشی ازیں امکان است کہ بصفات اضافیہ تعلق دارد
نہ امکانیکہ در سائر ممکنات عالم کائن است۔ و ہر چند بدقت نظر
دیدہ شد ممکنات عالم را مطالعہ نمودہ آید وجود آنسرور آنجا مشہود
نمے گردد بلکہ منشأ خلقت و امکان آنسرور علیہ و علےٰ آلہ الصلوٰۃ
والسلام وجود صفات اضافیہ و امکان شاں محسوس میگردد۔
و چوں وجود آنسرور علیہ و علےٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام در عالم

ممکنات نباشد بلکہ فوق ایں عالم باشد ناچار اورا سایہ نبود۔ ونیز
در عالم شہادت سایہ شخص از شخص لطیف تر است وچوں لطیف
ترے از وے در عالم نباشد اورا سایہ چہ صورت دارد علیہ وعلیٰ
آلہ الصلوات والتسلیمات انتہیٰ۔

ایک اور مسئلہ جو ضمن بحث میں آگیا ہے یہ ہے کہ آیا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم شب معراج میں عرش پر تشریف لے گئے
ہیں یا نہیں۔ اس مسئلے میں مولوی محمد کرم الدین صاحب اثبات کی
طرف اور مولوی محمد فاضل صاحب نفی کی جانب ہیں۔ تمام مسلمہ
کرام کا اجماع ہے کہ حضور عرش پر نعلین سمیت تشریف لے گئے
ہیں۔ ہاں بعض محدثین نے اس بات سے انکار کیا ہے۔ چنانچہ امام رضی
الدین قزوینی سے جب یہ مسئلہ دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے یہ جواب
دیا۔ اما حدیث وطء النبي صلے اللہ علیہ وسلم العرش
بنعلہ فلیس بصحیح ولا ثابت بل وصولہ الی ذروة العرش
لم یثبت فی خبر صحیح ولا حسن ولا ثابت اصلا وانما
صح فی الاخبار انتھاؤہ الی سدرة المنتھی فحسب واما
الی ما وراءھا فانما ورد ذٰلک فی اخبار ضعیفة ومنکرة
لا یعرج علیھا اھ۔ ترجمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اپنے نعل
مبارک سے عرش کو پامال کرنا صحیح نہیں اور نہ ثابت ہے بلکہ
آپ کا عرش کے اوپر پہنچنا کسی حدیث صحیح یا حسن یا ثابت
سے پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا۔ ہاں احادیث میں آپ کا فقط
سدرة المنتہیٰ تک پہنچنا ثابت ہے۔ اور اس سے اوپر تشریف

لے جانا صرف احادیث ضعیفہ و منکرہ میں وارد ہے کہ جن پر اعتماد نہیں ہو سکتا۔ انتہی۔ ایک اور محدث نے امام قزوینی کی تائید کرتے ہوئے یوں لکھا ہے۔ ولم یرد فی حدیث صحیح ولا حسن ولا ضعیف انہ جاوز سدرۃ المنتھی بل ذکر فیھا انہ انتھی الی مستوی سمع فیہ صریف الاقلام فقط ومن ذکر انہ جاوز ذلک فعلیہ البیان وانی لہ بہ ولم یرد فی خبر ثابت ولا ضعیف انہ رقی العرش وافتراء بعضھم لا یلتفت الیہ ولا اعلم خبرا ورد فیہ انہ رأی العرش الا ما رواہ ابن ابی الدنیا عن ابی المخارق انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مررت لیلۃ اسری بی برجل مغیب فی نور العرش فقلت من ھذا ملک قیل لا قلت نبی قیل لا قلت من ھو قیل ھذا رجل کان فی الدنیا لسانہ رطب من ذکر اللہ ولم یستسب لوالدیہ قط وھو خبر مرسل لا تقوم بہ الحجۃ فی ھذا الباب (شرح زرقانی علی المواھب جزء سادس۔ ص۱۰۶)۔ ترجمہ اور کسی حدیث صحیح یا حسن یا ضعیف میں وارد نہیں ہوا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ سے آگے تشریف لے گئے۔ بلکہ حدیثوں میں ہے کہ آپ صرف ایسے مقام پر پہنچے کہ جہاں آپ نے فرشتوں کے قلموں کی آواز سنی۔ جو شخص کہتا ہے کہ آپ اس سے آگے تشریف لے گئے۔ اس کا ثبوت اس کے ذمہ ہے۔ اور ایسا ثبوت اس کے پاس کہاں ہے کسی حدیث ثابت یا ضعیف میں یہ نہیں

آیا کہ حضور عرش کے اوپر تشریف لے گئے۔ اور کسی کے افتراکی طرف التفات نہیں ہو سکتی۔ مجھے کوئی حدیث معلوم نہیں۔ جس میں یہہ آیا ہو کہ حضور نے عرش کو دیکھا بجز اس روایت کے جس کو ابن ابی الدنیا (متوفی ۲۸۱ھ) نے ابو المخارق سے نقل کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں میرا گذر ایک شخص پر ہوا جو عرش کے نور میں ڈوبا ہوا تھا۔ میں نے کہا۔ یہہ کون ہے۔ کیا فرشتہ ہے۔ جواب ملا۔ نہیں۔ میں نے کہا۔ کیا پیغمبر ہے۔ جواب ملا۔ نہیں۔ میں نے کہا۔ پھر کون ہے۔ جواب ملا کہ یہہ وہ شخص ہے کہ جس کی زبان دنیا میں ذکر الٰہی سے تازہ رہتی تھی۔ اور اس نے کبھی اپنے ماں باپ کو گالی نہیں دی مگر یہہ حدیث مرسل ہے جو اس بارے میں بطور حجت پیش نہیں ہو سکتی انتہیٰ۔ محدث مذکور کا یہہ کہنا کہ سدرۃ المنتہیٰ سے آگے تشریف لے جانے کے بارے میں کوئی حدیث ضعیف بھی وارد نہیں ہوئی درست نہیں کیونکہ امام قزوینی جن کی یہہ تائید کر رہا ہے وہ بھی قائل ہیں کہ سدرہ سے آگے تشریف لے جانے کے بارے میں احادیث ضعیفہ و منکرہ آئی ہیں۔ اور اس کا حدیث مرسل کی حجیت سے انکار کرنا بھی محل نظر ہے کیونکہ امام شافعی کے سوا تمام اس کے حجت ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ علامہ شیخ علی الاجہوری المالکی (متوفی ۱۰۶۶ھ) اس کے جواب میں لکھتے ہیں۔ قلت قول القزوینی ومن ارتضی کلامہ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یتجاوز سدرۃ المنتہی ممنوع ویؤید المنع ما

تقدم من اتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد انتہائہ الی سدرۃ المنتہی غشیتہ سحابۃ وارتفعت بہ ودعوی ان الحدیث المرسل لا تقوم بہ الحجۃ فی ھذا الباب فیہ نظر فان اطلاق الاصولیین علی احتجاج الامۃ ما عدا الشافعی بالحدیث المرسل یشمل ھذا وغیرہ (جواھر البحار للنبہانی صفحہ ۱۲۱۳) ترجمہ - میں کہتا ہوں کہ امام قزوینی اور اس کے مؤید کا یہ قول کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سدرۃ المنتہے سے آگے تشریف نہیں لے گئے ممنوع ہے - اور منع کی تائید کرتی ہے وہ روایت جو پہلے آچکی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سدرۃ المنتہی پہنچنے کے بعد ایک بادل نے ڈھانپ لیا اور آپ کو اوپر اٹھا لیا - اور اس دعوے میں بھی نظر ہے کہ حدیث مرسل کے ساتھ اس باب میں حجت قائم نہیں ہوتی - کیونکہ اصولیوں کا یہ اطلاق کہ امام شافعی نے سوا سب امت حدیث مرسل کے ساتھ حجت پکڑتی ہے - اس مرسل اور دوسری مرسل حدیثوں کو شامل ہے انتہے - علامہ اجہوری نے منع کی تائید میں جس حدیث کی طرف اشارہ فرمایا ہے وہ ابن ابی حاتم نے بروایت انس نقل کی ہے اور اس میں یہ الفاظ ہیں - حتی انتہی الی الشجرۃ فغشیتنی سحابۃ فیہا من کل لون فرفضنی جبرئیل (خصائص کبری للسیوطی - جزء اول صفحہ ۱۵۵)

ترجمہ - حضرت جبرئیل ع سدرۃ المنتہے تک پہنچے - پس مجھ کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا - جس میں ہر طرح کے رنگ تھے -

پس حضرت جبرئیل نے میرا ساتھ چھوڑ دیا انتہی۔
اسی طرح ابن جریر و بیہقی و ابن منذر و ابن ابی حاتم نے بطریق ابو ہارون العبدی جو حضرت ابو سعید خدری سے روایت کی ہے۔ اس میں ہے۔ ثم انی رفعن الی سدرۃ المنتھی فتغشانی فکان بینی و بینہ قاب قوسین او ادنی۔ (خصائص۔ اول۔ ص ۱۶۹)۔ ترجمہ۔ پھر میں سدرۃ المنتہے تک اٹھایا گیا۔ پس مجھ کو ڈھانپ لیا۔ پس میرے اور اللہ کے درمیان ایک کمان کی مقدار یا اس سے بھی کم کا فاصلہ رہ گیا انتہی۔

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کی طرف یوں اشارہ فرمایا ہے ؎

چناں گرم در تیہ قربت براند
کہ در سدرہ جبریل زو باز ماند

شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی (اشعۃ اللمعات جلد چہارم۔ صفحہ ۵۲) سدرۃ المنتہے کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ و منتہے علوم خلق و عروج ملائکہ آنست و لہذا سدرۃ المنتہے نام کردہ اند۔ و جز حضرت پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالاتر از آں ہیچکس نرفتہ۔ و آنحضرت بجائے رفت کہ آنجا جا نیست۔ ؎

بر داشت از طبیعتِ امکاں قدم کہ آں
اسرے بعبت است من المسجد الحرام
تا عرصۂ وجوب کہ اقصائے عالم است
کانجا نہ جاست نے جہتے نے نشاں زمام
سرّے است بس شگرف درانیجا مپیچ ہاں
از آشنائے عالم جاں پرس ازیں مقام

غرض احادیث سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہے سے آگے عرش پر تشریف لے گئے (نسیم الریاض جزو ثانی۔ صفحہ ۲۹۱)

تفصیل کے لیئے کتاب الشفاء وغیرہ مطولات کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔ والحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلے آلہ واصحابہ واتباعہم اجمعین

کتبہ العبد العاصی النوری التوکلی ناظم التعلیم لدار العلوم النعمانیہ

الجواب صحیح حکیم مفتی سلیم اللہ خاں صدر انجمن

اب بھی اگر شکوک باقی رہیں تو افسوس۔ ہدایت اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ فقیر تاج الدین احمد عفی عنہ دبیر انجمن

# دار الافتا

## سوال نمبر ۵۰

چہ مے فرمائند عالمان شرع مبین و حامیان دین متین دریں
واقعہ کہ شخصے دختر کسے را براے پسر زادۂ خود بعد ایجاب
دادن والد دختر قبول کرد چنانچہ رسم دیار ما ست کہ چوں
براے خطبہ یعنے کُڑمائی میروند آں پسر را کہ ارادۂ نکاح او
کردہ باشند ہمراہ نبرند بلکہ پدر یا جد آں پسر یا دیگر رشتہ دار
پسر یا سرپرست بالضرور اورا ہمراہ بردہ بوقت ایجاب قبول
بسوئے وے اشارہ کنند اکنوں جد بالتماس والیان دختر
مے خواہد کہ نکاحش فسخ نمودہ دختر را بجاے دیگر نکاح کنند
آیا جد را ولایت فسخ حاصل است یا نہ

## جواب نمبر ۵۰

در صورت مسئول جد عاقد را از ہیچ وجہ ولایت فسخ عقد حاصل نیست
تاکہ فسخش معتبر و نکاح ثانی صحیح گردد زیراکہ اگر نبیرہ مسطور
نابالغ بود و پدر صحیح الولایت موجود نبود و ولایت نکاح آں
طفل موجد مذکور را حاصل است پس نکاحش نافذ حتے کہ طفل را بعد
از بلوغ ہم اختیار فسخ نمے باشد فان زوجہما الاب او الجد
فلا خیار لہما بعد بلوغہما وان زوجہما غیر الاب والجد

فالکل واحد منهما الخیار اذا بلغ الخ عالمگیر جلد ۲ صـ۱۲
واگر پسر بالغ یا پدر صحیح الولایت حاضر باشد وجد عاقد بلا توکیل
او فضان مرتکب العقد شده پس دریں صورت عاقد فضولی و
عقد نکاح موقوف بر اجازت بالغ یا پدر اوست دریں وقت
اگرچہ ہر واحد از پسر بالغ و پدرش را ولایت رد عقد مذکور
حاصل است لیکن جد عاقد کہ فضولی است اختیار فسخ نمیدارد
وان زوج الصغیر او الصغیرۃ ابعد الاولیاء فان کان
الاقرب حاضرا وھو من اھل الولایۃ توقف نکاح
الابعد علی اجازتہ - عالمگیر جلد ۲ صـ۱۲ رجل زوج ابنہ
البالغ امراۃ بغیر اذنہ فجن الابن قبل الاجازۃ قالوا
ینبغی للاب ان یقول اجزت النکاح علی ابنہ کذا فی
فتاوی قاضیخان عالمگیر جلد ۲ صـ۲۳ العاقدون فی الفسخ
اربعۃ الاول عاقد ...... لا یملک الفسخ لا بالقول ولا
بالفعل وھو الفضولی فاذا زوج رجلا امراۃ بغیر اذنہ
ثم قال فسخت العقد لا ینفسخ وکذا لو زوجہ اخت تلک
المرأۃ یتوقف النکاح الثانی ولا یکون فسخا للاولی عالمگیر
جلد ۲ صـ۲۲ واگر جد مذکور بطریق وکالت از ال نبیرہ بالغ
یا پدرش عاقد گشتہ تاہم دریں صورت اختیار فسخ نمیدارد زیرا کہ
از جانب آں زن نافذ است موقوف نیست وخیار تکمیل موقوف
بر موقوف فیہ نکاح است مطلق نیست فالفضولی فی باب النکاح
لا یملک الرجوع قبل الاجازۃ والوکیل فی باب النکاح والموقوف

يملك الرجوع قولا وفعلا كذا في الظهيرية عالمگیریہ جلد ۲ صفحہ ۲۲
هذا ما عندي في الباب والله اعلم بالصواب ؛

## سوال نمبر ۵۹

امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی درست ہے یا نہیں۔ خواہ امام جہر قرأت پڑھتا ہو یا خفیہ یعنی امام کی قراءت سنائی نہ دیتی ہو۔ جو شخص امام کے پیچھے دونوں حالتوں میں فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز پوری ہو جاتی ہے یا نہیں۔ اور جو شخص دونوں حالتوں میں امام کے پیچھے الحمد پڑھ لیوے اس کی نماز بھی ہو جاتی ہے یا نہیں۔ آمین بالجہر کرنی سنت ہے یا نہیں جو شخص جہری نمازوں میں آمین امام کے پیچھے پکار کر پڑھے اس کی نماز ہو جاتی ہے یا نہیں اسکے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے یا نہیں اور جو آمین بالجہر کرنے والے کو برا ملنے اس کا کیا حال ہے۔ رفع یدین کرنا وقت تکبیر اولے اور وقت رکوع جانے اور وقت رکوع سے سر اُٹھانے اور وقت اُٹھنے کے درمیانی قعدہ سے سنت ہے یا نہیں اور کرنے والے کو کیا سمجھنا چاہیئے۔ اور جب کوئی مسئلہ کسی فقہ کی کتاب سے مخالف حدیث صحیح نبویہ کے معلوم ہو اسپر عمل کرنا چاہیئے یا نہ اور جو ضداً اسپر عمل کرے اس کا کیا حال ہے

## جواب نمبر ۵۹

نماز سری وجہری میں فاتحہ خلف الامام نہ پڑھی جائے ......

کما جاء فی القرآن والحدیث اما القران کما قال اللہ تعالیٰ
واذا قرء القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون
قال البغوی فی آثار السنن صہ آیۃ القران نص فی الاستماع
والانصات عند الجھر بالقرآن یعنے کہا بغوی نے کہ آیت نص ہے
استماع و سکوت میں وقت جہر قرآن کے۔ اما الحدیث فی الجھریۃ
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا
رواہ الخمسۃ اعنی البخاری والمسلم وابوداؤد وابن ماجہ
والنسائی وھذا حدیث صحیح واما الحدیث فی السریۃ
عن عمران بن حصین ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلے الظھر فجعل رجل یقرأ خلفہ بسبح اسم ربک الاعلی
فلما انصرف قال ایکم قرأ قال رجل انا فقال قد ظننت
ان بعضکم [illegible] رواہ مسلم واخرجہ النسائی فی باب ترک
القراءۃ خلف الامام واما حدیث ترک القراءۃ فیھما عن
جابر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من کان لہ امام فقراءۃ
الامام لہ قراءۃ رواہ محمد بن الحسن فی الموطا والطحاوی و
والدارقطنی واسنادہ صحیح حدث عن عطاء ابن یسار رضؓ
انہ سال زید بن ثابت عن القراءۃ مع الامام فقال لا قراءۃ
مع الامام فی شئی رواہ مسلم فی باب سجود التلاوۃ ان احادیث
و آیات قرآنی سے ثابت ہوا کہ فاتحہ خلف الامام خواہ نماز سری
یا جہری ہو منع ہے یعنے ممانعت پڑھنے فاتحہ کی خلف امام کے ثابت

[illegible] اور [illegible] صراحت کہ لا صلوٰۃ لمن لم
یقرأ [illegible] الکتاب [illegible] مخدوش و معلول ہے [illegible]
[illegible] جزء اول۔
[illegible] چاہیئے کیونکہ آمین دُعا ہے اصل دُعا
[illegible] الاصل فی الدعاء الاخفاء
[illegible] سرًا و خفیہ حدیث عن
[illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
قرأ [illegible] الضالین قال آمین واخفی بہا
[illegible] وابو داؤد والطیالسی
[illegible] اسنادہ صحیح آثار السنن
[illegible] یخفی الامام سبحانک اللّٰھم
وبحمدک والتعوذ وبسم اللہ الرحمٰن الرحیم وآمین واللّٰھم
[illegible] فی مصنفہ واسنادہ صحیح
آثار [illegible] فی [illegible] صفحہ ۹۴ ولم
[illegible] النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا عن الخلفا
[illegible] لا یخلو من شیٔ۔ ان احادیث
[illegible] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور
[illegible] علیہم اجمعین سے پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچا۔
اور [illegible] عیب سے خالی نہیں چنانچہ ابو
[illegible] حدیث کہ نیر تجہا المسجد ضعیف ہے کما
قال [illegible] اسنادہ ضعیف آثار السنن صفحہ ۹۴ ۔

اور تقریب التہذیب میں ہے کہ حدیث ابوہریرہ رض میں سوا ابن رافع ضعیف الحدیث ہے کذا فی الباقی پس بنابریں ترک آمین بالجہر کرنا اصوب ہے اور نماز پڑھنا اس کے پیچھے جو آمین بالجہر کرتا ہو جائز ہے بشرطیکہ ناقض وضو عند الاحناف کو ناقض جانے اور پاکی پلیدی پانی کی جس طرح عند الاحناف ثابت جائز ہے اسپر عامل بھی ہو۔

جواب ۲ ترک کرنا رفع الیدین عند الرکوع وعند رفع الراس من الرکوع اولے واحسن ہے۔ کما جاء فی الاحادیث عن علقمۃ قال قال عبد اللہ بن مسعودٍ الا اصلی بکم صلوۃ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فصلے فلم یرفع یدیہ الا فی اوّل مرۃ رواہ الثلاثۃ اعنی الترمذی وابو داؤد والنسائی وھو حدیث صحیح وقال الترمذی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبہ یقول غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی صلے اللہ علیہ وسلم والتابعین انتہی آثار السنن عن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب یرفع یدیہ فی اوّل تکبیرۃ ثم لا یعود رواہ الطحاوی وابوبکر بن ابی شیبہ وھو اثر صحیح وقال الطحاوی ھو حدیث صحیح آثار السنن صـ۱۰۶ ۔ عن عاصم بن کلیب عن ابیہ ان علیا کان یرفع یدیہ فی اوّل تکبیرۃ فی الصلوٰۃ لا یرفع بعد رواہ الطحاوی وابوبکر بن ابی شیبہ والبیھقی واسنادہ صحیح آثار السنن صـ۱۰۷ قال البغوی

الصحابۃ رضہ ومن بعدھم مختلفون فی ھذا الباب واما الخلفاء الاربعۃ فلم یثبت عنہم رفع الایدی فی غیر تکبیرۃ الاحرام واللہ اعلم بالصواب آثار السنن ص۱۰۹ قال البغوی وما جاء من الاخبار فی الباب فلا یخلو عن علۃ رفع الیدین عند الرکوع وعند رفع الراس من الرکوع میں جو اخبار میں وارد ہیں علت سے خالی نہیں دیکھو آثار السنن صفحہ ۱۰۹ سے ۱۱۱ تک بلکہ باب ترک رفع الیدین فی غیر الافتتاح کو آثار السنن میں وصفحہ ۱۱۰ سے ۱۱۱ تک دیکھو اور حدیث آتی منسوخ ہونے پر رفع یدین عند الرکوع وغیرہ بجز افتتاح کے دلالت کرتی ہے عن مجاھد رح قال صلیت خلف ابن عمر فلم یکن یرفع یدیہ الا فی التکبیرۃ الاولی من الصلوۃ رواہ الطحاوی والبیہقی وسندہ صحیح آثار السنن ص۱۱۰ اور طحاوی نے لکھا ہے وما ترک ما رأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا وقد ثبت عندہ نسخہ یعنے ابن عمر جو فعل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دیکھتے تھے عمل کرتے تھے اور نہیں چھوڑتے تھے لیکن جبکہ ثابت ہو جاتا تھا اُن کے نزدیک نسخ اُس کا یعنے جب معلوم کرتے کہ یہ منسوخ ہے تب چھوڑ دیتے تھے پس ترک کرنا رفع الیدین کا بجز تکبیر اولے ابن عمر رضی اللہ عنہ کا اس پر دال ہے کہ ان کے نزدیک نسخ رفع الیدین عند الرکوع وعند رفع الراس من الرکوع ثابت ہو چکا ہے والا جس طرح روایت کی ہے کہ مقام معہودہ پر رفع الیدین کرنا چاہیئے ہرگز ہرگز ترک نہ کرتے پہلے دونوں سے

روایت کی جبکہ انکے نزدیک منسوخیت ثابت ہوگئی رفع الیدین کرنا بجز افتتاح کے سب ترک کردیا اب ان احادیث سے ثابت ہوا کہ رفع الیدین بجز تکبیر تحریمہ کے اور جگہ نماز کے اندر منع ہے اور کرنے والا رفع الیدین بجز تحریمہ کے ان احادیث کا آبی متصور ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والمآب ۔

جواب ۵ ایسا شخص فی زماننا کوئی نہیں پایا جاتا کہ جب کوئی مسئلہ فقہی حدیث کے برخلاف آوے اور وہ اس حدیث کو تمیز کر سکے کہ یہ حدیث صحیح یا حسن یا ضعیف یا منکر یا معضل یا ناسخ یا منسوخ ہے جس طرح کہ مولانا و اولانا محمد عبدالحی لکھنوی مجموعہ فتاوے جلد اول صـ۲۱ پر لکھتے ہیں۔ دانا دعوے اتباع کتب حدیث پس اگر مدعی امتیاز صحیح از حسن و حسن از صحیح و ناسخ از منسوخ میسازد و برطبق محدثین سابقین بر شرح معانی آثار و احادیث و آیات قدرت دارد و سوائے آں بر جملہ فنون ضروریہ متعلقہ کتب حدیث وغیرہ مہارتے دارد آں کس قابل مدح است و ظاہر است کہ وجود اینچنیں کس فی زماننا ہذا مشکل بلکہ معدوم است الیتہ در ایام تامنہ بسیار کسان موصوف بصفات مذکورہ یافتہ شدند و بعد آں در مایۃ تاسعہ علامہ جلال الدین سیوطی خاتمۃ الحفاظ شدند و بعد ازاں در مایۃ عاشرہ ہم بعضے علماء مثل ملا علی قاری و شیخ عبدالحق محدث دہلوی وغیرہ قدم بقدم محدثین شدند مگر بمرتبۂ و شان نرسیدند و بعد ازاں تا الے الآن ملکیسے یافتہ نشد کہ تمیز حدیث صحیح از ضعیف کما حقہ نماید ( باقی آئندہ )

ہیں ایک دن یا زیادہ نماز پڑھی ہو۔ تو ان نمازوں کا اعادہ واجب
ہے جو اس میں پڑھی ہوں۔ اور یہ امام صاحب کا قول ہے۔ اور
امام یعقوب و محمد رحمہما اللہ نے فرمایا کہ اُسے وہی وضو اور نماز
کافی ہے۔ اور اُس آٹے کے کھا لینے میں کچھ مضائقہ نہیں اور وہ اپنا
کپڑا نہ دھوئے یہانتک کہ معلوم ہو جائے کہ وہ (کپڑے کا بھیگنا
اور وضو وغیرہ) چوہے کے کنوئیں میں مرنے کے بعد ہوا ہے۔ اور
اگر پانی جو اس کے کپڑے کو لگا ہے قدر درہم سے کم ہو اور اس نے
اس کپڑے میں نماز پڑھی ہو۔ تو نماز کا اعادہ نہ کرے۔ ماکول اللحم کی
لید کا بھی یہی حکم ہے۔ اور امام صاحب نے فرمایا کہ لید سب برابر ہے[1]
گدھے اور گھوڑے کی لید اگر کپڑے یا جوتے کو قدر درہم سے زیادہ
لگ جائے۔ تو اُس میں نماز جائز نہیں۔ اور امام یعقوب اور محمدؒ نے
فرمایا کہ اس میں نماز کافی ہے۔ مگر جب کثیر فاحش[2] ہو تو کافی نہ ہوگی۔
اور امام صاحب نے فرمایا کہ گدھے کا پیشاب اگر قدر درہم سے زیادہ
ہو۔ تو ناپاک کر دیتا ہے۔ اور گھوڑے کا پیشاب ناپاک نہیں کرتا مگر
جب کثیر فاحش ہو تو ناپاک کر دیتا ہے اور یہی قول ہے امام یعقوب
کا۔ اور امام محمدؒ نے فرمایا کہ گدھے کا پیشاب کپڑے کو ناپاک کر دیتا ہے
جیسا کہ شیعہ کا قول ہے۔ مگر گھوڑے[3] کا پیشاب کپڑے کو ناپاک نہیں

---

[1] یعنی امام صاحب کے نزدیک ماکول اللحم اور غیر ماکول اللحم ہر دو کی لید کا
ایک ہی حکم ہے۔ یعنی نجاست غلیظہ ہے ۱۲ +

[2] کثیر فاحش وہ ہے جس کو طبیعت برا سمجھے۔ کثیر فاحش کی مقدار عنقریب بیان ہوگی۔

[3] گھوڑے کا پیشاب شیخین کے نزدیک نجس نجاست خفیفہ ہے۔ مگر امام محمد رحمہ اللہ
کے نزدیک طاہر ہے۔ کذا فی البحر ۱۲ +

وان كثر وفحش وقال الامام فى اخثاء البقر وخرء الدجاج
مثل السرقين يفسد منه اكثر من قدر الدرهم وقال يعقوب ومحمد
كذالك فى خرء الدجاج خاصة وقال محمد الكثير الفاحش الربع
نصا وعنه وقال يعقوب فى الاملاء الكثير الفاحش شبر فى شبر ولا
باس بلعاب ما يوكل لحمه وان كثر وفحش وكذا بوله اذا اصاب
الثوب ما لم يكن كثيرا فاحشا عند الشيخين وقال
محمد لا يفسد بول ما يؤكل لحمه
يصيب الثوب وان فحش

کرتا خواہ کثیر فاحش ہو - اور امام صاحب نے گائے بیل کے گوبر
اور مرغی کی بیٹ کے لئے لید کا حکم دیا ہے - اگر گوبر یا مرغی
کی بیٹ قدر درہم سے زائد ہو تو اس سے کپڑا ناپاک ہو جائیگا
اور امام یعقوبؒ و محمدؒ نے فقط مرغی [مط1] کی بیٹ کے لیئے یہہ
حکم دیا ہے - اور امام محمدؒ نے فرمایا کہ کثیر فاحش چوتھائی اور
چوتھائی سے زیادہ ہے - اور امام یعقوبؒ نے املا [مط2] میں
کہا کہ کثیر فاحش بالشت لمبا اور بالشت چوڑا ہے - اور ماکول
اللحم کے لعاب کا کچھ ڈر نہیں اگرچہ کثیر فاحش ہو - اسی طرح شیخین
کے نزدیک ماکول اللحم کے پیشاب کا کچھ ڈر نہیں جب تک کہ
کثیر فاحش نہ ہو اور امام محمدؒ نے فرمایا کہ ماکول اللحم کے پیشاب سے
خواہ وہ کثیر فاحش ہو کپڑا ناپاک نہیں ہوتا -

---

مط1 اس کی وجہ یہہ ہے کہ مرغی کی بیٹ کی نجاست بالاتفاق مغلظہ ہے
مگر لید اور گوبر کی نجاست میں اختلاف ہے - امام صاحب کے نزدیک غلیظہ
اور صاحبین کے نزدیک خفیفہ ہے ۱۲

مط2 سلف فقہا و محدثین میں ایک طریق تعلیم یہہ تھا کہ عالم اپنی
جگہ پر بیٹھ جاتا اور اس کے شاگرد قلم دوات اور کاغذ لے کر اس کے
گرد بیٹھ جاتے - عالم جو تقریر کرتا شاگرد اسے لکھ لیا کرتے - اس طرح
ایک کتاب تیار ہو جاتی جسے املا کہا کرتے تھے - املا کی جمع امالی
آتی ہے - فقہ میں امام ابو یوسف کی امالی تین سو مجلد میں بیان
کی جاتی ہیں - کذا فی کشف الظنون ۱۲

وادنى مايكون بين بئر الماء والبالوعة التى يصب فيها
البول الوضوء والبول خمسة اذرع فان كان بينهما اقل ولا يوجد
فى الماء طعم نتن ولا شيئ ولا ريحه فلا باس بالوضوء
منه وان كان بينهما سبعة اذرع او اكثر
وقد يوجد طعم البول منها وريحه فلا خير
فى الوضوء منها فلو توضى منها انسان وصلى فعليه
ان يعيد الوضوء والصلوة ولا باس ان يغتسل الرجل
والمرأة للجنابة من اناء واحد ولو اغتسلت من الحيض و

پانی کے کنوئیں اور اس نجاست کے گڑھے کے درمیان جس میں وضو کا مستعمل پانی اور پیشاب گرتا ہے کم سے کم پانچ ہاتھ[1] کا فاصلہ ہونا چاہیئے۔ پس اگر دونوں کے درمیان پانچ ہاتھ سے کم فاصلہ ہو اور پانی کا مزہ۔ رنگ اور بو نہ بدلے تو اس سے وضو کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر دونوں کے درمیان سات ہاتھ یا زیادہ کا فاصلہ ہو اور پانی میں پیشاب کا مزہ اور بو پائی جائے۔ تو اس سے وضو کرنے میں کچھ شک نہیں۔ اگر کوئی انسان اس سے وضو کرکے نماز پڑھ لے۔ تو اس پر وضو اور نماز کا اعادہ واجب ہے۔ اگر مرد اور عورت ایک ہی برتن سے غسل جنابت کریں تو مضائقہ[2] نہیں۔ عورت اگر حیض سے پاک ہونے کے لئے غسل کرے اور

---

[1] ابوسلیمان جوزجانی کی روایت میں پانچ ہاتھ اور ابوحفص کی روایت میں سات ہاتھ ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ کوئی خاص اندازہ معین نہیں بلکہ معتبر تو یہ ہے کہ ہر دو میں فاصلہ اس قدر ہونا چاہیئے۔ کہ نجاست کنوئیں تک نہ پہنچے۔ یہ فاصلہ زمین کی سختی اور نرمی کے مطابق مختلف ہوگا۔ دیکھو مبسوط سرخسی اور فتاوے قاضیخاں۔ ۱۲ +

[2] کتاب الآثار میں ہے محمد قال اخبرنا ابوحنیفہؒ عن حماد عن ابراھیم عن عائشۃؓ ام المومنین ان رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کان یغتسل ھو وبعض ازواجہ من اناءٍ واحدٍ یتنازعان الغسل جمیعا قال محمدؒ بہ ناخذ لانریٰ باسًا بغسل المرأۃ مع الرجل بدأت قبلہ او بدأ قبلھا وھو قول ابی حنیفہؒ ترجمہ۔ (بحذف اسناد) رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

بقى اقل من موضع الدرهم غسلته فان صلت
قبل ان يغسله اعادت الصلوة وكذا الجنب ولو
نسى الجنب المضمضة والاستنشاق حتى صلى
فعليه ان يتمضمض ويستنشق ويعيد الصلوة
ولا يعيد الوضوء لانه كان فى صلوة لو تم
عليها لم تجزيه وكذا لو بقى من جسده قدر الدرهم
يصبه الماء ولو نسى المتوضى مسح رأسه فعليه ان يمسح به فيعيد الصلوة
دون الوضوء ولو نسى المضمضة والاستنشاق فى الوضوء
حتى صلى فلا يعيد الصلوة

درہم کے موضع سے کم باقی رہ جائے تو باقی کو دھوئے۔ لہذا اگر باقی کے دھونے سے پہلے نماز پڑھے تو نماز کا اعادہ کرے۔ جنبی کے لئے بھی یہی حکم ہے۔ اگر جنبی کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے اور نماز پڑھے تو اس پر واجب ہے کہ کلی کرے اور ناک میں پانی ڈالے۔ اور نماز کا اعادہ کرے مگر وضو کا اعادہ نہ کرے کیونکہ وہ ایسی نماز میں تھا کہ اگر اسے تمام کر لیتا تو اس کے لئے کافی نہ تھی۔ اسی طرح اگر جنبی کے جسم سے بھول کر درہم بھر باقی رہ جائے جسے پانی نہ پہنچے۔ تو اسی باقی کو دھو کر فقط نماز کا اعادہ کرنا چاہیئے۔ اگر وضو کرنے والا سر کا مسح کرنا بھول جائے تو اس پر واجب ہے کہ مسح کرے اور نماز کا اعادہ کرے مگر وضو کا اعادہ نہ کرے۔ اور اگر وضو کرنے والا وضو میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا بھول جائے یہاں تک کہ نماز پڑھ لے تو نماز کا اعادہ نہ کرے۔

---

(صفحہ گذشتہ) اور آپ کی بعض ازواج ایک برتن سے غسل فرماتے تھے اس حال میں کہ دونوں غسل میں تنازع کرتے (یعنی باری سے پہلے بعد دیگرے پانی اٹھاتے) امام محمد رح نے کہا کہ اسی کو ہم لیتے ہیں اور مرد کے ساتھ عورت کے غسل کرنے میں کچھ ڈر نہیں دیکھتے۔ خواہ عورت مرد سے پہلے پانی اٹھائے یا مرد عورت سے پہلے پانی اٹھا لے۔ اور یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا۔

---

وهما فی القیاس سواء الا انا ندع القیاس للاثر عن

ابن عباس ولا یشبه ترک المضمضة فی الوضوء

ترک مسح الرأس لان مسحه فریضة فی کتاب الله تعالی

# فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح بمد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح بمد |
|---|---|---|---|
| بابو الٰہی بخش صاحب سگنلر گولڑا شریف ضلع راولپنڈی | یتامیٰ عہ | علی محمد صاحب از ہرد و ہنگہ کوئٹہ باول خان [illegible] | [illegible] صدر |
| قاضی فضل احمد صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس لدھیانہ | [illegible] | چودھری عبد الستار [illegible] صاحبان سوداگران چرم قلعہ گجر سنگھ | زکوٰۃ [illegible] |
| مستری الٰہی بخش صاحب از کوہ پور کوئٹہ | یتامیٰ [illegible] | از فروخت کھال مرسلہ خلیفہ علم الدین صاحب امام مسجد | [illegible] خیرات |
| منشی رکن الدین صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر چک نمبر ۲۹۶ ضلع لائل پور | [illegible] خیرات | بابو رب نواز صاحب اوورسیر کلاس انجنیرنگ کالج لکھنؤ | [illegible] یتامیٰ |
| مولوی غلام احمد صاحب قادری از چودھری والہ چک نمبر [illegible] ضلع لائل پور | تعزیر شرعی [illegible] | ینگ مین مسلم ایسوسی ایشن بھاٹی دروازہ | [illegible] امداد |
| ایچ اے محمد صدیق صاحب نمبر [illegible] قیصر اسٹریٹ کلکتہ | صدر | مولوی خدا بخش صاحب از کھوٹہ اخلاص پور ضلع گورداسپور | [illegible] |
| مولوی غلام محی الدین صاحب نمبردار چک نمبر ۲۹۶ لائل پور | یتامیٰ [illegible] | مولوی سندھے خاں صاحب مدرس نارمل سکول میانوالی | زکوٰۃ [illegible] |
| محمد مقیم صاحب ولد صدر الدین صاحب اسسٹنٹ کلرک ڈاکخانہ ملکہ گجرات | صدر | | |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|
| شیخ ضیاء الدین صاحب نائب تحصیلدار تلہ گنگ ضلع کامل پور | عہ ضیافت |
| جمعدار اکونٹنٹ محمد شریف صاحب ڈپو ۱۵۵ اورنگ آباد | عہ ضمیمہ و ذخیرہ |
| انسپکٹر مولوی حاجی سر رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسیڈنٹ کونسل اوف ایجنسی بہاولپور | عمہ زکوۃ |
| تفصیل مبلغ للعہ مرسلہ مولوی غلام محی الدین صاحب سکول ماسٹر میرٹھ رسالہ ۱۲ | |
| رسالدار عاشق علی خان صاحب میرٹھ رسالہ ۱۲ | عہ ضمیمہ |
| دفعدار رحیم بخش صاحب ۔ ۔ | عہ ۔ |
| پی دفعدار شاہ ولی خان صاحب | عہ ۔ |
| مولوی محمد نواز حسین صاحب امام مسجد ۔ ۔ | عہ ۔ |
| خلیفہ عبد الرحمن صاحب خیلدار ۔ ۔ | عمہ ۔ |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|
| میاں روز بیر صاحب لانگری میٹر رسالہ ۱۲ | عہ ضمیمہ |
| مولوی غلام محی الدین صاحب ۔ ۔ | |
| تفصیل مبلغ عہ مرسلہ حاکم علی صاحب سفید پوش چک ۲۵۵ لائلپور | |
| حاکم علی صاحب سفید پوش موصوف | عہ خیرات |
| حاجی صاحب جیون چک ۲۵۷ | عہ ۔ |
| نبی بخش صاحب ولد تھو صاحب | عہ ۔ |
| میاں فضل الدین صاحب ۱۸ | للعہ ۔ |
| میاں امام الدین صاحب ولد میاں شرفو صاحب چک ۲۵۸ ۔ ۔ | للعہ زکوۃ |
| ۔ ۔ ۔ | میزان |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| حاجی مشتاق احمد صاحب عرف محل خاں صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس شہاب پور | اضافہ عہ/ صدر چندہ | منشی تاج الدین صاحب پنشنر ٹھیکیدار رئیس لاہور | سے زکوۃ |
| | | حافظ شیخ عبد الغنی صاحب اوڈیٹر اوف اکونٹس بہاولپور | للعہ/ ہار نیاز |
| مسماۃ خانم بی بی صاحبہ زوجہ انسپکٹر پولیس معرفت مولوی نور محمد جمال محمد صاحبان از نادو ضلع دریا کانٹھہ | عہ/ یتامے | رسیدات فتوے ۵ و ۹ و ۱۰ و ۱۲ و ۲۲ و ۲۹ | اجرت افتوے |
| امام الدین صاحب مدرس مڈل سکول نانداپالوالہ ضلع لائل پور | بیت المال ۱۳/ | رسیدات معلوم الاسماء [illegible] ۱۳ و ۱۶ و ۲۵ و ۲۸ و ۴۷ و ۵۱ | سمار ۴/ |
| قاضی حاجی عبد القیوم صاحب سر رشتہ دار صاحب ڈپٹی کمشنر جہلم.. | سے نذر | میزان کل آمد بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ | [illegible] ۱۰/ |

دستخط۔ حکیم منشی محمد سلیم اللہ خانصاحب صدر انجمن نعمانیہ ہند لاہور

دستخط۔ حاجی نور بخش ایم۔ اے مشیر مال انجمن ″ ″

دستخط۔ خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل۔ دبیر انجمن ″ ″

# ۱۰ محرم الحرام سنہ ۱۳۳۹ھ میں اصحاب ذیل نے مدعو کیا

| نام مدعو کنندہ مع پتہ | تعداد اکس | نام شے | نام مدعو کنندہ مع پتہ | تعداد اکس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | ۱۲ کس | ضیافت | حاجی [illegible] الدین صاحب [illegible] دروازہ | ۱۵ کس | ضیافت |
| [illegible] چوک [illegible] | ۳۰ کس | // | حاجی اللہ دتا [illegible] صاحبان [illegible] گوجر سنگھ | [illegible] کس | // |
| [illegible] بازار [illegible] | [illegible] کس | // | نامعلوم الاسم صاحب بیرون موچی دروازہ | [illegible] کس | ایک دیگ پلاؤ |
| منشی عبدالعزیز صاحب [illegible] پشتہ قلعہ گوجر سنگھ | • | گوشت خام [illegible] | محمد الدین و محمد حسین صاحبان زرگران موچی دروازہ | ۱۴ کس | ضیافت |
| ماسٹر حفیظ الدین صاحب کوچہ [illegible] | ۱۲ کس | ضیافت | کریم بخش صاحب محلہ [illegible] کناری بازار | ۲۰ کس | // |
| اللہ دتا و حسین صاحبان کشمیری بازار | ۳۰ کس | // | نامعلوم الاسم صاحب گھٹی ملاحاں | ۱۰ کس | ضیافت و [illegible] |
| میاں بدرالدین صاحب زرگر موچی دروازہ | ۱۳ کس | // | شیخ محمد جھنڈا صاحب از [illegible] گلی | ۵۱ کس | ضیا[illegible] |

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| محمد عبد اللہ صاحب شیر فروش سرائے انار کلی .. | ۳۵ کس | ضیافت | میاں مولا بخش صاحب مستری کارخانہ ریلوے | ۱۰ کس | ضیافت |
| عمر دین صاحب دھوبی متصل ڈاک خانہ .. | ۱۰ کس | 〃 | میاں علم الدین صاحب سپاہی پاگل خانہ | ہمہ کس | مٹھائی انار |
| میاں فضل الٰہی صاحب بازار حکیماں | ۱۵ کس | ضیافت فی کس ۲/ | حافظ چراغ دین صاحب بازار سید مٹھا | ۴۵ کس | ضیافت |
| میاں ظہیر الدین صاحب [illegible] کھٹی ملاحاں | ۱۰ کس | ضیافت فی کس ۲/ | حاجی ظفر الدین صاحب عطار موچی دروازہ | ۲۰ کس | 〃 |
| میاں میران بخش صاحب [illegible] کھٹی ملاحاں | ۱۰ کس | ضیافت و فی کس ۲/ و ۴/ | منشی عمر الدین صاحب بازار حکیماں آستانہ شریف | ۱۸ کس | ضیافت فی کس ۲/ |
| [illegible] | ۳۵ کس | ضیافت | مائی بھاواں صاحبہ بازار شیخو پوریاں | ۳۰ کس | ضیافت |
| الٰہی بخش صاحب [illegible] | ۱۵ آر | فی کس ۲/ | معلوم الاسم صاحب کھٹی ملاحاں | ۱۶ کس | 〃 |

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | نام کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| محمد یوسف علی و محمد شفیع صاحبان از مزنگ | ۱۵ کس | ضیافت | مولوی خلیفہ علم الدین صاحب متولی مسجد بھاٹی دروازہ | ہمہ کس | یک شاخ بکرا |
| مولوی محمد اسرائیل صاحب موچی دروازہ | ۳۰ کس | " | میاں ظہور الدین صاحب متصل تالاب داتا دربار | ۲۵ کس | ضیافت فی کس ۲ر |
| میاں فضل الدین صاحب تھانیدار پنشنر بازار حکیماں | ۱۲ کس | " | حافظ عبد الغنی صاحب اڈیٹر اوف الکوشش بہاول پور | ہمہ کس | ضیافت |
| مرزا عبد الرحیم صاحب ڈپٹی نہر بازار حکیماں | ۲۵ کس | " | | | |
| شیخ مہتاب الدین صاحب موچی دروازہ | ۱۶ کس | " | منشی غلام نبی صاحب مرحوم بھاٹی دروازہ | ۴۱ کس | " |
| مولوی خلیفہ علم الدین صاحب متولی مسجد بھاٹی دروازہ | ہمہ کس | یک شاخ بکرا | .. | . | . |

دستخط

خلیفہ حاجی تاج الدین احمد سابق وکیل - دبیر انجمن نعمانیہ ہند

## گوشوارہ آمد و خرچ انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

### تفصیل آمد بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

| بقایا سال گذشتہ | زکوٰۃ | یتامیٰ | خیرات صدقہ | نیاز | نذور | امداد | فتاوے | جائداد غیر منقولہ | عطیات | تجارت | میزان آمد بابت ماہ محرم ۱۳۳۹ھ | میزان مع بقایا | خرچ ماہ محرم ۱۳۳۹ھ | بقایا محرم ۱۳۳۹ھ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱-۱۵-۳ | ۵۶-۰-۰ | ۴۶-۱-۰ | ۳۳-۹-۰ | ۱۰۳-۸-۰ | ۳-۰-۰ | ۲۱-۸-۰ | ۱۸-۰-۰ | ۵۰۵-۰-۰ | ۵-۸-۰ | ۳۹-۸-۰ | ۴۰۹-۱۰-۰ | ۹۲۰-۹-۳ | ۸۳۸-۵-۳ | ۸۳-۴-۰ |

### تفصیل خرچ بابت ماہ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ

| تفصیل خرچ دار العلوم، یتامیٰ، مساکین | | | | | | تفصیل خرچ مدات مختلفہ | | | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| خوراک | پوشاک | کتب | تنخواہ مدرسین دار العلوم | سامان رہائش | میزان خرچ | اشاعت | ملازمین دفتر | جائداد غیر منقولہ | تجارت | مبلغ اسلام | میزان خرچ مدات مختلفہ | میزان کل خرچ بابت ماہ محرم ۱۳۳۹ھ | بقایا محرم ۱۳۳۹ھ |
| ۳۳۳-۲-۳ | ۲-۱-۳ | ۵-۱۰-۹ | ۳۰-۸-۰ | ۱۸-۱-۰ | ۴۱۵-۳-۳ | ۲۲-۱-۹ | ۹۳-۰-۰ | ۵-۴-۰ | ۹۳-۱-۳ | ۵-۰-۰ | ۴۲۳-۲-۰ | ۸۳۸-۵-۳ | ۸۳-۴-۰ |

دستخط ۔ حکیم مفتی سلیم اللہ خاں قائمقام خزانچی صدر انجمن | دستخط مولوی حاجی نور بخش ایم اے اسسٹنٹ ۔ | دستخط خلیفہ حاجی تاج الدین احمد سابق وکیل ۔ دبیر انجمن نعمانیہ ہند

# فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|
| نور محمد صاحب نمبردار چک نمبر ۳۳ ڈاکخانہ فیروز وال لائل پور .. | صہ یتامےٰ |
| بابو الٰہی بخش صاحب سگنلر گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی | صہ ″ |
| منشی الٰہی بخش صاحب اوکولیور کوئٹہ .. | عا ر ″ |
| سید محمد صاحب ولد محمد عارف صاحب از طور و سنگوئی جہلم | لعہ ر ″ |
| لالہ نند لعل صاحب ٹھیکہ نکہ آبرسانی .. .. .. | امداد لعہ ۱۲/ |
| حافظ غلام سرور صاحب ایم اے مجسٹریٹ مبارک حال وارد لاہور | زکوٰۃ لعہ |
| شیخ غوث محمد صاحب پنشنر رئیس چک نمبر ۲۹۳ لائل پور | صہ ر ″ |
| محمد اکبر خاں صاحب ٹھیکیدار کوئٹہ علین الدین اسٹریٹ کوئٹہ | صہ ر چندہ |

تفصیل مبالغ بابت اکتوبر جمع کردہ مولوی حاجی نور بخش صاحب مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|
| میاں محمد الدین صاحب خیمہ ساز لوہاری منڈی | ۵ زکوٰۃ |
| میاں احمد دین صاحب بٹہ ساز لوہاری منڈی | عہ امداد |
| چودھری الٰہی دتا صاحب ہیڈ مالی موری دروازہ | ۱۰ زکوٰۃ |
| شیخ محمد الدین صاحب ٹھیکیدار | ۲ ″ |
| حکیم عبد اللطیف صاحب | ۸ ر امداد |
| میاں چراغ دین صاحب میوہ فروش | ۸ ر ″ |
| میاں محمد الدین صاحب شیر فروش .. .. | ۱ عہ ر ″ |
| مولوی حسام الدین صاحب مدرس اسلامیہ سکول .. | عہ ر ″ |

| نام معطی بقید پتہ | رقم مد تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم مد تشریح مد |
|---|---|---|---|
| میاں غلام محمد صاحب از نولکھا [illegible] | عہ امداد | میاں حسین بخش از مسجد پٹولیاں | عہ امداد |
| میاں محمد [illegible] صاحب جلد ساز | عہ " | میاں جلال الدین صاحب از مسجد پٹولیاں | عہ " |
| مولوی سید [illegible] شاہ صاحب مدرس [illegible] مڈل سکول | تما " | مولوی نور بخش صاحب ایم اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور | [illegible] زکوۃ |
| میاں [illegible] الدین صاحب | | میاں محمد شفیع صاحب | عہ امداد |
| میاں [illegible] | | [illegible] خضر صاحب [illegible] | عہ " |
| حافظ [illegible] صاحب | | [illegible] | عہ " |
| سوداگر [illegible] | [illegible] زکوۃ | حافظ [illegible] الدین صاحب | عہ " |
| شیخ عبدالرشید [illegible] سفر [illegible] از مسجد | عہ امداد | میاں [illegible] ابراہیم صاحب بزاز [illegible] | عا " |
| [illegible] | [illegible] | مولوی [illegible] صاحب امام مسجد پٹولیاں | عا " |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] از مسجد | [illegible] |
| [illegible] صاحب | [illegible] | میاں فضل الدین [illegible] | [illegible] |

| نام معطی بقید پتہ | رقم معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم معہ تشریح مد |
| --- | --- | --- | --- |
| شیخ الٰہ دیا اینڈ سنز [illegible] سوداگران کاغذ انارکلی لاہور | عہ/ ماہوار | مولوی نور احمد صاحب نور اوریئنٹل [illegible] انبالہ | مجر امداد ۸/ |
| مرزا عبد الرحیم صاحب گورنمنٹ پنشنر از لاہور بھاٹی دروازہ ۔۔ ۔ | صہ [illegible] | معلم [illegible] صاحب معرفت مولوی غلام مرشد صاحب مدرس دار العلوم [illegible] | عمہ |
| ڈاکٹر فضل الٰہی خان صاحب سپرنٹنڈنٹ انچارج سول ہسپتال [illegible] | صہ تولیہ | بابو [illegible] بخش صاحب از [illegible] دروازہ | صہ/ |
| مولوی عبد الرحمٰن صاحب نائب مدرس ککرالی ضلع گجرات ۔۔ ۔۔ | عہ امداد | [illegible] رسیدات [illegible] | [illegible] ۱۳/ |
| متفرق امداد از بھاٹی دروازہ بذریعہ مولوی غلام مرشد صاحب صدر مدرس انجمن نعمانیہ ہند لاہور | [illegible] ۱۳/ | [illegible] رسیدات [illegible] | [illegible] ۲۴/ |
| از فروخت کھال [illegible] بابو محمد حسین صاحب ولد میاں چراغ الدین صاحب [illegible] | عہ/ | میزان کل آمد بابت ماہ صفر المظفر ۱۳۴۶ھ | [illegible] |

دستخط۔ حکیم مفتی [illegible] مقام [illegible]

دستخط۔ مولوی حاجی نور بخش [illegible] ممبر مال انجمن

دستخط۔ خلیفہ حاجی تاج الدین احمد سابق وکیل [illegible] انجمن

## ماہ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ میں اشیائے ذیل موصول ہوئیں

| نام معطی نقیدہ چندہ | نام شے |
|---|---|
| مولوی عبد السلام صاحب حافظ ہمدانی امرتسر | قاعدہ نورانی کلاں ۔ قرآن شریف ۱۱ سطری ۷۰ نسخہ |
| سید منصور شاہ صاحب بیگ لائل پور | چادر ۔ کرتہ ململ |
| سید محمد سجاد حسین صاحب سجاد از سٹیشن گڑھ ۔ بریلی | رسالہ تحریش عذرا ۱۰۰ نسخہ |

دستخط ۔ مولوی حاجی نور بخش ایم ۔ اے مشیر مال انجمن نعمانیہ

## ماہ صفر المظفر ۱۳۳۹ھ میں صاحبان ذیل نے مدعو کیا

| نام و اسمائے نقیدیہ | تعداد | نام شے | نام و اسمائے نقیدیہ | تعداد | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | مولوی عبد اللطیف صاحب [illegible] کوکھو [illegible] | ۱۰ | [illegible] |
| [illegible] | ۳۱ | [illegible] | بابو اسلام الدین صاحب [illegible] | [illegible] | [illegible] |

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| میاں حاجی محمد صاحب مرحوم موچی دروازہ .. | ۲۸ کس | ضیافت و کرتہ [illegible] ٹوپی ۔ [illegible] [illegible] | مستری [illegible] حویلی میاں خاں | ۲۵ کس | ضیافت |
| بابو میراں بخش صاحب از سید مٹھا بازار | — | آرد خشک ۱۰ [illegible] | مستری [illegible] صاحب منصف وزیرآباد بازار | | دس نان و گوشت |
| مولوی عبدالحمید صاحب سیکرٹری و بانی بزم حنفیہ خواجگان | — | ۳ سیر گوشت تمام | حاجی عبداللطیف صاحب میاں عبدالحب صاحب ٹکسالی دروازہ | ۱۲ کس | فی کس ۴ سیر |
| چودھری امیر بخش صاحب محلہ ستھاں | ۳۵ کس | ضیافت | [illegible] علم [illegible] صاحب ازکوچہ فقیر خانہ | — | ۱۵ نان و حلوہ |
| میاں میراں بخش صاحب محلہ سمیاں .. | ۴۸ کس | " | منشی پیراں دتہ صاحب بازار [illegible] | ۱۴ کس | ضیافت |
| میاں منیر الدین صاحب درزی ٹھٹھی ملاحاں | ۱۱ کس | فی کس ۲ سیر | میاں معراج الدین صاحب کلی گرحویلی | ۴۰ کس | " |
| ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب اسسٹنٹ سرجن | ۴۰ کس | ایک دیگ پلاؤ | میاں خاں میاں چراغ دین صاحب | | ضیافت |
| منشی حفیظ الدین صاحب منصف وزیرآباد بار ح عبداللطیف صاحب مرحوم لاہور .. | ۲۵ کس | ضیافت فی کس ۲ سیر | [illegible] شاہ عالمی دروازہ | ۳۰ کس | فی کس ۱ سیر .. |

دستخط خلیفہ حاجی تاج الدین احمد سابق وکیل ۔ دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور ۔

# فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند متعلقہ بابت ماہ ربیع الاول سنہ ۱۳۳۹ھ

| نام معطی بلقب پتہ | رقم معہ تشریح مد | نام معطی بلقب پتہ | رقم معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| چودھری سردار علی صاحب ضلعدار والد چودھری حاکم علی صاحب مرحوم پنشنر اسسٹنٹ لاہور .. | للعہ یتامیٰ | متفرق از نمازیان صاحبان مسجد بیگم شاہی بذریعہ مولوی نور بخش صاحب ایم۔ اے مہتمم انجمن ہذا | سے امداد |
| حکیم عبدالعزیز صاحب ہمدرد از دہلی دروازہ | ملعہ ماہوار | منشی شیخ صاحب از فتح گڑھ ضلع لاہور .. .. | عـــہ " |
| مولوی نور محمد جمال محمد صاحبان از نادون بھڑوچ . | عـہ یتامیٰ | متفرق چندہ از علاقہ بھاٹی دروازہ معرفت خلیفہ امین الدین صاحب بذریعہ مولوی غلام مرشد صاحب | للعہ " ۴ر |
| مستری الٰہی بخش صاحب از کولپور کوئٹہ .. | عـہ " | عبدالودود صاحب از بازار [illegible] | عـہ ر " |
| مسٹر اے ایف آر علی صاحب اوف ہانگ کانگ بذریعہ لالہ شام داس بیگراج صاحبان کلکتہ | ۱۴۰ زکوٰۃ [illegible] | متفرق چندہ از علاقہ بھاٹی دروازہ معرفت خلیفہ امین الدین صاحب بذریعہ مولوی غلام مرشد صاحب | عـــہ " |
| فضل الٰہی صاحب وطن بلڈنگ لاہور .. | عـــہ امداد | ڈاکٹر غلام محمد صاحب وٹرنری اسسٹنٹ عدن ملک عرب | زکوٰۃ سے ۱۲ر؛ صدقہ اضحیہ [illegible] |
| شیخ شہاب الدین صاحب سوداگر لوہاری منڈی | زکوٰۃ عـــہ | | |
| شیخ امیر الدین صاحب تاجر کتب لوہاری منڈی۔ | صہ ر " | | |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| عطیہ سالانہ از ریاست [illegible] بہاول پور | امداد سالانہ [illegible] |
| [illegible] صاحب ڈاکٹر فضل الٰہی صاحب [illegible] چارج [illegible] | [illegible] متفرقہ |
| [illegible] عبدالمجید خاں صاحب [illegible] | [illegible] زکوٰۃ |
| منشی [illegible] صاحب از کابلی دروازہ | [illegible] امداد |
| [illegible] الدین [illegible] صاحب از کابلی دروازہ | [illegible] |
| [illegible] محمد قاسم صاحب [illegible] دفتر [illegible] پنجاب | [illegible] |
| مولوی محمد عظیم صاحب امام [illegible] جامع [illegible] ضلع گوجرانوالہ لاہور | [illegible] امداد |
| [illegible] صاحب [illegible] کوٹھی [illegible] | [illegible] زکوٰۃ |
| غلام محمد صاحب [illegible] مدرس بوستان | [illegible] نذر |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| جمعدار محمد علی خان صاحب [illegible] | [illegible] نذر |
| [illegible] ضلع [illegible] | [illegible] |
| ڈاکٹر فضل [illegible] | [illegible] امداد |
| قاضی محمد قاسم صاحب [illegible] سیالکوٹ | [illegible] |
| چندہ آوردہ از مقام [illegible] ضلع لاہور [illegible] | [illegible] |
| مولوی محمد عبداللہ صاحب [illegible] ثانی | [illegible] |

تفصیل مبلغ [illegible] آوردہ حافظ شیخ عبدالغنی صاحب اوورسیر اوف اکونٹس بہاول پور ..

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| آنریبل [illegible] صاحب [illegible] | [illegible] زکوٰۃ |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| خان صاحب [illegible] صاحب [illegible] | زکوٰۃ [illegible] | آنریبل سر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسیڈنٹ کونسل و وزیر ریجنسی بہاولپور | زکوٰۃ ماہوار [illegible] |
| خان صاحب [illegible] صاحب [illegible] | عہ | | |
| شیخ [illegible] صاحب کپتان پولیس | [illegible] | | [illegible] |
| چودھری حبیب خان صاحب ڈسٹرکٹ جج | [illegible] // | مولوی سید نیک عالم شاہ صاحب امام پلٹن نمبر ۲۶ کانل پور | [illegible] |
| مولوی [illegible] صاحب [illegible] | عہ // | میاں عبدالدین صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی [illegible] | [illegible] |
| منشی محمد [illegible] دفتر دربار | عہ // | محمد مراد شاہ صاحب [illegible] اسلام پور کہروڑ ملتان | [illegible] |
| شیخ عبدالخالق صاحب سررشتہ دار کونسل | [illegible] // | | |
| خان فتح محمد خان صاحب ہیڈ کلرک دربار | [illegible] | بابو عبدالعزیز صاحب [illegible] بھائی [illegible] | [illegible] |
| قاضی غلام رسول صاحب کلرک دربار | عہ // | بابت [illegible] برکت علی مرحوم از [illegible] | [illegible] |
| عبدالحمید خان صاحب // | عہ // | شاہدین صاحب تاجر اسپاں | [illegible] |
| چودھری غلام محی الدین صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل | [illegible] // | حاکم دین صاحب سفید پوش چک نمبر ۲۲۴ لائل پور | [illegible] |

| نام معطی اقبیلہ پیشہ | رقم عطیہ مع تشریح | نام معطی اقبیلہ پیشہ | رقم عطیہ مع تشریح |
|---|---|---|---|
| کاظمن خاں صاحب دفعدار ... ... وزیرستان | ۵ روپیہ | معلوم الاسماء مسیدات ... ۱۳۴۲ ... ۱۳۴۸ ... ۱۳۹ ... ۱۴۰ ... ۱۴۲ ... ۱۴۶ ... ۱۴۷ | بیس ۲۰ |
| محمد محمود صاحب ... مسجد ... علاقہ ... | ... | ... مدد ابتدائیہ ... ۱۲ ... ربیع الاول | ... |
| ... مسیدات ... ۱۳۳ ... ۱۳۵ ... ۱۴۳ | ... | | |

... حامد مفتی ... سلیم اللہ خان قائم مقام خزانچی - صدر انجمن نعمانیہ ہند لاہور
... - مولوی حاجی نور بخش ایم - اے مشیر مال انجمن " " "
... - خلیفہ حاجی تاج الدین احمد ... وکیل - دبیر انجمن " "

## ... ول ... ۱۳۴۳ ... ہیات ... ذیل موصول ہوئیں

| نام ... | تفصیل اشیا |
|---|---|
| ... الدین صاحب مینائی - ... مرادآباد | سلطان الفقہ ۱۲ نسخہ |
| ... ... ... | حمائل شریف مترجم و سطری - اوراق ... کلام اللہ ۱۰ عدد |

| نام معطی بقید پتہ | تفصیل اشیا |
|---|---|
| مہتمم صاحب مدرسہ نظامیہ بمبئی ۹ | تقویم ۱۳۳۹ھ ۳ نسخہ تحفہ مسلم دا ۵ نسخہ |
| ایضاً - حاجی محی الدین صاحب تاجر کتب بمبئی - | نیر عروض [illegible] سٹ ابوذر الغفاری ۱۰ ایک |

دستخط - مولوی حاجی نور بخش ایم - اے مشیر انجمن

## ماہ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ میں اصحاب ذیل نے مدعو کیا

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| مہر نجم الدین صاحب محلہ پیشہ رنگفاں | ۴۰ کس | ضیافت | میاں غلام نبی صاحب موچی دروازہ لاہور | ۲۰ کس | ضیافت |
| میاں چراغ دین صاحب موچی دروازہ | ۲۷ کس | // | میاں بڈھا صاحب محلہ درحضرت [illegible] | ۱۳ | // |
| مولوی حاجی نور بخش صاحب ایم - اے توکلی | ۱۹ کس | // | میاں فضل الدین صاحب درزی سوہا بازار ... | ۸۰ | // |
| معلوم الاسم صاحب ٹکسالی دروازہ | ۵ | // | مستری پیر بخش صاحب موچی دروازہ .. | ۱۲ | // |
| ابو حفیظ الدین صاحب مصنف وزیرآباد | ۱ | // | | | |
| میاں محمد الدین صاحب کناری بازار | ۰ | ۲ من چاول | | | |

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| میاں مہر بخش صاحب لوہار موچی دروازہ | ۱۵ کس | ضیافت و کیک ۳ سیر | اہلیہ صاحبہ حافظ چراغ دین صاحب سیٹھا بازار | ۴ کس | فواکہات |
| احمد ظفر حاجی صاحب عطار موچی دروازہ | ۱۴ " | ضیافت و کیک ۲ سیر | صاحب مستری قمر الدین ٹھیکہ دار لوہا منڈی لاہور | ۴۴ " | ضیافت |
| میاں ملک محمد الیاس صاحب لوہا منڈی | ۳ کس | ایک دیگ پلاؤ | ایک امام مسجد گوجر فقیر خانہ بازار حکیماں | ۴۰ " | " |
| بابو شفاعت اللہ خان صاحب ایم۔ اے بیرون موچی دروازہ | - | شفتالو انگور ۱/۲ | [illegible] الدین بازار حکیماں | ۱۸ " | دیگ [illegible] حلوہ دار شیرینی |
| بابو محمد جان صاحب قلعہ گوجر سنگھ | ۱۰ کس | ضیافت | میاں اسمٰعیل صاحب ٹکسالی دروازہ | ۲۰ " | ضیافت |
| میاں اللہ دتا صاحب رفوگر محلہ بندگراں | ۲۶ کس | " | [illegible] معصوم اللہ صاحب بھاٹی دروازہ | ۱۵ " | " |
| میاں محمد شاہ صاحب موچی دروازہ | - | آلو ۹ سیر | میاں حاکم علی صاحب قریشی بارود خانہ | ۳۴ " | " |

دستخط

خلیفہ حاجی تاج الدین احمد سابق وکیل۔ امیر انجمن حنفیہ ہند لاہور

## فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ

| نام معطی بتقید پتہ | تعداد رقم تشریح | نام معطی بتقید پتہ | تعداد رقم تشریح |
|---|---|---|---|
| مولوی حاجی صدیق علی صاحب شوکت شاہ قتال ثانی محلہ سنوری علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ | [illegible] | حافظ صاحب محمد خلیل الرحمٰن صاحب از محلہ [illegible] شاہ ذو الحجہ باغ [illegible] ضلع سنگرور | [illegible] |
| [illegible] علی خاں صاحب دفعدار پنشنر از [illegible] والہ ضلع جہلم | [illegible] | مولوی مفتی غلام رسول صاحب مدرس [illegible] جھنگ | [illegible] |
| چوہدری محمد اعظم خاں صاحب [illegible] ملک پور [illegible] سیالکوٹ | [illegible] | [illegible] خاں صاحب [illegible] ریلوے [illegible] | [illegible] |
| سید احمد شاہ صاحب پنشنر [illegible] از لدھانہ | [illegible] | تفصیل مبلغ [illegible] آوردہ مولوی عبد الرحیم خاں صاحب سفیر انجمن از رسید [illegible] ۴۹ رسید بک سفیر مذکور | |
| بابو فضل حق صاحب سگنلر [illegible] ریلوے محلہ جوگیاں وزیر آباد - گجرانوالہ | [illegible] | | |
| مولوی ابو الفیض غلام محمد صاحب [illegible] | [illegible] امداد | حافظ محمد سعید صاحب [illegible] سب ڈویژنل آفیسر [illegible] | [illegible] امداد |
| منشی نور احمد صاحب پٹواری حلقہ [illegible] ڈاکخانہ چک ۱۹۲ لائل پور | [illegible] | بابو میاں احمد صاحب [illegible] نہر مردانہ | [illegible] |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
| --- | --- | --- | --- |
| شیخ محمد بخش صاحب کلرک نہر مردان | عہ/ امداد | مرزا عزیز اللہ صاحب جمعدار بارڈر پولیس | عہ/ امداد |
| ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب بنگ گنج مردان .. | عہ/ // | میاں فضل خاں صاحب جمعدار // // | عہ/ // |
| شیخ محمد بشیر صاحب سب انسپکٹر محکمہ آبکاری مردان .. | عہ/ // | سکندر خاں صاحب پولیٹیکل تحصیلدار // | صہ/ // |
| نامعلوم الاسم صاحب از بنگ گنج مردان | عہ/ // | صلاح الدین خاں صاحب ٹھیکہ دار .. .. | صہ/ // |
| بابو محمد رمضان صاحب کلرک محکمۂ نہر مردان | ۸/ // | خان بہادر محمد نواز خاں صاحب پولیٹیکل تحصیلدار | صہ/ // |
| منشی رحمت اللہ صاحب | ۶/ // | بابو غلام حسین صاحب سٹیشن ماسٹر درگئی - | عا/ // |
| منشی عبد الغنی صاحب محکمۂ نہر مردان .. .. | ۸/ // | بابو غلام محمد صاحب // | عہ/ // |
| منشی غلام محمد صاحب // | ۸/ // | بابو محمد بشیر صاحب | عہ/ // |
| حافظ عبد اللطیف صاحب پلیڈر مردان .. - | صہ/ // | نامعلوم الاسم صاحب از درگئی | ۸/ // |
| غلام حیدر خاں صاحب افسر مال .. - | عہ/ // | مولوی محمد اسحاق صاحب ہیڈ ماسٹر کامل پور .. | عا/ // |
| کورٹ انسپکٹر صاحب مردان | عہ | عبد الرحمن صاحب منصف | عہ/ // |
| ڈاکٹر [illegible] صاحب سول سرجن [illegible] | [illegible] | میاں احمد [illegible] خان صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر کامل پور | عا/ // |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|---|---|
| حافظ محمد حق نواز خان صاحب تحصیلدار شہرہ | صہ / امداد | ... محمد نواب الدین صاحب از صدر سیالکوٹ | عہ / امداد |
| مولوی نیک عالم شاہ صاحب پلیڈر ... | صہ / " | ... محمد صاحب ... | للعہ / " |
| حافظ عبد الرشید صاحب داروغہ کھاریاں .. | عہ / " | ... صاحب ... سیالکوٹ | عہ / " |
| فضل احمد خان صاحب نائب تحصیلدار کھاریاں | عہ / " | منشی عطا محمد صاحب تھانہ سیالکوٹ | عہ / " |
| حمید اللہ خان صاحب | عمعہ / " | مرزا امین اللہ خان صاحب ڈسٹرکٹ جج .. | عہ / " |
| میاں علی احمد صاحب از کھاریاں | ۳ / " | | |
| شیخ عبد العزیز صاحب سابق جج حال وکیل ریاست جموں | عہ / " | مولوی خدا بخش صاحب از کرولہ رفلاصہ نور گرد ... | عہ یتامیٰ ۱۲ / |
| خان بہادر شیخ امام الدین صاحب پولیس سپرنٹنڈنٹ جموں | عہ / " | سید سجاد حسین صاحب سجاد از سٹیشن گڑھ برلی | عہ / امداد |
| منشی محمد صدیق عہدہ منشی تھانہ | ۸ / " | | |
| منشی پیر بخش اینڈ سنز صاحبان صدر سیالکوٹ .. | عہ / " | اہلیہ صاحبہ مولوی محمد امین صاحب ساکن پنڈ دادنخان جہلم .. | صہ یتامیٰ |
| نامعلوم الاسم صاحب | عسہ / " | | |
| نامعلوم الاسم صاحب | ۸ / " | تفصیل مبلغ ما / صہ / مرسلہ حافظ ... شیخ عبد الغنی صاحب اوورسیر ... | |
| شیخ روشن الدین صاحب | ۶ / " | | |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح |
|---|---|---|---|
| عزت نشان عالیجناب نواب ملک خدا بخش صاحب ٹوانہ سی آئی ای ریونیو ممبر کونسل | للعہ امداد | غلام محمد خاں صاحب سررشتہ دار ریونیو ممبر | سے ر [illegible] |
| مرزا محمد اشرف صاحب بی اے افسر تعریفات بہاولپور | عیسہ امداد ماہوار | چندہ تعدادہ مولوی عبداللہ صاحب محرر ثانی از شاہدرہ ضلع لاہور | سے ر امداد |
| خان بہادر مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب ملٹری ممبر کونسل | عہ امداد | سیٹھ اسمٰعیل داؤد صاحب از ڈربن نیٹال جنوبی افریقہ | للعہ یتامیٰ |
| حافظ غلام [illegible] صاحب ناظم بہاولپور | صہ ر | منشی فضل الدین صاحب پنشنر انسپکٹر پولیس کوچہ جوگیاں [illegible] خوراک [illegible] انجمن | سے ر یتامیٰ |
| قاضی محمد قاسم صاحب اسسٹنٹ انجنیر | سہ ر | | |
| مسٹر مشتاق احمد صاحب بی اے پروفیسر کالج | صہ ر | بابت [illegible] ملکیتی انجمن [illegible] چندہ [illegible] لاہور | [illegible] |
| مولوی عبدالحمید صاحب بی اے پرنسپل کالج | سے ر | | |
| علی احمد صاحب بی اے فورمین ورکشاپ | [illegible] | چودھری حاجی مشتاق احمد صاحب عرف لعل خان صاحب از شہاب پور | عہ امداد |
| مولوی محمد ارشد صاحب ایم اے پروفیسر کالج | [illegible] | مولوی سید عبدالخالق صاحب حنفی قادری سجادہ نشین از [illegible] امرتسر | سہ یتامیٰ |

| نام معطی بتقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| میاں غلام رسول صاحب از بازار سنتھال .. | ۴ ر خیرات |
| مستری الٰہی بخش صاحب از بابو محلہ کوئٹہ .. .. | ۶ ر دہوار |
| حافظ امام الدین صاحب از رام نگر بنارس سٹیٹ | اصـہ ۱۱ ر |
| چوہدری غلام محمد صاحب نمبردار چک ۲۶۶ ملونڈی جھنگ برانچ | صـہ یتامیٰ |
| ایم عبدالاحد صاحب گڈز کلرک تنڈیانی برٹش افریقہ | عـہ یتامیٰ |

تفصیل مبلغ صـہ مرسلہ ماسٹر غلام محمد صاحب ملکیار از ملوزائی

| نام معطی بتقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| عبداللہ خان صاحب از ملوزائی .. .. | عـہ ر نذر |
| سلطان محمد صاحب ؍؍ | ۲ ر ؍؍ |

| نام معطی بتقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| شیخ عبدالہادی صاحب از ملوزائی | عـہ ر نذر |
| رحیم خان صاحب دوکاندار | ۱۲ ر زکوٰۃ |
| ماسٹر غلام محمد صاحب ملکیار ہیڈ ماسٹر | اا ر نذر |
| از فروخت پیٹھہ مرسلہ الہ دین صاحب بھائی رزاز | ۶ ر خیرات |
| از فروخت کھال مرسلہ مستری غلام حسین صاحب | ا ر |
| مولوی حافظ جمال الدین صاحب امام مسجد گلگر گلی لاہور | عـہ یتامیٰ |
| بابت مفاد جائداد موقوفہ ڈپٹی عبدالرحیم صاحب مرحوم میرٹھی تا دسمبر ۱۹۲۰ء | سـے بمفاد موقوفہ |
| شیخ حاجی غلام حسین اینڈ سنز صاحبان سوداگران الوشس تدگننگ افک | ۷ ر زکوٰۃ |
| مولوی محمد بخش صاحب وکیل کھرڑ - انبالہ .. .. | ۷ ر نذر |

| نام معطی بلقب پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد | نام معطی بلقب پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|---|---|
| حاجی قاضی عبدالقیوم صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر بہادر ضلع جہلم | عہ ۸ر | رسیدات نمبر ۲۲۰ و ۲۲۲ و ۲۲۵ تا ۲۳۰ و ۲۳۲ و ۲۳۶ و ۲۴۶ و ۲۴۳ و ۲۵۰ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۶۱ | عہ ۱۱ر |
| فتوے رسیدات نمبر ۲۲۱ و ۲۳۴ و ۲۳۱ و ۲۳۳ و ۲۴۲ و ۲۵۴ | الاوصول ۴ر | میزان کل آمد بابت ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ | للعہ ۹ر |
| معلم الاذکار رسیدات ۱۸۵ و ۱۹۶ و ۲۰۱ و ۱۹۳ و ۲۰۶ و ۲۱۳ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۲۶ | | | |

دستخط مولوی حاجی نور بخش ایم اے منیجر ال انجمن نعمانیہ ہند لاہور –

دستخط خلیفہ مولوی حاجی تاج الدین احمد صاحب وکیل دبیر انجمن ”

دستخط حکیم مفتی سلیم اللہ خان خزانچی صدر انجمن نعمانیہ ہند لاہور –

## ماہ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ میں اشیائے ذیل موصول ہوئیں

| نام معطی بلقب پتہ | تفصیل اشیاء موصولہ |
|---|---|
| مولوی نجم الدین صاحب مدرس مدرسہ حفظ القرآن جہلم | نجم شریعت یکہ نسخہ |

| نام معطی بقید پتہ | تفصیل اشیاء موصولہ |
|---|---|
| مولوی محمد صدیق صاحب از لکھنؤ | اصول دین ۱۰ نسخہ |
| میاں عبد الکریم صاحب کار دار از بھاٹی دروازہ | صحیح بخاری کلاں یک نسخہ<br>صحیح بخاری مطبوعہ مہران پریس ۲ نسخہ |
| مولوی محمد اسماعیل صاحب دندان ساز پشت شنہری مسجد | دیوان حسان<br>یک نسخہ |

دستخط۔ مولوی حاجی نور بخش ایم۔اے۔ مشیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور

## ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ میں اصحاب ذیل نے مدعو کیا

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| میاں عمر الدین و فیروز الدین صاحبان سوداگر ڈبی بازار کوچہ کندیگراں .. .. .. | ۱۹ کس | ضیافت | شیخ خدا بخش صاحب محلہ ستھاں | ۴ کس | ضیافت |
| | | | چھوٹے میاں صاحب ٹین ساز انارکلی | ۴ کس | گوشت خام |
| | | | نامعلوم الاسم صاحب بھاٹی دروازہ | - | ۲۰ روٹی |

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شئے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شئے |
|---|---|---|---|---|---|
| میاں کریم بخش صاحب سنتوکی [illegible] | ۱۵ کس | ضیافت | میاں غلام قادر صاحب ٹھیکیدار کشمیری بارود خانہ | ۱۳ | ضیافت |
| شیخ علی احمد صاحب سوداگر [illegible] | ۱۹ کس | " | میاں حسین بخش صاحب محلہ جوگیاں | ۹ کس | " |
| مہر فیروز الدین صاحب بھاٹی دروازہ | ہمہ کس | " | میاں الہ دتہ صاحب لوہاری دروازہ | ۲۵ کس | " |
| حافظ [illegible] | " | " | نامعلوم الاسم صاحب بازار حکیماں محلہ جوگیاں | ۴ کس | " دو کیسہ ۲ سر |
| میاں محمد اسمعیل [illegible] بھاٹی دروازہ | ۱۴ | " | میاں ضیاء الدین صاحب عطار موچی دروازہ | ہمہ کس | ضیافت |
| میاں محمد ابراہیم صاحب سوداگر [illegible] | ۲۰ | " | میاں فیروز الدین صاحب بھاٹی دروازہ | [illegible] | ۱۰۸ نان |
| | | | چودھری الہ دین صاحب عقب مسجد وزیر خان | ہمہ کس | ضیافت |
| حافظ صاحب معلوم الاسم بھاٹی دروازہ | ۷ | " | خواجہ فضل الٰہی صاحب کوٹھیدار بازار حکیماں | ۱۵ | " |

| نام داعی بقیہ پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقیہ پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| بابو عبداللطیف صاحب موچی دروازہ | ۴ کس | ضیافت | پیر فیروز شاہ صاحب موچی دروازہ | ۴ کس | ضیافت |
| معلوم الاسم صاحب از مزنگ | ۴ کس | دیگ۔ پلاؤ نمکین | میاں امیرالدین صاحب خیاط لوہاری منڈی کوچہ نقاشان | ۔ | گوشت خام ۴ سیر |
| بابو عبدالوہاب صاحب بارود خانہ | ۱۵ کس | ضیافت | نامعلوم الاسم صاحب از بھاٹی دروازہ | ۴ کس | ضیافت |
| میاں محمد امین صاحب از موچی دروازہ | ۔ | فی کس ۲ سیر گوشت خام | محمد اسمعیل صاحب نمبردار از بھاٹی دروازہ | ۔ | ۵۴ روٹیاں دیگچی گوشت پختہ |
| میاں سراج الدین صاحب از بھاٹی دروازہ | ۴ کس | گوشت خام ۲ سیر | نامعلوم الاسم صاحب سوداگر لوہاری منڈی | ۲۱ کس | ضیافت |
| حافظ شیخ عبدالغنی صاحب اوڈیٹر اوف اکونٹس | ۴ کس | ضیافت | .. | .. | .. |
| شیخ غلام حسین صاحب مستری متصل تحصیل | ۔ | گوشت سالم بمع کھال | | | |

دستخط

خلیفہ حاجی تاج الدین احمد سابق وکیل ـ دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور

| | | | |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |

# فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ جمادی الاولےٰ ۱۳۳۹ھ

| نام معطی مع قید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| حضور نواب محمد دراز عمر حیات صاحبان رئیسان [illegible] ملتان | عطیہ [illegible] |
| مقبول مبلغ [illegible] منشی عبد الرحمن صاحب اہلمد انہار ریاست بہاولپور | |
| [illegible] اسسٹنٹ [illegible] ڈپٹی [illegible] | عمر امداد |
| منشی غلام محمد صاحب [illegible] بہاولپور | ۸ر ؍؍ |
| فاضل محمد صاحب ؍؍ | ۳ر ؍؍ |
| [illegible] عبد الغنی صاحب ؍؍ | ۲ر ؍؍ |
| عبد الستار صاحب ؍؍ | ۲ر ؍؍ |
| منشی عبد الرحمن صاحب | [illegible] |
| [illegible] صاحب کلرک | ۳ر |
| [illegible] | ۲ر |

| نام معطی مع قید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| منشی عبد اللہ صاحب کلرک | ۴ر امداد |
| بابو محمد حسین خان صاحب ہیڈ کلرک | ۳ر ؍؍ |
| مرزا [illegible] اشرف [illegible] کلرک ریاست بہاولپور | ۱ر ؍؍ |
| منشی [illegible] الدین صاحب اہلمد بہاولپور | ۸ر ؍؍ |
| مولوی شاہ محمد صاحب | ۴ر ؍؍ |
| منشی نور محمد صاحب جمعدار | ۴ر ؍؍ |
| منشی عبد الحی صاحب کلرک | ۴ر ؍؍ |
| حافظ منظور حسن صاحب | ۴ر ؍؍ |
| منشی الٰہی بخش صاحب قائم مقام مہتمم مطبع بہاولپور | ۴ر ؍؍ |
| مولوی اشفاق احمد صاحب [illegible] | ۲ر ؍؍ |
| قاضی نجیب صاحب اہلمد بہاولپور | ۳ر ؍؍ |

| نام معطی بقیہ پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| منشی محمد صادق صاحب خوشنویس مطبع بہاولپور | ۲ر امداد |
| مولوی عبد القادر صاحب خوشنویس مطبع بہاولپور | ۱ر ″ |
| قاضی اصغر علی صاحب ″ | ۱ر ″ |
| منشی فتح محمد صاحب محرر پریس | ۱ر ″ |
| بابو یسین احمد صاحب سٹور کیپر | ۴ر ″ |
| قاضی شمس الدین صاحب اہلمد انہار .. | ۲ر ″ |
| اللہ درگہان | ۸ر ″ |
| میاں اللہ بخش صاحب ″ | ۸ر ″ |
| میاں الٰہی بخش صاحب ″ | ۴ر ″ |
| مولوی لطف محمد صاحب دفتری | ۲ر ″ |
| خواجہ غلام اللہ صاحب اہلمد فوجداری .. | ۴ر ″ |
| سید عیسیٰ شاہ صاحب اہلمد | ۲ر ″ |
| منشی محمد امین صاحب اہلمد انہار | ۲ر ″ |
| میاں رحیم بخش صاحب درگہان | عہ ر ″ |
| ملک الٰہی بخش صاحب نمبردار | عہ ر ″ |
| ملک محمد یار صاحب ″ | عہ ر ″ |

| نام معطی بقیہ پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| حاجی گل محمد صاحب .. | عہ ر امداد |
| قاضی عطا محمد صاحب ازلی ضلع شاہ پور .. | عہ ر امداد |
| مولوی محمد رمضان صاحب امام مسجد محلہ درایاں سیالکوٹ | سے ر ″ |
| چندہ آوردہ مولوی محمد عبد الواحد صاحب محرر ثانی از شاہدرہ | عہ ر ″ |

**تفصیل مبلغ سنہ ۶۰ آوردہ مولوی حاجی نور بخش صاحب توکلی**

| نام معطی بقیہ پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد |
|---|---|
| والدہ صاحبہ مستری عالمگیر صاحب کوچہ ٹانک پھلہ | سے ر یتامیٰ |
| حاجی نتھو صاحب از انبالہ | سے ر ″ |
| چودھری دیدار بخش صاحب نمبردار چک ۲۴۴ لائلپور | ۵ر زکوٰۃ |
| چودھری علیا صاحب ″ | عا ر ″ |
| میاں رکن الدین صاحب ″ | عہ ر ″ |
| میاں فتح الدین صاحب | عہ ر ″ |
| | سنہ ۶۰ |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تحت شرح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تحت شرح مد |
|---|---|---|---|
| منشی [illegible] حسن صاحب [illegible] | [illegible] بنامے | حافظ [illegible] نظام الدین صاحب [illegible] | امداد |
| [illegible] صاحب ایڈووکیٹ [illegible] کورٹ [illegible] | [illegible] | [illegible] | |
| [illegible] احمد صاحب بیرسٹر [illegible] ہائی کورٹ | سم امداد | قاضی فضل حق صاحب [illegible] | صہ بنامے |
| [illegible] صاحب [illegible] | للعہ [illegible] | [illegible] | |
| منشی سراج الدین صاحب [illegible] از بصرہ | امداد | چودھری [illegible] صاحب نائب تحصیلدار [illegible] سکونت [illegible] | عہ امداد |
| مولوی ابوبکر صاحب ولد نظام الدین صاحب از امین آباد گوجرانوالہ | [illegible] سپندہ | مولوی محمد ابراہیم صاحب سابق سپرنٹنڈنٹ یتیم خانہ حمایت اسلام لاہور | [illegible] |
| مولوی جلال الدین صاحب امام مسجد [illegible] از ڈاک خانہ [illegible] گڑھ ضلع بجنور | عہ امداد | مولانا مولوی سید محمد میاں صاحب قادری برکاتی آل رسول از مارہرہ شریف ایٹہ | عہ بنامے |
| چندہ [illegible] مولوی عبد اللہ صاحب محرر ثانی از شاہدرہ | عہ / ۲ | بابت مقاصد جائداد موقوفہ احمد خاں مرحوم تا ماہ دسمبر ۱۹۲۰ء | مفاد موقوفہ للوعہ |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| حکیم عبد العزیز صاحب تمباکو دہلی دروازہ | عہ ماہوار | چودھری فضل داد صاحب کلرک [illegible] پنجاب [illegible] ... آفس | زکوٰۃ [illegible] |
| حاجی احمد صاحب [illegible] از راجن پور۔ ڈیرہ غازیخان | عہ یتامیٰ | سید علی شاہ صاحب کلرک پلٹن ۶۶ مقیم ملتان | عہ |
| آنریبل سر مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی۔ آئی۔ ای۔ پریسیڈنٹ کونسل اوف ریجنسی بہاولپور | زکوٰۃ [illegible] | فتوح [illegible] رسید [illegible] ۸۵ | فتوح [illegible] |
| از فروخت کھال مرسلہ ڈپٹی نانک بخش مرحوم از [illegible] | [illegible] خیرات | [illegible] الاسلامیہ [illegible] [illegible] | [illegible] |
| خلیفہ غلام دستگیر صاحب امام مسجد [illegible] | عہ [illegible] | کل میزان آمد بابت ماہ جمادی الاول [illegible] | [illegible] |
| از فروخت کھال مرسلہ میاں کریم بخش صاحب بھاٹی دروازہ | ۱۰ خیرات | | |

دستخط۔ مولوی حاجی نور بخش ایم۔ اے۔ مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور

دستخط۔ حکیم مفتی سلیم اللہ خان قائمقام خزانچی۔ صدر انجمن " "

دستخط۔ خلیفہ حاجی تاج الدین احمد سابق وکیل ممبر انجمن " "

# ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ میں اشیائے ذیل موصول ہوئیں

| نام معطی بقید پتہ | نام اشیاء |
|---|---|
| حافظ چراغ دین صاحب از سید مشہدا ... | قرآن شریف ۱۵ سطری یک نسخہ |
| شیخ عبد القادر صاحب بی اے ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور | قرآن شریف ۱۳ سطری یک، جائے نماز ناڑی یک، قمیص یک، پاجامہ یک، ٹوپی یک، ازار بند یک، رومال یک، جراب یک جوڑہ، تسبیح یک، شانہ یک، چھاپہ یک، مسواک یک |
| مولوی سید حکیم تجمل حسین صاحب الشہیدی فصلی از بھڑوچ ... | شربت زماں یک، سوال و جواب مشہدی یک، تو پیشہ‌گی یک، تہذیب محمدی یک، نقشہ تجوید یک، نقشہ اوقات نماز یک، نورانی قاعدہ یک |
| مہتمم صاحب مدرسہ نظامیہ بمبئی پوسٹ بکس ۹ | دستانی جنتری ۱۹۲۱ء ... نسخہ |
| مولوی حاجی نور بخش صاحب ایم اے منیجر انجمن نعمانیہ ہند لاہور | گلشن اخلاق ۵ نسخہ |

| نام معطی بقید پتہ | نام اشیاء |
|---|---|
| خلیفہ غلام دستگیر صاحب امام مسجد کوچہ لوہاراں لاہور | قرآن شریف ۱۷ و ۱۹ سطری [illegible] نسخہ |

دستخط مولوی حاجی نور بخش ایم اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور

## ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۹ھ میں اصحاب ذیل نے مدعو کیا

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
|---|---|---|---|---|---|
| حافظ عبد المجید صاحب از محلہ جوگیاں | ۱۰ کس | نان | مولوی ابو البشر محمد صالح صاحب سجادہ نشین [illegible] لوہاری منڈی | | ایک مرغ |
| مستری دین محمد صاحب دوکاندار [illegible] | ۱۰ کس | ضیافت [illegible] | مولوی غلام محمد صاحب کوچہ کندیگراں | ۴۰ کس | ضیافت |
| نامعلوم الاسم صاحب از بارودخانہ | ۵ کس | ضیافت | | | |
| میاں دین محمد صاحب کوچہ چیل بیبیاں | ۲۲ کس | " | میاں مولا بخش صاحب خیاط کوچہ ٹوپیاں | ۲۰ کس | " |
| مولوی محمد اسمٰعیل صاحب سوچیند دروازہ | ۸ کس | گوشت خام ۴ سیر | میاں عید صاحب نانبائی مقابل مسجد وزیر خاں | ۳۸ کس | " |

| نام شے | تعداد کس | نام داعی بقید پتہ | نام شے | تعداد کس | نام داعی بقید پتہ |
|---|---|---|---|---|---|
| کرتہ ۲ پاجامہ ۲ واسکٹ ۲ ٹوپی ۲ ازاربند تقسیم کیے ۲ | ۲ کس | مستری سراج الدین ولد روڑا صاحب موچی دروازہ | نقد عہ وگوشت خام | ہمہ کس | وزیر محمد دین صاحب رئیس مزنگ .. |
| ضیافت | ۱۵ کس | میاں جھنڈا صاحب چوہٹہ مفتی باقر سبزی فروش لال کھوہ .. | ضیافت | ۲۵ کس | حافظ چراغ دین صاحب امین انجمن .. |
| 〃 | ۲۰ کس | شیخ محمد حسین صاحب لوہار منڈی کوچہ پیر بھولا .. | 〃 | ۲۱ کس | نامعلوم الاسم صاحب معرفت غلام محمد صاحب دعوتی از بھاٹی دروازہ |
| نان ۲۰ عدد | ہمہ کس | لالہ نرائن داس صاحب بزاز معرفت میاں داتا بخش صاحب | 〃 | ۲۱ کس | نامعلوم الاسم صاحب لاہور چوک محلہ |
| ضیافت فی کس ۴ | 〃 | محمد اصغر صاحب جونی منڈی محلہ ملتانی | نان | ۴۰ کس | نامعلوم الاسم صاحب از محلہ چوہالا .. |
| ذبح ہوئے سالم مع کھال | 〃 | میاں کریم بخش صاحب از محلہ پیٹ رنگ مالا بھاٹی دروازہ | ضیافت | ۴ کس | خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب منصرم انجمن نعمانیہ ہند موچی دروازہ لاہور - |

دستخط

خلیفہ حاجی تاج الدین احمد سابق وکیل دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور

[illegible]

| | | | |
|---|---|---|---|
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | | |
| [illegible] | [illegible] | | |

[illegible]

# فہرست امداد کنندگان انجمن نعمانیہ ہند لاہور بابت ماہ جمادی الثانی ۳۹ھ

| نام معطی بلقب پتہ | رقم عطیہ مع تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ مع تشریح |
| --- | --- | --- | --- |
| مولوی عبدالرزاق صاحب از نواں گاؤں ڈاکخانہ دالمیہ ضلع [illegible] | عہ زکوٰۃ | چندہ آوردہ مولوی عبداللہ صاحب محرر ثانی از شاہدرہ ضلع لاہور | عہ امداد ۵ر |
| از فروخت کھال مرسلہ ڈاکٹر معراج الدین صاحب محلہ سادھواں | [illegible] خیرات | از فروخت کھال اہل محلہ منشی عبدالرحیم صاحب [illegible] | عہ خیرات ۹ر |
| ڈاکٹر معراج الدین صاحب از محلہ سادھواں | عطیہ [illegible] | مرزا محمد اشرف صاحب [illegible] افسر تصر ریاست بہاولپور | [illegible] ماہوار |
| مولوی محمد اکبر صاحب مدرس گورنمنٹ [illegible] | عہ [illegible] | میسرز [illegible] صاحب اوف [illegible] بازار [illegible] صاحبان سوداگران | زکوٰۃ [illegible] |
| ہمشیرہ مرحوم عبدالعزیز صاحب از پٹیالہ محلہ کشمیریاں | عہ [illegible] | تفصیل مبلغ [illegible] شیخ عبدالغنی صاحب [illegible] اوف [illegible] بہاولپور | |
| مستری محمد الدین صاحب ترکھان لاہور گوالمنڈی | [illegible] | | |
| بابت مفاد جائداد موقوفہ برکت علی مرحوم از میاں شاہدین صاحب تاجر [illegible] | مفاد [illegible] | | |

| نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد | نام معطی بقید پتہ | رقم عطیہ معہ تشریح مد |
|---|---|---|---|
| آنریبل مولوی حاجی رحیم بخش صاحب سی آئی ای پریسیڈنٹ کونسل بہاولپور .. | صہ؍ زکوٰۃ | از فرزند خستہ کمال مرسلہ خواجہ کریم بخش صاحب بیشتر گمٹی بازار . | ۸۰؍ خیرات |
| چودھری بہادر علی صاحب افسر خزانہ ... بہاولپور | عہ؍ ؍؍ | چودھری غلام رسول خان صاحب ٹھیکہ دار بیشن اعظم منٹگمری روڈ .. .. | سالانہ ۱؍ زکوٰۃ |
| جناب میر سراج الدین صاحب جج چیف کورٹ .. .. | عہ؍ امداد | فتاوے رسیدات نمبر ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ تا ۳۲۶ و ۳۲۷ | للّٰہ ؍؍ |
| مرزا محمد اشرف صاحب بی اے افسر تعریفات .. .. | عہ؍ ؍؍ | اسمائے معطیان رسیدات ۳۱۶ تا ۳۱۷ و ۳۱۹ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۵ و ۳۳۷ تا ۳۴۰ و ۳۴۲ و ۳۵۳ تا ۳۶۹ و ۳۷۱ | [illegible] |
| حافظ صاحب مولوی عبدالمالک صاحب مشیر مال .. .. | عہ؍ ؍؍ | | |
| سردار میجر عیسیٰ خاں صاحب | صہ؍ ؍؍ | میزان کل آمد بابت ماہ جمادی الثانی سنہ ۱۳۳۹ | ۴۰ [illegible] |
| منشی علی احمد صاحب فورمین .. .. | عہ؍ ؍؍ | | |
| جناب حافظ شیخ عبدالغنی صاحب موصوف .. | ۱؍ نیاز | دستخط - مولوی حاجی نور بخش ایم - اے مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند | |
| جناب حافظ چراغ دین صاحب خزانچی انجمن نعمانیہ ہند لاہور | سہ؍ زکوٰۃ [illegible] | دستخط - حکیم مفتی سلیم اللہ خاں قائمقام خزانچی و صدر انجمن<br>دستخط - خلیفہ حاجی تاج الدین احمد سابق وکیل - دبیر انجمن نعمانیہ ہند | |

## ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ میں اشیاء ذیل موصول ہوئیں

| نام معطی بقید پتہ | نام شے |
| --- | --- |
| مولوی شیخ محمد صدیق صاحب از لکھنؤ | تحفہ اصول دین ۲۰ نسخہ |
| مولوی معین الدین صاحب صدر مدرس مدرسہ اجمیر | کلمہ حق ۲۰ نسخہ |
| میاں صدر الدین صاحب نانبائی از سید مٹھا | [illegible] قرآن شریف [illegible] |

دستخط مولوی حاجی نور بخش ایم-اے مشیر مال انجمن نعمانیہ

## ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ میں اصحاب ذیل نے مدعو کیا

| نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے | نام داعی بقید پتہ | تعداد کس | نام شے |
| --- | --- | --- | --- | --- | --- |
| نامعلوم الاسم صاحب | ہمہ کس | ضیافت | محمد تقی صاحب کوچہ [illegible] دروازہ | ۱۸ کس | ضیافت |
| [illegible] | ۱۵ کس | // | محمد رمضان و [illegible] صاحبان محلہ تیزابیاں | ہمہ کس | // |
| ڈاکٹر سراج الدین صاحب | ۱۵ // | // | میاں ولایت بخش صاحب سید مٹھا بازار | ہمہ کس | // |
| حاجی محمد الدین صاحب لوہاری منڈی | ۱۵ // | ایک [illegible] پلاؤ | میاں صدر الدین صاحب نانبائی سید مٹھا | ۵ کس | // |
| شیخ محمد عبد الغنی صاحب اوورسیر آف اکونٹس بہاولپور | ہمہ کس | ضیافت | منشی فیروز الدین عبد المجید صاحبان [illegible] دروازہ محلہ [illegible] | . | ۵۰ نان |
| چراغ دین و تاج دین صاحبان بادامی باغ | ۲۰ کس | // | چودھری محمد دراز محمد حیات صاحبان حویلی میاں خان | ہمہ کس | سنگترے |
| مولوی عمر الدین صاحب امام مسجد [illegible] دروازہ | ۲۰ کس | // | میاں جلال الدین صاحب | ہمہ کس | ضیافت |
| میاں میراں بخش صاحب [illegible] سید مٹھا محلہ ڈھوبیاں | . | آدھ [illegible] خشکہ ۵ تار | نامعلوم الاسم صاحب | // | ایک شاخ کیلا |
| | | | مستری محمد الدین صاحب [illegible] | // | ضیافت |

دستخط خلیفہ حاجی تاج الدین احمد سابق وکیل - دبیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور

گوشوارہ آمد و خرچ انجمن [illegible] بابت ماہ جمادی الثانی [illegible]

تفصیل آمد بابت ماہ جمادی الثانی [illegible]

| بقایا ماہ گذشتہ | زکوٰۃ | [illegible] | [illegible] | نیاز | [illegible] | امداد | [illegible] | [illegible] | [illegible] | [illegible] | میزان کل آمد ماہ | کل | خرچ ماہ جمادی الثانی | بقایا ماہ جمادی الثانی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹۳-۳-۷ | ۲۷۶-۰-۰ | ۳۸-۰-۰ | ۱۲-۰-۳ | ۱۰-۰-۰ | ۱۰-۰-۰ | ۱۵۱-۰-۰ | ۱۱-۰-۰ | [illegible] | ۸۲-۹-۷ | [illegible] | ۸۳۲-۹-۹ | ۹۲۵-۱۲-۳ | ۸۸۴-۵-۰ | ۴۱-۸-۳ |

تفصیل اخراجات ماہ جمادی الثانی [illegible]

| خوراک | پوشاک | [illegible] | تنخواہ [illegible] | سامان روشنی | میزان کل خرچ | اشاعت | سفیران | ملازمین دفتر | [illegible] | تجارت | [illegible] | [illegible] | میزان کل خرچ متفرق | کل خرچ ماہ | بقایا ماہ جمادی الثانی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۱۳۳-۹-۶ | ۳-۳-۰ | ۳۰-۲-۲ | ۱۵۱-۱۲-۴ | ۱۸-۱-۹ | ۳۶۰-۱۱-۳ | ۲۹-۱۲-۳ | ۳-۰-۲ | ۹۵-۰-۰ | ۳۰-۱۵-۰ | ۳۸-۱۲-۰ | ۱۹-۰-۰ | ۵-۰-۰ | ۵۲۴-۹-۹ | ۸۸۴-۵-۰ | ۴۱-۸-۳ |

دستخط - مولوی حاجی نور بخش ایم-اے [illegible] | دستخط - حکیم مفتی سلیم اللہ خان قائم مقام خزانچی [illegible] | دستخط - خلیفہ حاجی تاج الدین احمد وکیل - دبیر انجمن نعمانیہ [illegible]

## انجمن نعمانیہ ہند لاہور کی کتب فروختنی میں خاص رعایت

کتب مندرجہ ذیل کی قیمتوں میں اس قدر تخفیف کردی گئی ہے کہ
اس قیمت پر خود مصنفین سے بھی نہ ملیں گی ۔ جو اصحاب ان کو
خریدیں گے وہ ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق ہوں گے ۔ کیونکہ
ان کی آمدنی طلباء دین و یتامیٰ کے مصارف میں آئے گی ۔ ہر
حالت میں محصول بذمہ خریدار ہوگا ؀

# معراج النبیؐ

### بتقریب

# عید میلاد النبی

([illegible])

اس سال حسب معمول عید میلاد النبی بابی ہو وامی کی تقریب سعید
پر انجمن نعمانیہ ہند لاہور کی طرف سے یہ رسالہ شائع ہوا ہے جس میں
فقیر توکلی نے تمام روایات معتبرہ کے مضمون کو ایک مسلسل قصے
کی شکل میں بیان کیا ہے ۔ آسان و عام فہم ایسا کہ معمولی پڑھے لکھے
اصحاب اسے بخوبی سمجھ سکتے ہیں ۔ اخیر میں حضور اقدس صلی اللہ
علیہ وسلم کے معراج جسمانی کا ثبوت قرآن سے دیا گیا ہے اور
حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا جواب دیا گیا ہے اور
معراج موسویؑ و معراج محمدیؐ کا فرق بتا کر حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم کی شان محبوبیت کو متعدد مثالوں سے روز روشن کیطرح واضح کر دیا ہے۔ کہاں ہیں عاشقانِ رسول مقبول صلعم آئیں اور اس کے مطالعہ سے حظ اُٹھائیں۔ ہدیہ بوجہ گرانی اشیاء فی نسخہ ۴ر

## سیرت الغوث الاعظم رضؓ

اس کتاب میں حضور غوث پاک قطب الاقطاب سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے صحیح صحیح حالات مستند کتابوں (بہجۃ الاسرار و قلائد الجواہر وغیرہ) سے اخذ کیے گئے ہیں۔ اور بقید حوالہ صفحات اُردو میں بیان ہوئے ہیں حضور کی پیدائش و نسب شریف۔ حضور کی تربیت و تعلیم۔ حضور کا سلوک و مجاہدہ۔ حضور کی نسبت بشارات و اقوال مشائخ۔ حضور کا وعظ و تدریس و افتاء۔ حضور کا احترام حضور کے محاسن اخلاق (زہد و تقوےٰ۔ سخاوت و رحم۔ حسن معاشرت و تواضع۔ صبر و عفو۔ خوف و عبادت) حضور کی کرامات (مُردوں کا زندہ کرنا۔ بیماریوں کا دور کرنا۔ عصا کا نور ہو جانا۔ آبِ دجلہ کا ہٹ جانا۔ اناج میں برکت ہونا۔ دُعا کا قبول ہونا۔ مغیبات پر مطلع ہونا۔ قضائے حاجات۔ دور دراز فاصلے سے مدد فرمانا) اور حضور کی اولاد و ارشادات وغیرہ مضامین پر کافی طور سے روشنی ڈالی گئی ہے۔ یہ کتاب مستطاب بھی ظہیر توکلی کے قلم سے ہے۔ کہاں ہیں گدایانِ شاہ جیلان کہ اس گنجینۂ بے بہا کو صرف بارہ آنے ہدیہ دے کر لے جائیں۔

## اردو کا قاعدہ

اس قاعدۂ اردو کے مصنف مولانا توکلی ایم۔اے ہیں
جو عالم دین ہونے کے علاوہ تعلیم و تدریس میں خاص تجربہ
رکھتے ہیں۔ یہہ قاعدہ کتب سلسلۂ نعمانیہ ہند کا سنگ بنیاد
ہے۔ اس کی تیاری میں موجودہ طریقۂ تعلیم اور دینیات ہردو
کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ ایمان و اسلام کے متعلق جو کچھ اس میں
مذکور ہے وہ بچوں کی لیاقت کو مد نظر رکھتے ہوئے حتے الامکان
آسان عبارت میں بیان ہوا ہے۔ نہایت خوش خط اور رسم الخط
کے مطابق چھپا ہے۔ تاجروں کو حسب معمول بازار خاص
رعایت دی جائے گی۔ قیمت فی نسخہ ۲ر

## قاعدۂ نورانی خورد و کلاں مع طریقۂ تعلیم رجسٹری شدہ

یہہ وہی عربی قاعدہ ہے جسے انجمن نے سنہ ۱۹۰۶ء میں چھاپا اور
ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا۔ بعد ازاں کثیر تعداد میں دوبارہ
سہ بارہ چھپ کر فروخت ہو گیا۔ اب بار چہارم چھپ کر
تیار ہے۔ اگر طریقۂ تعلیم کے مطابق اسے پڑھایا جاوے
تو پانچ سال کے بچے چھ ماہ میں قرآن مجید ناظرہ ختم کر سکتے ہیں
بغرض افادۂ عام قاعدۂ کلاں کی قیمت فی نسخہ ۱/ اور قاعدہ
خورد کی ایک آنہ ہے۔ تاجرانہ نرخ سے زیادہ کے خریدار
کے لئے علاوہ محصول ڈاک سوا چھ روپیہ روپے سینکڑہ
ہے۔

## تحفۂ احمدیہ در ثبوتِ معراج محمدیہ

اس رسالہ میں مصنف علام مولانا مولوی حافظ حاجی مشتاق احمد صاحب انبیٹھوی نے بڑی قوی دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت کیا ہے و مرزائیہ و نیچریہ اور اسی قسم کے آزاد منش فرقے جو خیال کرتے کہ معراج نبوی صرف ایک خواب تھا۔ ان کا یہہ خیال بالکل غلط و بے اصل ہے۔ بلکہ قول صحیح و مختار یہی ہے کہ معراج شریف جسد مبارک کے ساتھ حالتِ بیداری میں تھا۔ متن رسالہ پر جناب مولانا توکلی ایم۔ اے کے حواشی عجب لطف دکھا رہے ہیں قیمت ۶ر +

## فتوے جواز یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ

جواز یا شیخ میں یہہ فتوے ہندوستان کے سربرآوردہ علمائے احناف نے متفقہ طور پر مدلل بحوالہ کتب معتبرہ صادر فرمایا ہے اسے ضرور مطالعہ کیجئے۔ قیمت ۵ر +

## مجموعۂ سہ فتاوے و دو رسائل

اس مجموعہ میں قرآن و تفسیر و اصول و حدیث و فقہ کے چالیس دلائل سے جنازے کے ہمراہ کلمۂ شریف پڑھنے کا استحباب ثابت کیا ہے اور مزارات پر پھول وغیرہ رکھنے کی مسنونیت کو درجۂ ثبوت تک پہنچایا ہے۔ قیمت ۳ر +

# التحفة الابراھیمیہ
# فی
# اعفاء اللحیۃ

اس رسالہ میں مصنف علام نے ثابت کیا ہے کہ ڈاڑھی منڈوانا حرام ہے۔ متن رسالہ پر مولانا توکلی کے حواشی قابل دید ہیں۔ آخیر میں دلائل حافظ ابو نعیم سے دو ڈاڑھی منڈوں کے دربار مدینہ میں حاضر ہونے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بنظر کراہت دیکھنے اور باذان حاکم یمن کے مسلمان ہو جانے کا ایک عجیب قصہ بطور ضمیمہ درج کیا گیا ہے۔ قیمت ۵ ر ۶

**رسالۂ اسقاط** } اس رسالہ میں میت کی طرف سے صوم وصلوٰۃ کے کفارات کے ادا کرنے کا حیلہ شرعی مدلل طور پر جائز و مستحسن ثابت کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ ر

**رویت ہلال** } اس رسالے میں جناب مولانا مولوی صوفی حاکم علی صاحب سابق پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور نے مسئلہ رویت ہلال پر بذریعہ سائنس مغربی روشنی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ اور قرآن و حدیث میں اس مسئلے کی متعلق جو درج ہے وہ بھی مذکور ہے۔ قیمت ۵ ر ۲

## سوانح عمری حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی

اس رسالے میں حضرت شیخ اکبر کی مختصر سوانح عمری کے بعد عقائد اسلام

ماخوذ از قرآن کریم درج ہیں - اور حضرت شیخ اکبر کا اپنے عقائد پر
خدائے تعالے اور اس کے فرشتوں اور جملہ مخلوقات الٰہی کو گواہ ٹھیرانے
کا محضر نامہ بھی شامل ہے - قیمت ۳/ +

## فیض الاسلام مصنفہ مولانا مولوی ابوالفیض محمد عبداللہ صاحب دھنولوی

یہہ ضخیم کتاب زینت الاسلام کی تردید میں لکھی گئی ہے - اس کے مطالعہ
سے یہہ اندازہ لگ سکتا ہے کہ مصنف نے اس کی تالیف میں کس قدر
عرقریزی اور جانفشانی کی ہے - تقطیع ۲۰ × ۲۶ کل صفحہ ۱۲۵
قیمت ۱/ +

## عمل درود شریف تاج

اس رسالے میں درود تاج مع
آداب و فوائد درج ہیں -
علاوہ ازیں دیگر عملیات بھی درج ہیں - قیمت ۱/ +

## مجموعۂ مدحیاتِ غوثیہ

کہاں ہیں گدایان آستانۂ علیہ حضرت غوث پاک سیدنا
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالے عنہ آئیں اور اس
مجموعہ کے مطالعہ سے حظ اٹھائیں - قیمت ۳/ +

## قوانین قدرت

مصنفہ مولوی صوفی حاکم علی صاحب پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور
اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ نیچرل لا یعنی قانونِ قدرت سے کیا
مُراد ہے - پھر سنت اللہ پر بحث کی گئی ہے - اور اخیر میں یہہ ثابت

کیا گیا ہے کہ سائنس مانع نہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر اُٹھائے گئے ہوں اور اب تک آسمان پر زندہ ہوں قیمت ۵ ر +

## خونِ تقدیر

مصنفہٗ مولوی محمدؐ ابراہیم صاحب بنارسی

آجکل کے جنٹلمین تقدیر پر جو اعتراضات کرتے ہیں نقلی و عقلی طور پر اُن کا دفعیہ دیکھنا ہو تو اس رسالہ کا مطالعہ کریں قیمت ۱۰ر

## رحمۃ الودود فی عدم جلسۃ الاستراحۃ فی الرکعۃ الاولیٰ والثانیۃ بعد السجود

اس رسالے میں مصنف نے منصفانہ بحث کے بعد یہ امر ثابت کیا ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنا نہ چاہیئے بلکہ سیدھے کھڑے ہوجانا چاہیئے۔ اس کے ساتھ ایک اور رسالہ بھی اس بارے میں منضم ہے کہ فجر کی سنتوں کے بعد بیٹھنا نہ فرض ہے نہ واجب ہے نہ سنت نہ مستحب۔ ہاں تمام نمازوں میں فرض و واجب کے درمیان فصل ہونا چاہیئے۔ اور وہ سلام سے ہو جاتا ہے۔ قیمت ۳ ر +

## اوضح البراہین

### علیٰ عدم جواز الصلوٰۃ خلف غیر المقلدین

اس رسالہ میں فاضل جلیل حضرت مولانا ابوالنکا وسراج الدین محمد سلامت اللہ شاہ صاحب نے غیر مقلد کی امامت ناجائز ہونے پر بتیس قوی دلیلیں بحوالۂ آیات و احادیث و روایات فقہ تحریر فرمائی ہیں اور اسی ضمن میں وہابیہ کے بہت سے عقائد کفریہ اور اقوال باطلہ بیان کئے ہیں۔

قابل دید ہے۔ قیمت ۱۰؍ [illegible]

## تاج بہادر لنگانی اعنی شرح نام حق

نام حق جو فقہ حنفی میں بزبان فارسی ایک مشہور رسالہ ہے - اسکی شرح مولانا مولوی [illegible] صاحب جامی نے آسان فارسی زبان میں [illegible] ہے - [illegible] طلب فرمائیے۔ قیمت ۴؍

[illegible] اصول میں [illegible] گیا ہے [illegible] اور [illegible] فرقہ ناجیہ [illegible] ثابت کیا گیا ہے کہ حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں۔ قیمت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے لئے وصول اکبری [illegible] شرح [illegible] اس سلسلہ میں مولانا مولوی حاجی ابراہیم صاحب بنارسی نے طلبہ کی آسانی کے لئے خواص ابواب کو آسان اردو میں بیان کیا ہے معمولی لیاقت کے طلبا بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں- قیمت ۱۰؍

## امام ابو حنیفہؓ کے بعض استادوں اور شاگردوں کا نقشہ

(مرتبہ و مؤلفہ مولانا مولوی حاجی محمد ابراہیم صاحب بنارسی)

[illegible] کا مضمون نام سے ظاہر ہے - اسکے مطالعہ سے امام صاحب

حدیث فقہ میں پایۂ علمی اظہر من الشمس ہے۔ [illegible]
اسے ضرور دیکھیں۔ قیمت ۱ر

## مجموعۂ [illegible] عبادات نافلہ

اس رسالے میں ماہ محرم و رجب و شعبان و رمضان و شوال و ذی الحجہ میں عبادات نافلہ کا ذکر ہے اور ان کے علاوہ اور بہت سے ضروری مسائل مذکور ہیں۔ قیمت ۱ر

## مسئلہ تقلید

تقلید ایک بڑا معرکۃ الآرا مسئلہ ہے۔ اس رسالے میں جو ہندوستان کے ایک سر برآوردہ عالم کی قلم سے ہے نہایت شگفتہ دلی سے اس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے اور بتا دیا گیا ہے کہ بجز تقلید اس زمانے میں نجات کی کوئی سبیل نہیں۔ قیمت ۱ر

## اعجاز القرآن یعنی اعظم معجزات النبی صلے اللہ علیہ وسلم

### بتقریب

### عید میلاد النبیؐ

حضور اقدس صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نبوت کی سب سے واضح اشرف دلیل یہی قرآن مجید ہے۔ اور قرآن کو معجزہ ثابت کرنے کے لئے قرآن کے سوا کسی دلیل خارجی کی ضرورت نہیں۔ [illegible] اس کتاب میں بتایا گیا ہے کہ قرآن کن کن وجوہ سے معجزہ ہے [illegible] بیان ایسا دلچسپ اور دلائل ایسے پر زور اور خطبا و شعرا [illegible] کے اعتراضات ایسے مبرہن اور [illegible] وجوہ اعجاز ایسے واضح ہیں [illegible]

پڑھنے والا کیسا ہی سنگدل ہو متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔
مولانا توکلی کے قلم کا زور اگر دیکھنا ہو تو اسے ضرور مطالعہ کیجئے۔
قیمت فی نسخہ ۱۰ر

## نزول الرحمۃ والغفران عند ذکر خواجہ انس و جان

یہہ رسالہ عالم باعمل صوفی کامل مولانا مولوی حافظ حاجی مشتاق احمد صاحب چشتی صابری انبیٹھوی کی تصنیف ہے۔ چونکہ عربی زبان میں تھا۔ اس لئے مولانا توکلی نے اس کا اردو ترجمہ کردیا۔ اور انجمن نعمانیہ ہند کی طرف سے اصل معہ ترجمہ اردو شائع کیا گیا۔ زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں۔ اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ چشتیہ کے سرتاج خواجہ غریب نواز سلطان الہند اجمیری رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے حالات متبرکہ اس میں درج ہیں۔ قیمت ۵ر

## سیف الجبار لمولانا مولوی فضل رسول حنفی قادری عثمانی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

فرقہ نجدیہ کے بانی محمد بن عبدالوہاب نے کتاب التوحید لکھی تھی جس کا رد علمائے مکہ نے تحریر فرمایا تھا۔ یہ دونوں عربی زبان میں تھیں۔ مؤلف کتاب ہذا نے کتاب التوحید اور اس کا اردو ترجمہ تالیف کیا ہے اور جابجا بعنوان فوائد یہہ ظاہر کیا ہے کہ مولوی اسمٰعیل کی کتاب تقویۃ الایمان کا ماخذ یہی کتاب التوحید ہے۔ اور عقائد حقہ کی تائید مولوی اسماعیل کے بزرگوں شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ وغیرہ کے اقوال سے کی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۱۲ر

# تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین

مؤلفہ

اعلحضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا حاجی قاری شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی مدظلہ العالی

اس رسالہ میں مصنف نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا افضل الخلق اور سید المرسلین ہونا دس آیتوں اور سو بلکہ سوا سو سے زیادہ احادیث سے ثابت کیا ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۸ر

# جواہر البیان

فی ترجمہ

# الخیرات الحسان

امام ابن حجر مکی نے امام الدنیا رئیس المجتہدین سیدنا ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کوفی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مناقب میں رسالہ الخیرات الحسان لکھا ہے۔ اس کا ترجمہ مولانا مولوی عبید المصطفےٰ ظفر الدین الجید رضوی بہاری نے بزبان اُردو کیا ہے۔ اُردو خوان اصحاب اس سے ضرور فائدہ اُٹھائیں اور محظوظ ہوں۔ قیمت ۱۲ر

# تاریخ وہابیہ و دیوبندیہ

مرتبہ

جناب منشی محمد لعل خاں صاحب مدراسی رضوی

یہ عجیب رسالہ ہے اس میں وہابیہ اور دیوبندیہ کے عقائد پر

خوب روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ہر امر مدلل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ /

# فتاوے برعقاید وہابیہ دیوبندیہ

مرتبہ

جناب منشی محمد لعل خاں صاحب مدراسی رضوی

اس رسالہ کا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے۔ شائقین مطالعہ فرمائیں۔ قیمت ۴ /

# جمعیت خاطر

## دو انسپکٹروں کا دو دلا مکاتبہ

اس کتاب میں وہ خط وکتابت ہے جو درمیان قاضی فضل احمد صاحب انسپکٹر پولیس لدھیانہ پنشنر حنفی سنی نقشبندی اور مولوی غلام رسول صاحب احمدی مرزائی قادیانی انسپکٹر پولیس فیروزکے ہوئی۔ جس کا جواب مولوی صاحب موصوف باوجود سخت درسخت وعدوں کے نہ دے سکے۔ بانتظار مدت شدید شائع کی گئی۔ اس میں مرزا صاحب قادیانی مدعی رسالت و نبوت و خدائی کے دعاوی پر نہایت تہذیب کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ منصف مزاج حضرات کے لئے نہایت عمدہ سبق ہے۔ قیمت ۱۰/

# دلائل الخیرات

نسخۂ صحیحہ سراپا حسنات گنجینہ میامن و برکات اُمتِ محمدیہ

کے لیئے نعمتِ عظمےٰ اور حصولِ ثوابِ عقبےٰ کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور اس مبارک وِرد کے بہت فضائل اور خاص اعمال بزرگانِ دین سے منقول ہیں۔ صفحہ ۴۰ ۲ تقطیع اتنی کہ آپ جیب میں رکھ سکتے ہیں۔ قیمت ۱۰ر

## عقدِ انامل

جس سے انگلیوں پر مسنون طریقہ سے دس ہزار تک گن سکتے ہیں۔ قیمت ۱ر

## ازالۃ الرّیب عن مبحثِ علم الغیب

اس انجمن کے گذشتہ سالانہ جلسہ پر مولانا مولوی قاضی فضل احمد صاحب مقیم لودھیانہ نے ایک مضمون پڑھا تھا۔ جس میں ضمناً حضرت اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کا ذکر بھی تھا۔ یہ مضمون دیگر مضامین کی طرح رسالہ ماہوار انجمن میں شائع ہوا۔ تو مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۵ جون ۱۹۲۰ء میں اپنے زعم فاسد سے اس کی تردید کی۔ جس کے جواب میں قاضی صاحب موصوف نے یہ رسالہ تصنیف فرمایا ہے۔ اخبار کی عبارت بلفظہ نقل کر کے اس کا دنداں شکن جواب نہایت متانت سے دیا گیا ہے۔ اور منکرِ علم غیب حضور اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کی تفسیر دانی اور اجتہاد کی خوب قلعی کھول دی گئی ہے۔ اور تفاسیر معتبرہ و احادیث صحیحہ کے حوالہ سے حضور اقدس بابی ہو و امی کے علم غیب کا ثبوت دیا گیا ہے۔ ضرور مطالعہ کیجئے۔ قیمت ۸ر

# صحیح بُخاری

اور

# بندروں کی کہانی

غیر مقلدین دعوے کرتے ہیں کہ صحیح بُخاری میں جو کچھ ہے وہ سب صحیح ہے۔ اور قطعی طور پر امام بُخاری ہی کی طرف منسوب ہے اس رسالے میں حدیث القردہ پر نہایت منصفانہ بحث کے بعد ثابت کیا گیا ہے کہ دعوئے مذکورۂ بالا درست نہیں۔ یہ رسالہ مولانا توکلی کے پُر زور قلم سے ہے۔ قیمت ۳ر۰

# الرسالة الجليلة

في

# اثبات الوسيلة

اس رسالہ میں قرآن و حدیث سے ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاءؑ و اولیا سے توسل جائز ہے۔ اصل رسالہ عربی زبان۔ حضرت مولانا مفتی غلام مصطفیٰ پیر صاحب امرتسری کی تصنیف سے ہے اصل کے ساتھ مولانا توکلی کا بامحاورہ اُردو ترجمہ دیا گیا ہے۔ قیمت ار۰

# بعض دیگر تحائف

علاوہ کُتب مندرجۂ بالا کے قرآن شریف۔ حمائل شریف مترجم معریٰ و پارہ ہائے کلام اللہ بھی ہدیہ ہو سکتے ہیں جن کی قیمتیں بمقابلۂ بازار بہت ارزاں ہیں۔ پارہ الم و پارہ عم مترجم موجود ہیں۔ فی پارہ قیمت ار۰

**کتاب البرزخ** } اس میں دس باب ہیں۔ پہلے باب میں قرآن کریم سے ثابت کیا گیا ہے کہ روح ایک جسم ہے دیگر اجسام سے مختلف۔ دوسرے باب میں بحوالہ احادیث مذکور ہے کہ مرنے کے بعد روح باقی رہتی ہے۔ اور حدیث سے ثابت ہے وہ اپنے نہلانے والوں۔ اٹھانے والوں اور قبر میں اتارنے والوں کو بھی جانتی ہے۔ اور نعش پر چلاتی ہے کہ مجھے کہاں لئے جا رہے ہو۔ تیسرے باب میں مذکور ہے کہ قبر میں روح بدن میں ڈالی جاتی ہے۔ اور مردہ جنازے والوں کے پاؤں کی آہٹ تک سنتا ہے سا‌تھ ہی علاوہ ابن حزم ظاہری اور منکرین عذاب قبر کے اعتراضات بھی مع جوابات بیان ہوئے ہیں چوتھے باب میں برزخ کے عذاب و نعیم کا ثبوت کتاب اللہ سے پیش کیا گیا ہے۔ پانچویں باب میں یہ بحث ہے کہ برزخ کا عذاب و نعیم فقط روح کو ہوتا ہے یا روح و جسم دونوں اور کیونکر ہوتا ہے۔ چھٹے باب میں یہ بتایا گیا ہے کہ برزخ میں روح کا مقام کہاں ہے۔ ساتویں باب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مردے زندوں کا سلام و کلام سنتے ہیں۔ مسئلے کو خوب مفصل و مدلل طور سے بیان کیا گیا ہے۔ اور کتب [illegible] کی ان عبارات کا باصواب دیا گیا ہے جو منکرین سماع موتے پیش کیا کرتے ہیں۔ آٹھویں باب عالم برزخ میں روح کی سیر اور دیگر کوائف کا بیان ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اولیاء اللہ ایک ہی لمحہ میں ہزاروں جگہ موجود ہو سکتے ہیں۔ نویں باب میں ثابت کیا گیا ہے کہ اہل قبور سے امداد طلب کرنا جائز بلکہ مستحسن ہے۔ دسویں میں یہ دس مسئلے بیان ہوئے ہیں۔ (۱) نماز روزے صدقہ وغیرہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ (۲) میت کا تیسرا ساتواں وغیرہ کرنا جائز ہے۔ (۳) جمعہ کی رات کو فاتحہ اموات کی خاص وجہ ہے۔ (۴) میت کی طرف سے اسقاط کرنا۔ (۵) بزرگوں کے عرس کرنا۔ (۶) پیر کے بکرے کا گوشت کھانا۔ (۷) بزرگوں کی قبروں پر گنبد بنانا اور غلاف ڈالنا اور چراغ جلانا۔ (۸) قبر میں عہدنامہ یا تبرکات رکھنا اور کفن کو آب زمزم سے تر کرنا۔ (۹) بزرگوں کے مزارات کو بوسہ دینا۔ (۱۰) اور ان پر خوشبو اور پھول رکھنا یہ سب جائز ہیں۔ قیمت فی نسخہ

**نوسر** } اس میں وہ زبردست محاکمہ انجمن درج ہے جو انجمن نعمانیہ ہند لاہور نے دو مولویوں کے درمیان انکی استدعا ان چار مسئلوں میں صادر فرمایا ہے پہلا جناب رسول اکرم صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا نور خدا سے پیدا ہونا۔ عالم ارواح میں حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا نبی ہونا۔ حبیب خدا سیدنا محمد مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا سایہ نہ ہونا۔ اشرف انبیاء صاحب قاب قوسین صلے اللہ تعالے علیہ وآلہ وسلم کا عرش معلے پر تشریف لے جانا۔ قابل دید ہے۔

قیمت فی نسخہ صرف ۴ر

# ضرورت ! ضرورت !! ضرورت !!!

انجمن ہذا عرصہ ۳۵ سال سے لاہور میں بغرض اشاعت دینیہ قائم ہے۔ اس کی سرپرستی میں ایک دارالعلوم نعمانیہ ہند اور ایک یتیم خانہ لاہور میں جاری ہے۔ انجمن کو اپنی معاونت کے لیے اور مسلمانوں کو اس کی امداد پر متوجہ کرنے کے لیے چند سفیروں کی ضرورت ہے جو سفر کر کے اہل اسلام کو اس انجمن کی معاونت پر متوجہ کریں اور انجمن کو مالی امداد دلوائیں۔ بحیثیت انجمن ہذا کے کارداختیار کردہ کے ایسا شخص انجمن کا سفیر ہو سکتا ہے جو علوم دینی میں کافی پایہ رکھتا ہو۔ اور مؤثر وعظ و تقریر کر سکتا ہو۔ اور باعتبار اعمال کے بھی خلائق کو اس پر اطمینان ہو۔ جو صاحب محض خلوص کے ساتھ اس کام کو کرنا چاہیں۔ وہ صاحب مدیر انجمن سے خط و کتابت کر کے ضروری امور متعلقہ کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔ علاوہ ثواب اُخروی کے انجمن بقدر حاجت خدمت بھی کرے گی +



# ہدایات

جن صاحبان کی خدمت میں یہ رسالہ پہنچتا ہے اُن سے التماس ہے کہ وہ براہِ کرم بموقعہ تبدیلی مکان دفتر انجمن نعمانیہ ہند لاہور میں اپنے مفصل پتہ سے اطلاع دیتے رہا کریں۔ تاکہ رسالہ کے پہنچنے میں دیر نہ ہوا کرے۔ اور پتہ خوشخط ہونا چاہیئے +

نمبر ۲ جملہ خط و کتابت متعلقہ انجمن ہذا بنام مدیر انجمن نعمانیہ ہند لاہور ہونی چاہیئے

نمبر ۳ ہر ایک قسم کا زر نقد یعنی چندہ ماہوار۔ رسالہ۔ امداد و زکوٰۃ خیرات۔ نذر وغیرہ بذریعہ منی آرڈر بنام مشیر مال انجمن نعمانیہ ہند لاہور آنا چاہیئے +